نحو کی معروف کتاب ”نحو میر“ [illegible] میں مع تمرینا

بنام

تسہیل النحو

مرتب

مولانا تنظیف احمد رضوی

ناظم تعلیمات جامعہ رضویہ برکات العلوم سہسوان

ناشر

اسلامی کتب خانہ

قصبہ دھونرہ ضلع بریلی شریف یوپی

۷۸۶/۹۲

نحو کی معروف کتاب ''نحو میر'' کی تسہیل و تلخیص مع تمرینات

بنام

تسہیل النحو

مولانا تنظیف احمد رضوی

ناظم تعلیمات

جامعہ رضویہ برکات العلوم سہسوان

ناشر

اسلامی کتب خانہ قصبہ دھونرہ ضلع بریلی

نام کتاب..........................تسہیل النحو

مرتب..........................مولانا تنظیف احمد رضوی

تصحیح..........................مولانا محمد تنویر رضا مصباحی

باہتمام..........................مولانا مفتی تطہیر احمد رضوی بریلوی

کمپوزنگ..........................مولانا عبدالعزیز مجددی الجامعۃ الاحمدیہ قنوج

سن اشاعت..........................۲۰۱۳ء

تعداد..........................۱۱۰۰

قیمت..........................Rs. 50

☆ ملنے کے پتے ☆

(۱) اسلامی کتب خانہ، قصبہ دھونرہ ضلع بریلی۔

(۲) مولانا رقیم الدین رضوی جامعہ رضویہ برکات العلوم سہسوان ضلع بدایوں۔

(۳) مولانا ضیاء القمر مجددی الوارث اسلامی ریسرچ سینٹر (بالائے پل قنوج)

(۴) امام احمد رضا اکیڈمی صالح نگر رامپور روڈ بریلی شریف

(۵) مکتبہ رحمانیہ رضویہ درگاہ اعلیٰ حضرت محلہ سوداگران بریلی شریف۔

(۶) قادری کتاب گھر اسلامیہ مارکیٹ نو محلہ مسجد بریلی شریف۔

(۷) فیاض الحسن بک سیلر نئی سڑک کانپور۔

☆پیش لفظ☆

پیش نظر کتاب کوئی مستقل کتاب نہیں، بلکہ سید السند علامہ سید شریف جرجانی علیہ الرحمہ کی مشہور زمانہ کتاب ''نحو میر'' کی تسہیل و تلخیص ہے۔ کتاب مذکور کا درس دیتے وقت بار ہا یہ سوچ پیدا ہوئی کہ علمی پستی کے اس دور میں، اکثر مبتدی طلبہ، زبان فہمی میں الجھ کر رہ جاتے ہیں اور نحو میر کے مسائل سے کامل طور پر واقف نہیں ہو پاتے۔ ابتدا ہی سے یہ کمزوری ان کی علمی ترقی کی راہ میں رکاوٹ بن رہی ہے، دراصل یہی سوچ اس کار خیر کی داعی بنی۔

اس کتاب کو ترتیب دیتے وقت حسب ذیل امور کا لحاظ کیا گیا۔

(۱) نحو میر کی فصلوں کی ترتیب میں کوئی تبدیلی نہیں کی گئی اور اکثر و بیشتر مفہوم بھی بعینہٖ پیش کیا گیا، صرف بعض جگہ حذف و اضافے کئے گئے جن کو ضروری سمجھا گیا۔

(۲) تعریفات و امثلہ جو نحو میر میں تھیں، وہ اسی سے لی گئیں، البتہ جن مصطلحات کی تعریفات و امثلہ کتاب میں نہیں تھیں اور انکو دورِ رواں کے اعتبار سے ضروری خیال کیا گیا، ان کا اضافہ کیا گیا۔

(۳) اسم متمکن کے اقسام میں، غیر منصرف کا بیان کچھ تفصیل سے ہو گیا، اس لئے منصرف و غیر منصرف کی فصل ترک کر دی گئی۔

(۴) نحو میر کے آخر میں جو بعض اہل علم نے ''بحث استثناء'' کا اضافہ کیا ہے، اُسے میں نے اگلی کتابوں پر اعتماد کرتے ہوئے چھوڑ دیا ہے۔

(۵) ہر سبق کے بعد، مفید تمرینات، کا اضافہ کیا گیا ہے جن سے اکثر مقامات پر

پورے سبق کا، اور بعض جگہ، سبق کے اہم حصوں کا اجرا ہو جائے۔

میرا مشورہ ہے کہ حضرات اساتذہ، اِس کتاب کو پڑھانے سے پہلے ''عروس الادب'' مصنفہ مولانا بدرالدین احمد قادری علیہ الرحمہ پڑھائیں۔ بلکہ اگر اعدادیہ میں ابتدائے سال سے موصوف علیہ الرحمہ کی کتاب ''تعمیر قواعد اوّل و دوم'' اور شش ماہی کے بعد ''عروس الادب'' پڑھا دیں اور اولیٰ میں یہ کتاب پڑھائیں، تو انشاء اللہ اردو، عربی کی ترکیب اور عبارت فہمی میں ابتدا ہی سے طلبہ میں رنگ پیدا ہو جائے گا۔

اس کتاب کی ترتیب میں قرآن کریم، شرح مأۃ عامل، بدایۃ النحو ''مصنفہ مولانا سید افضل حسین صاحب مونگیری علیہ الرحمہ'' فیض الادب اول و دوم مصنفہ مولانا بدرالدین احمد قادری علیہ الرحمہ اور حاشیہ نحو میر از مولانا عبدالحکیم شرف قادری علیہ الرحمہ سے استفادہ کیا گیا ہے۔

آخر میں اپنی کم علمی و بے مائے گی کا اعتراف کرتے ہوئے حضرات اہل علم کی بارگاہوں میں گزارش کروں گا کہ کتاب میں لفظی یا معنوی جو بھی خامی نظر آئے تو مطلع کر کے احسان فرمائیں وَاللّٰہُ یُحِبُّ الْمُحْسِنِیْنَ۔

وَلِلّٰہِ الْحَمْدُ فِی الْاُوْلٰی وَالْاٰخِرَۃِ وَعَلَیْہِ التَّوَکُّلُ وَھُوَ الْمُسْتَعَانُ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْاِنْسِ وَالْجَانِّ سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَحِزْبِہٖ اَجْمَعِیْنَ.

سگ بارگاہ مفتی اعظم ہند

تنظیف احمد رضوی

خادم الطلبہ جامعہ رضویہ برکات العلوم

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

کسی بھی علم کو حاصل کرنے سے پہلے ہر انسان کی طبیعت میں فطری طور پر ایک جستجو کا مادہ ابھرتا ہے کہ آخر ہم یہ علم کیوں حاصل کریں، ہمیں اس سے کیا فائدہ حاصل ہوگا؟ اسی کا نام غرض وغایت ہے، اسی طرح اس علم کا قدرے تعارف اور جس چیز سے اس کا خاص تعلق ہے اس کو بھی بیان کرنا لازم ہے۔ اسی لیے کہتے ہیں کہ علم کی تعریف کے ساتھ اس کا موضوع بھی متعین کرنا ضروری تاکہ اس علم کے مسائل کو سمجھنا اور سمجھانا آسان ہو جائے۔ لہذا علم نحو کی تعریف، موضوع اور غرض وغایت کا بیان اس طرح کیا جاتا ہے:

تعریف: ایسے اصول وقوانین کا علم جن کے ذریعہ کلموں کے آخری حالات کی معرب ومبنی اور مفرد ومرکب ہونے کے اعتبار سے پہچان ہو سکے۔

موضوع: دو ہیں: کلمہ۔ کلام

غرض وغایت: چوں کہ پیش نظر علم نحو کا تعلق عربی زبان سے ہے، لہذا اس علم کا مقصد عربی زبان میں لفظی غلطیوں سے ذہن کو محفوظ رکھنا ہے۔

خیال رہے کہ بحمدہ تعالیٰ ہم مسلمان ہیں، لہذا ہمارے لیے ایک چیز یہ بھی از حد ضروری ہے کہ ہم یہ بھی معلوم کریں کہ جس علم کو ہم حاصل کرنا چاہتے ہیں وہ ہمارے لیے شرعاً درست ہے یا نہیں؟ اور درست ہے تو پھر اس کے فائدہ کے ساتھ کیا اس میں مزید کوئی اور خیر وخوبی بھی ہے؟ لہذا خیال رہے کہ علم نحو حاصل کرنے والوں کے لیے یہ بشارت ہے کہ حضور نبی کریم علیہ التحیۃ والتسلیم نے ابو العباس نحوی ک لیے ابو بکر بن مجاہد مقری کو خواب میں یہ بشارت نسائی کہ تم ان سے میرا سلام کہنا اور فرمایا کہ تم ان کو یہ خوش خبری سنا دینا کہ: انت صاحب العلم المستطیل۔ تم دراز علم والے ہو۔ اسی طرح امیر المؤمنین حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ارشاد فرمایا: "تعلموا النحو كما تتعلمون الفرائض والسنن" علم نحو کو تم اسی طرح حاصل کرو جس طرح تم فرائض وسنن کو حاصل کرتے ہو۔

مشہور تابعی ایوب سختیانی فرماتے ہیں: علم نحو حاصل کرو، کیوں کہ یہ کم تر شخص کے لیے

جمال ہے، اور شریف آدمی کا اس سے انجان رہنا باعث عیب ہے۔

ہمارے دیار میں علم نحو کی تعلیم اسی زمانہ سے رائج ہے جب سے عربی زبان کی، اس فن کی تعلیم کے لیے دوسرے فنون کی کتابیں بدل بدل کر پڑھائی جاتی رہی ہیں، مگر جب سے درس نظامی کا نصاب قائم ہوا غالباً اول دن ہی سے نحو کی پہلی کتاب حضرت میر سید شریف جرجانی کی ''نحو میر'' پڑھائی جاتی ہے جو آج بھی اکثر مدارس میں رائج ہے، اور یہ اپنے اختصار و جامعیت کے لحاظ سے پہلی جماعت کے لیے نہایت موزوں ہے، مگر اب چند برسوں سے طلبہ کے درمیان فارسی زبان سے جو بے اعتنائی دیکھنے میں آرہی ہے، اس کے مدنظر ضروری تھا کہ اس کے قواعد اردو زبان میں اسی طرز پر تحریر کردیے جائیں اور ساتھ ہی ہر عنوان اور درس کی متعدد مثالیں بھی لکھ دی جائیں تاکہ طلبہ پڑھتے ہوئے قواعد کو ان میں جاری کر کے نحوی مسائل کو محفوظ کرلیں۔ راقم الحروف نے بارہا سوچا مگر مختلف النوع مشاغل سے فرصت کہاں۔

مجھے اس وقت نہایت مسرت ہوئی جب عزیزم مکرم حضرت مولانا تنظیف احمد صاحب استاذ جامعہ رضویہ برکات العلوم سہسوان نے مجھے اپنی زیر نظر تصنیف ''تسہیل النحو'' دکھائی جس کو انہوں نے نحو میر کی ترتیب پر اس کے مسائل اور پھر تمرینات کے ذریعہ ان کا اجرا کرانے کے لیے نہایت خوش اسلوبی کے ساتھ مرتب کیا ہے، اس میں کوئی مبالغہ نہیں کہ جو کچھ میں نے اس تعلق سے سوچا تھا اس سے بھی بہتر انداز میں یہ کتاب انہوں نے تحریر کی ہے، اور میری خواہش بغیر کسی گذارش کے بروجہ اتم پوری کردی ہے، میرا مشورہ ہے کہ اب مدارس میں نحو کی ابتدائی کتاب کی حیثیت سے اس کو پڑھایا جائے۔

اللہ رب العزت کتاب کو قبولیت عام بخشے اور مرتب کو دارین کی سعادتوں سے نوازے اور اس کی بہتر جزاء عطائے فرمائے، آمین بجاہ النبی الکریم علیہ وآلہ التحیۃ والتسلیم۔

محمد حنیف خاں رضوی بریلوی

خادم الطلبہ جامعہ نوریہ رضویہ باقر گنج بریلی شریف

تقریظ

عالم نبیل حضرت علامہ مولانا فرید احمد صاحب نوری

استاذ جامعہ قادریہ رچھا، بریلی

اہل علم پر مخفی نہیں کہ علم نحو کی مشہور و معروف کتاب نحو میر صدیوں سے درس گاہوں کی زینت اوران کا جز و لاینفک رہی ہے۔میر سید شریف علی بن محمد جرجانی علیہ الرحمہ نے اس میں قواعد نحو کو نہایت اختصار و جامعیت کے ساتھ بیان فرمایا ہے،اس کتاب مستطاب کے فارسی زبان میں ہونے کی وجہ سے دور حاضر میں مبتدی طلبہ کا اس سے کما حقہ استفادہ مشکل تھا،اس لیے ضرورت اس امر کی داعی ہوئی کہ اس کا نہایت سلیس اردو زبان میں ترجمہ اور ضروری تشریحات کردی جائیں،لہذا اسی ضرورت کا احساس کرتے ہوئے جماعت اہل سنت کے ذمہ دار و باوقار عالم دین حضرت علامہ مولانا تنظیف احمد صاحب قبلہ نے نحو میر کی نہایت نفیس اور عمدہ اسلوب میں تسہیل وتشریح فرمائی، فالحمد للہ ذلک

میں نے اس کتاب کا از اول تا آخر بالاستیعاب مطالعہ کیا نہایت مفید اور لائق استفادہ پایا،اس کی خصوصیات میں سے یہ ہے کہ اس میں نہ ہی یوں تطویل ہے جو مملِ خواطر ہو اور نہ یوں ایجاز جو مخل مقاصد ہو،افراط و تفریط کے مابین دائر کتاب اپنے مقصد میں کھری اترنے والی ہے،اسباق کے آخر میں تمرینات وہدایات کے حسین گلدستہ نے اس گلشن رنگیں کے محاسن و خوبیوں کو دوبالا کردیا ہے۔امید ہے یہ کتاب مبتدی طلبہ کے لیے

ہر موقع پر ممد ومعاون اور باعث بصیرت ثابت ہوگی۔

اس عاجز کی دعا ہے کہ مولائے کریم بہ طفیل مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اس کتاب کو مقبول انام اور مفید خاص وعام بنائے اور اصل کی طرح اس کو بھی بلندی عطا فرمائے اور فاضل مصنف کو مزید زور قلم عطا فرمائے۔ آمین بجاہ النبی الکریم۔ صلی اللہ علیہ وسلم۔

فقط والسلام

احقر العباد

فرید احمد نوری

خادم الطلبہ جامعہ قادریہ رچھا ریلوے اسٹیشن بریلی شریف

۱۵ رجب المرجب ۱۴۳۴ھ

تعارف مصنف

از۔انصار احمد تطہیری متعلم جماعت سادسہ جامعہ رضویہ برکات العلوم سہسوان

نام — تنظیف احمد رضوی بن منشی امیر احمد صاحب

مولد و مسکن — قصبہ دھونرہ ضلع بریلی شریف

تاریخ پیدائش — ۸؍فروری ۱۹۷۲ء

تعلیم — (عالم) دار العلوم غوثیہ قصبہ نیوریا حسین پور ضلع پیلی بھیت ۱۹۸۹ء

(فاضل) الجامعۃ الاشرفیہ مبارکپور ضلع اعظم گڑھ ۱۹۹۲ء

بیعت — بردست حضور تاج الشریعہ سیدی مولائی مفتی اختر رضا خاں صاحب ازہری ۱۹۸۳ء

تدریس (۱) الجامعۃ الاحمدیہ جمالی پورہ، قنوج (از ۱۹۹۲ء تا ۲۰۰۵ء)

(۲) الجامعۃ الرضویہ برکات العلوم سہسوان ضلع بدایوں (از ۲۰۰۵ تا دم تحریر)

اساتذہ بعہد نیوریا حسین پور

(۱) فخر سیادت حضرت مولانا سید محمد احسن میاں صاحب، بانی و شیخ الحدیث جامعہ فاطمہ شاہجہان پور

(۲) مناظر اہل سنت حضرت مولانا صغیر احمد صاحب جوکھن پوری، سربراہ اعلیٰ جامعہ قادریہ (رچھا)

(۳) مصلح ملت اخی المعظم حضرت مولانا تطہیر احمد صاحب رضوی دھونرہ، ضلع بریلی شریف

(۴) ناشر اسلام وسنیت حضرت مولانا مسعود احمد برکاتی استاد جامعہ اشرفیہ مبارکپور

(۵) جامع علوم وفنون حضرت مولانا منظور احمد صاحب پورنوی پرنسپل دار العلوم غوثیہ نیوریا حسین پور۔

(۶) ماہر رضویات حضرت مولانا محمد عیسیٰ صاحب رضوی شیخ الحدیث جامعہ رضویہ مظہر العلوم گرسہائے گنج (قنوج)

اساتذہ بعہد مبارکپور

(۱) محدث کبیر حضرت علامہ ضیاء المصطفیٰ صاحب اعظمی بانی وسربراہ اعلیٰ جامعہ امجدیہ گھوسی ضلع، مئو

(۲) حکیم الامت حضرت مولانا محمد احمد صاحب مصباحی صدر المدرسین جامعہ اشرفیہ مبارکپور

(۳) محقق مسائل جدیدہ حضرت مولانا مفتی محمد نظام الدین صاحب رضوی صدر شعبۂ افتا جامعہ اشرفیہ مبارکپور

(۴) ماہر درسیات حضرت مولانا عبد الشکور صاحب قادری۔ شیخ الحدیث جامعہ اشرفیہ مبارک پور

(۵) نصیر ملت حضرت مولانا نصیر الدین صاحب عزیزی استاذ جامعہ اشرفیہ مبارک پور

(۶) محقق دوراں حضرت مولانا شمس الہدیٰ صاحب رضوی استاذ جامعہ اشرفیہ مبارک پور

(۷) بطل اسلام وسنیت حضرت مولانا عبد الحق صاحب رضوی استاذ جامعہ اشرفیہ مبارک پور

☆سبق نمبر ۱☆

﴿لفظ کی قسمیں﴾

☆ عربی زبان میں استعمال ہونے والے لفظ کی دوقسمیں ہیں☆

(۱)مفرد (۲)مرکب

مفرد: وہ تنہا لفظ ہے جو ایک معنیٰ بتائے۔ جیسے رَجُلٌ (مرد) ضَرَبَ (مارا) هَلْ (کیا) مفرد کا دوسرا نام "کلمہ" ہے۔

مرکب: وہ لفظ ہے جو دو یا دو سے زیادہ کلموں سے بنا ہو۔ جیسے ضَرَبَ رَجُلٌ (مرد نے مارا) غُلَامُ رَجُلٍ (مرد کا غلام) ۔

☆مفرد یعنی کلمہ کی تین قسمیں ہیں☆

(۱) اسم (۲) فعل (۳) حرف

اسم: وہ کلمہ ہے جس کا معنیٰ کسی دوسرے لفظ کو ملائے بغیر خود ہی سمجھ لیا جائے اور اس معنیٰ کے ساتھ کوئی زمانہ نہ سمجھا جائے۔ جیسے وَلَدٌ (لڑکا) ضَرْبٌ (مارنا)

فعل: وہ کلمہ ہے جس کا معنیٰ کسی دوسرے لفظ کو ملائے بغیر خود ہی سمجھ لیا جائے اور اس معنیٰ کے ساتھ کوئی زمانہ بھی سمجھا جائے۔ جیسے ضَرَبَ (مارا) یَضْرِبُ (مارتا ہے یا مارے گا)۔

حرف: وہ کلمہ ہے جس کا معنیٰ کسی دوسرے لفظ کے ساتھ مل کر سمجھا جائے اور تنہا اس کا معنیٰ سمجھ میں نہ آئے۔ جیسے هَلْ (کیا) مِنْ (سے) اِلٰی (تک) ۔

☆مرکب کی دو قسمیں ہیں☆

(۱) مرکب مفید (۲) مرکب غیر مفید

مرکب مفید: وہ مرکب ہے جس کو بولنے والا بول کر جب خاموش ہو، تو سننے والے کو کوئی خبر یا طلب حاصل ہو، یعنی بات پوری ہو جائے۔ جیسے اَللّٰہُ رَبٌّ (اللہ رب ہے) خَلَقَ اللّٰہُ (اللہ نے پیدا کیا) اُنْصُرُوْا الْمُسْلِمِیْنَ (مسلمانوں کی مدد کرو) مرکب مفید کا دوسرا نام "جملہ" اور تیسرا نام "کلام" ہے۔

مرکب غیر مفید: وہ مرکب ہے جس کو بولنے والا بول کر جب خاموش ہو تو سننے والے کو کوئی خبر یا طلب حاصل نہ ہو۔ یعنی بات پوری نہ ہو۔ جیسے یَوْمُ الدِّیْنِ (بدلے کا دن) ذٰلِکَ الْکِتَابُ (وہ کتاب) رَجُلٌ عَالِمٌ (عالم مرد) مرکب غیر مفید کو مرکب ناقص بھی کہتے ہیں۔

☆ تمرینات ☆

(۱) مندرجہ ذیل مفردات کے معنی یاد کرو اور اسم، فعل، حرف پہچان کر بتاؤ!

أَبٌ، اَخٌ، کَأْسٌ، ضَرَبَ، سَمِعَ، اِلیٰ، اُخْتٌ، شَرِبَ، فَمٌ، یَفْتَحُ، عَلٰی، جَالِسٌ، مِنْ، اَرْضٌ، اِسْمَعْ، لَا تَنْصُرُ، فِیْ.

(۲) مندرجہ ذیل مرکبات کا ترجمہ یاد کرو۔ اور مفید و غیر مفید پہچان کر بتاؤ!

اَنَا مُسْلِمٌ، قَتَلَ دَاوُدُ، فُتِحَ الْبَابُ، بَابُ الْمَسْجِدِ،
اِبْنُ زَیْدٍ، رَجُلٌ عَالِمٌ، وَرْدٌ جَمِیْلٌ، کِتَابٌ مُبَارَکٌ،
خَلَقَ اللّٰہُ، اَلْمُؤْمِنُ مَغْفُوْرٌ، ثَوْبُ زَیْدٍ، اُعْبُدُوا اللّٰہَ،
اٰمَنْتُ بِاللّٰہِ، رَسُوْلُنَا خَاتَمُ النَّبِیِّیْنَ.

☆سبق نمبر۲☆

﴿مرکب مفید کا بیان﴾

☆مرکب مفید، جس کو جملہ کہا جاتا ہے اس کی دو قسمیں ہیں☆

(۱)جملہ خبریہ (۲)جملہ انشائیہ

جملہ خبریہ: اس مرکب مفید کو کہتے ہیں، جس سے کوئی خبر معلوم ہو، یعنی ایسی بات معلوم ہو، جس کو سچ اور جھوٹ کہہ سکیں، جیسے ذَهَبَ بَكْرٌ (بکر گیا) الوَلَدُ وَاقِفٌ (لڑکا کھڑا ہے)۔

جملہ انشائیہ: اُس مرکب مفید کو کہتے ہیں، جس سے کسی چیز کی طلب معلوم ہو، یعنی ایسی بات معلوم ہو جو نہ سچ ہو سکتی ہو نہ جھوٹ، جیسے أَقِمِ الصَّلٰوةَ (نماز قائم کر) مَا اِسْمُكَ (آپ کا نام کیا ہے)۔

☆پھر جملہ خواہ خبریہ ہو یا انشائیہ دو طرح کا ہے☆

(۱)جملہ اسمیہ (۲)جملہ فعلیہ

جملہ اسمیہ: وہ جملہ ہے جس کا پہلا جزء اسم ہو جیسے اَللّٰهُ خَالِقٌ۔

جملہ فعلیہ: وہ جملہ ہے جس کا پہلا جزء فعل ہو جیسے يَخْلُقُ اللّٰهُ۔

☆اب جملہ کی چار قسمیں ہوئیں☆

(۱)جملہ اسمیہ خبریہ جیسے: مَحْمُودٌ فَطِيْنٌ

(۲) جملہ فعلیہ خبریہ　　　جیسے: قَرَأَ حَامِدٌ

(۳) جملہ اسمیہ انشائیہ　　　جیسے: هَلْ بَكْرٌ عَالِمٌ

(۴) جملہ فعلیہ انشائیہ　　　جیسے: اِذْهَبْ اِلَى الْمَسْجِدِ

☆ھدایات☆

ھدایت: (۱) مسند حکم ہے، جو دوسرے کیلئے ثابت ہو اور مسند الیہ وہ چیز ہے جس پر حکم لگایا جائے یعنی جس کے لئے کوئی دوسری چیز ثابت کی جائے جیسے ''زید ہوشیار ہے'' اس مثال میں ''زید'' مسند الیہ اور ''ہوشیار'' مسند ہے۔ اور ''پڑھا بکر نے'' اس مثال میں ''پڑھا'' مسند اور ''بکر'' مسند الیہ ہے۔ اور ''سنا گیا قرآن'' اس مثال میں ''سنا گیا'' مسند اور ''قرآن'' مسند الیہ ہے۔

ھدایت: (۲) جملہ اسمیہ میں مسند الیہ کو ''مبتدا'' اور مسند کو ''خبر'' کہا جاتا ہے، اور جملہ فعلیہ میں مسند الیہ کو ''فاعل'' یا نائب فاعل اور مسند کو فعل کہتے ہیں۔

ھدایت: (۳) اسم مسند الیہ بھی ہوتا ہے اور مسند بھی، فعل مسند ہوتا ہے لیکن مسند الیہ نہیں ہو سکتا، اور حرف نہ مسند ہوتا ہے نہ مسند الیہ۔

☆تمرینات☆

(۱) مندرجہ ذیل جملوں کا ترجمہ اور ترکیب یاد کرو!

اَطِيْعُوا اللّٰهَ ، اُذْكُرْ رَبَّكَ ، دَعَا زَكَرِيَّا رَبَّهُ ، فَنَادَتْهُ الْمَلٰئِكَةُ،

اَنْتَ سَمِيْعٌ ، مَنْ اَنْصَارِىْ ، اُبْرِئُ الْاَكْمَهَ، اُحْيِ الْمَوْتٰى،

نَحْنُ مُسْلِمُوْنَ، اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ، ءَاَنْتَ فَعَلْتَ هٰذَا ،خَتَمَ اللّٰهُ،

١ مَنَ النَّاسُ ، اِتَّقُوا اللّٰهَ ، لَاتَقْرَبُوا الزِّنٰى،

وَقُودُهَا النَّاسُ، هَلِ الْمُؤْمِنُ مَغْفُوْرٌ،اَنَاجَائِعٌ،

اَللّٰهُ رَحِيْمٌ، مُحَمَّدٌ رَسُوْلٌ.

(۲)مذکورہ بالا جملوں میں جملہ اسمیہ خبریہ، جملہ فعلیہ خبریہ، جملہ اسمیہ انشائیہ ،جملہ فعلیہ انشائیہ بتاؤ!

(۳)مذکورہ بالا جملوں میں مسند الیہ اور مسند بتاؤ!

....

☆سبق نمبر ۳☆

جملہ انشائیہ کے اقسام

☆جملہ انشائیہ کے دس اقسام مشہور ہیں☆

(۱)امر (۲)نہی (۳)استفہام (۴)تمنی (۵)ترجی

(۶)عقود (۷)ندا (۸)عرض (۹)قسم (۱۰)تعجب

امر: وہ فعل ہے جس کے ذریعہ فاعل مخاطب سے کام طلب کیا جائے، جیسے اِضْرِبْ (تو مار)۔

نہی: وہ فعل ہے جس کے ذریعہ فعل سے رک جانا طلب کیا جائے **جیسے** لَاتَضْرِبْ (تو مت مار)۔

استفہام: وہ جملہ ہے جس کے ذریعہ کوئی بات پوچھی جائے، **جیسے هَلْ**

ضَرَبَ زَيْدٌ (کیازید نے مارا؟)۔

تمنّی: وہ جملہ ہے جس کے ذریعہ آرزو ظاہر کی جائے، جیسے لَيْتَ زَيْدًا حَاضِرٌ (کاش کہ زید حاضر ہوتا)۔

ترجی: وہ جملہ ہے جس کے ذریعہ امید ظاہر کی جائے، جیسے لَعَلَّ عَمْرًا غَائِبٌ (شاید کہ عمرو غائب ہے)۔

عقود: وہ جملہ ہے جس کے ذریعہ کوئی سودا یا معاملہ طے کیا جائے جیسے بیچنے والا کوئی چیز بیچتے وقت کہے بِعْتُ (میں نے بیچا) اور خریدنے والا کہے اِشْتَرَيْتُ (میں نے خریدا)۔

نداء: وہ جملہ ہے جس کے ذریعہ کسی کو اپنی طرف متوجہ کیا جائے جیسے یَا اَللّٰهُ (اے اللہ)۔

عرض: وہ جملہ ہے جس کے ذریعہ دوسرے کو کسی کام پر اُبھارا جائے جیسے، اَلَا تَنْزِلُ بِنَا فَتُصِيْبَ خَيْرًا (کیا آپ ہمارے ساتھ نہیں اُتریں گے کہ بھلائی پائیں)۔

قسم: وہ جملہ ہے جس کے ذریعہ کسی محترم چیز کا ذکر کر کے اپنی بات پختہ کی جائے جیسے وَاللّٰهِ لَاَضْرِبَنَّ زَيْدًا (خدا کی قسم میں زید کو ضرور ماروں گا۔

تعجب: وہ جملہ ہے جس کے ذریعہ حیرانی ظاہر کی جائے، جیسے (مَا اَحْسَنَهٗ وہ کتنا حسین ہے) اَحْسِنْ بِهٖ (وہ کتنا حسین ہے)۔

☆تمرینات☆

مندرجہ ذیل جملوں کا ترجمہ اور ترکیب کر کے جملہ انشائیہ کے اقسام بتاؤ۔

اُنْصُرِ الْمُسْلِمِيْنَ، لَا تَضْرِبْ اَخَاكَ، اِفْتَحُوا الْبَابَ،
اِسْمَعُوْا الْقُرْاٰنَ، هَلْ جَاءَ صَدِيْقُكَ، اَيْنَ بَيْتُكَ،
يَا زَيْدُ اَقِمِ الصَّلٰوةَ، يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اُنْظُرْ حَالَنَا،
وَاللّٰهِ لَاَسْمَعَنَّ الدَّرْسَ، وَاللّٰهِ لَاَقْرَأَنَّ هٰذَا الْكِتَابَ،
لَيْتَ حَامِدًا شَاعِرٌ، لَعَلَّ عَمْرًا غَائِبٌ،
نَكَحْتُ، بِعْتُ،
اِشْتَرَيْتُ، اَلَا تَنْزِلُ بِنَا فَتُصِيْبَ خَيْرًا
مَا اَحْسَنَ زَيْدًا، اَعْلِمْ بِحَامِدٍ.

....

☆ سبق نمبر ۴ ☆

﴿مرکب غیر مفید کا بیان﴾

☆ مرکب غیر مفید کے چار اقسام مشهور هیں ☆

(۱) مرکب وصفی (۲) مرکب اضافی (۳) مرکب بنائی (۴) مرکب منع صرف

مرکب وصفی: وہ مرکب غیر مفید ہے جو موصوف اور صفت سے ملکر بنے۔ جیسے، مَاءٌ حَارٌّ (گرم پانی)۔

مرکب وصفی میں جس لفظ سے کسی چیز کی حالت بیان کی جائے اسے صفت اور جس کی حالت بیان کی جائے اسے موصوف کہتے ہیں۔ مثلاً گرم پانی مرکب وصفی ہے اس میں

لفظ گرم سے پانی کی حالت بیان کی گئی لہٰذا پانی موصوف اور گرم صفت ہے۔اور یہ مجموعہ مرکب وصفی ہے۔

مرکب اضافی: وہ مرکب غیر مفید ہے جو مضاف اور مضاف الیہ سے ملکر بنا ہو۔ جیسے ،غُلَامُ زَیْدٍ (زید کا غلام)۔

مرکب اضافی میں جس لفظ کی نسبت دوسرے لفظ کی طرف ہوتی ہے اسکو مضاف اور جس کی طرف ہوتی ہے اسکو مضاف الیہ کہتے ہیں۔ مذکورہ مثال میں چونکہ غلام کی نسبت زید کی طرف ہے اس لئے غلام مضاف اور زید مضاف الیہ ہے۔ اور یہ مجموعہ مرکب اضافی ہے۔

مرکب بنائی: وہ مرکب غیر مفید ہے کہ دو اسموں کو ملا کر ایک بنا دیا گیا ہو اور دوسرا اسم ایک حرف کے معنیٰ کو شامل ہو۔ جیسے اَحَدَ عَشَرَ (گیارہ) اصل میں اَحَدٌ وَّعَشَرٌ تھا یعنی ایک اور دس اس میں دوسرا اسم حرف عطف یعنی واؤ کے معنیٰ کو شامل ہے ۔پھر واؤ کو حذف کر کے دونوں اسموں کو ایک کر دیا گیا، اور اَحَدَ عَشَرَ کا معنیٰ "گیارہ" ہو گیا۔

مرکب بنائی کا حکم: اَحَدَعَشَرَ سے تِسْعَةَ عَشَرَ تک یعنی گیارہ سے انیس تک سب مرکب بنائی ہیں اور مرکب بنائی کے دونوں جزء فتحہ پر مبنی ہوں گے۔ مگر اِثْنَا عَشَرَ ان سب سے مختلف ہے کہ اس کا پہلا جز معرب ہے۔ حالت رفع میں اِثْنَا عَشَرَ اور حالت نصب و جر میں اِثْنَیْ عَشَرَ کہا جائے گا۔

اور ثَمَانِیَ عَشَرَةَ کے پہلے جزء کو فتحہ پر مبنی کرنا اور "یا" کو ساکن کر کے ثَمَانِیْ عَشَرَةَ "پڑھنا اور "یا" کو حذف کر کے نون پر کسرہ یا فتحہ دیکر "ثَمَانِ عَشَرَةَ" یا "ثَمَانَ

عَشَرَةَ" پڑھنا چاروں طریقے جائز ہیں۔اور ثَمَانِيَةَ عَشَرَ کے دونوں جز فتحہ پرمبنی ہیں۔

مرکب منع صرف: وہ مرکب غیر مفید ہے کہ دو اسموں کو ملا کر ایک کر دیا گیا ہو، مگر دوسرا اسم کسی حرف کے معنیٰ کو شامل نہ ہو جیسے بَعْلَبَكُّ اور حَضَرَ مُوْتُ، بَعْل ایک بت کا نام تھا اور بَکّ اس کے پجاری بادشاہ کا نام تھا، دونوں اسموں کو یکجا کر کے شہر کا نام رکھ دیا گیا۔ یونہی "حَضَرَ" ایک قبیلہ کا نام تھا اور "مَوْتُ یا مُوْتُ" بمعنیٰ مرگ ہے، دونوں کو ملا کر ایک شہر کا نام رکھ دیا گیا۔

مرکب منع صرف کا حکم: مرکب منع صرف کا دوسرا جزء معرب ہوتا ہے مگر پہلا جزء اکثر علماء کے نزدیک فتحہ پرمبنی ہے۔

ھدایت: مرکب غیر مفید جملہ تو نہیں بن سکتا البتہ جملے کا جزء یعنی مبتدا، خبر، فاعل، نائب فاعل، وغیرہ بن جاتا ہے۔ جیسے "غُلَامُ زَيْدٍ قَائِمٌ" میں "غُلَامُ زَيْدٍ" جو کہ مرکب اضافی ہے مبتدا بن گیا اور "عِنْدِیْ اَحَدَ عَشَرَ دِرْهَمًا" میں "عِنْدِیْ" جو کہ مرکب اضافی ہے خبر ہے، اور "اَحَدَ عَشَرَ" جو کہ مرکب بنائی ہے وہ تمیز یعنی "دِرْهَمًا" کے ساتھ مل کر مبتدا ہو گیا۔ یونہی "جَاءَ بَعْلَبَكُّ" میں "بَعْلَبَكُّ" جو کہ مرکب منع صرف ہے، فاعل ہو گیا۔

☆ تمرینات ☆

(۱) مندرجہ ذیل مرکبات ناقصہ (غیر مفیدہ) کا ترجمہ کر کے مرکب اضافی اور مرکب وصفی بتاؤ!

عَبْدٌ مُؤْمِنٌ۔ طَبِيْبٌ حَاذِقٌ۔ رَبٌّ غَفُوْرٌ۔ ثَوْبُ زَيْدٍ۔

عَبْدُاللّٰهِ۔ كُرَّاسَةُ بَكْرٍ۔ قِنْوُ الْمَوْزِ۔ حَافِظُ الْمِلَّةِ۔

اَلْقُبَّةُ الْخَضْرَاءُ . رَسُوْلٌ مُخْتَارٌ. صِرَاطٌ مُسْتَقِيْمٌ.

(۲) مندرجہ ذیل جملوں کا ترجمہ اور ترکیب کرو۔

رَأَيْتُ اَحَدَ عَشَرَ كَوْكَبًا . هٰذَا كِتَابُ اللّٰهِ .

نَبِيُّنَا سَيِّدُ الْمُرْسَلِيْنَ . اَلْمَاءُ الْبَارِدُ لِزَيْدٍ.

اَلْعُلَمَاءُ وَرَثَةُ الْاَنْبِيَاءِ. جَاءَ بَعْلَبَكُّ .

رَأَيْتُ حَضَرَ مَوْتَ . نَبِيُّ اللّٰهِ حَيٌّ .

ضُرِبَ شَارِبُ الْخَمْرِ . يُقْطَعُ يَدُ السَّارِقِ.

اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ . اَكْرَمْتُ اِثْنَيْ عَشَرَ عَالِمًا .

اِنْفَجَرَتْ اِثْنَتَا عَشَرَةَ عَيْنًا . اَعْطَيْتُكَ ثَلٰثَ عَشَرَةَ رُوْبِيَةً .

وَلَدُ مَحْمُوْدٍ عَالِمٌ كَبِيْرٌ . ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ .

اَكَلَ زَيْدٌ ثَمَانِيَةَ عَشَرَ اَنْبَجًا.

(۳) مذکورہ بالا جملوں میں مرکب وصفی، مرکب اضافی، مرکب بنائی، اور مرکب منع صرف بتاؤ۔ نیز یہ بتاؤ کہ کون سا مرکب ناقص ترکیب میں کیا واقع ہوا ہے۔

....

☆سبق نمبر ۵☆

﴿جملے کے چند احکام﴾

(۱) جملے کیلئے کم از کم دو کلموں کا ہونا ضروری ہے۔ خواہ دونوں کلمے لفظ میں مذکور

ہوں جیسے ’’ ضَرَبَ زَیْدٌ ‘‘اور’’زَیْدٌ قَائِمٌ ‘‘یاایک کلمہ لفظ میں مذکور ہواور دوسرا مقدر ہو (یعنی پڑھنے میں نہ آئے مگر اس کا اعتبار ہو) مثلاً’’ اِضْرِبْ ‘‘ کہ اس میں دوسرا کلمہ، اَنْتَ ضمیر ہے جو اس میں مقدر ہے۔

(۲) جملے کے کلمات دو سے زیادہ ہو سکتے ہیں، مثلاً تین، چار، پانچ یا اور زیادہ مگر زیادہ کی کوئی حد متعین نہیں۔

(۳) جب جملے میں دو یا زیادہ کلمات ہوتے ہیں تو چند امور کا لحاظ ضروری ہے۔

(۱) ہر کلمے کے بارے میں معلوم ہونا چاہیے کہ اسم ہے یا فعل یا حرف؟

(۲) معرب ہے یا مبنی؟

(۳) عامل ہے یا معمول؟

(۴) کلمات کا آپس میں کیا تعلق ہے؟

’’تا کہ مسند اور مسند الیہ کا پتہ چل جائے اور جملے کا صحیح معنیٰ معلوم ہو جائے۔‘‘

....

☆سبق نمبر ۶☆

﴿اسم، فعل، حرف کی علامتیں﴾

☆ اسم کی گیارہ علامتیں ہیں☆

جس کلمے میں ان میں سے کوئی ایک نشانی بھی پائی جائے گی وہ کلمہ اسم ہوگا۔

(۱) شروع میں’’ الف لام ‘‘ہونا جیسے اَلْحَمْدُ

(۲) شروع میں حرف جر ہونا جیسے ''بِزَيْدٍ''

(۳) آخر میں تنوین ہونا جیسے زَيْدٌ ،زَيْدًا، زَيْدٍ

(۴) مسندالیہ ہونا جیسے زَيْدٌ قَائِمٌ میں زَيْدٌ

(۵) مضاف ہونا جیسے غُلَامُ زَيْدٍ میں غُلَامُ

(۶) مصغر ہونا جیسے قُرَيْشٌ

(۷) منسوب ہونا یعنی آخر میں یائے نسبت کا لگا ہونا جیسے بَغْدَادِيٌّ (بغداد والا) مَدَنِیٌّ (مدینے والا) حَنَفِيٌّ (ابوحنیفہ والا)

(۸) تثنیہ ہونا جیسے رَجُلَانِ

(۹) جمع ہونا جیسے رِجَالٌ

(۱۰) موصوف ہونا جیسے رَجُلٌ عَالِمٌ میں رَجُلٌ

(۱۱) آخر میں تائے متحرکہ ہونا جو حالت وقف میں 'ھا' ہو جاتی ہے جیسے ضَارِبَةٌ

☆فعل کی آٹھ علامتیں ہیں ☆

(۱) شروع میں ''قَدْ'' آنا جیسے قَدْ ضَرَبَ

(۲) شروع میں ''سِيْن'' ہونا جیسے سَيَضْرِبُ

(۳) شروع میں ''سَوْف'' ہونا جیسے سَوْ فَ يَضْرِبُ

(۴) شروع میں حرف جزم داخل ہونا جیسے لَمْ يَضْرِب

(۵) ضمیر مرفوع متصل کا جڑا ہونا جیسے ضَرَبْتُ

(۶) تائے ساکن کا لگا ہونا جیسے ضَرَبَتْ

(۷) امر ہونا جیسے اِضْرِبْ (۸) نہی ہونا جیسے لَا تَضْرِبْ ۔

☆حرف کی ایک علامت ہے☆

وہ یہ کہ اسم وفعل کی کسی علامت کا نہ ہونا۔

مُصَغَّرْ: وہ اسم ہے جس کی اصل میں تبدیلی کی گئی ہو، تاکہ چھوٹا یا ذلیل یا محبوب ہونے پر دلالت کرے جیسے اردو میں کتاب کا مُصَغَّرْ کتبیہ، بیٹی کا بٹیہ، غلام کا غلموا ہے اور عربی میں عَبْدٌ کا عُبَیْدٌ، رَجُلٌ کا رُجَیْلٌ اور قِرْشٌ کا قُرَیْشٌ ہے۔

☆تمرینات☆

(۱) مندرجہ ذیل جملوں کا ترجمہ اور ترکیب کرو، نیز اسم، فعل، حرف کو ان کی علامتوں کے ساتھ بتاؤ!

قُرَیْشٌ اَفْضَلُ الْعَرَبِ ،	نَحْنُ عِبَادُ اللّٰهِ ،
قَدْ جَاءَ كُمْ مِنَ اللّٰهِ نُوْرٌ،	سَيَضْرِبُ خَالِدٌ بِالْخَشْبَةِ،
سَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ،	يَجْلِسُ الْعَالِمَانِ عَلىٰ السَّرِيْرِ،
لَمْ اَقْتُلْ بَكْرًا ،	نَصَرْتُ الْمُسْلِمِيْنَ ،
غَسَلَتْ زَيْنَبُ ثَوْبَهَا،	سَمِعُوْا الْاَذَانَ ،
اُدْخُلْ فِي الْغُرْفَةِ،	لَاتَقْرَبُوْا الزِّنٰى ،
لَا تَقُوْلُوْا الشُّهَدَآءَ اَمْوَاتًا ،	هٰذِهِ الْوُرَيْقَةُ خَضْرَآءُ ،
الْاِمَامُ الْبُخَارِيُّ شَافِعِيٌّ،	هٰذِهِ الْمَرْأَةُ عَفِيْفَةٌ،
يَدْخُلُوْنَ فِي دِيْنِ اللّٰهِ ،	اُرْزُقْنَا شَفَاعَتَهٗ،

(۲) مذکورہ بالا کلمات میں غور کر کے بتاؤ کہ ایک کلمے کا دوسرے کلمے سے کیا تعلق ہے؟

☆سبق نمبر ۷☆

﴿معرب۔مبنی﴾

☆کلمہ خواہ اسم ہو یا فعل ہو یا حرف اسکی دو قسمیں ہیں☆

(۱)معرب (۲)مبنی

معرب : وہ کلمہ ہے جس کے آخر کی حرکت یا حرف عاملوں کے بدلنے سے بدل جائے جیسے: جَاءَ زَیْدٌ ۔ رَأَیْتُ زَیْدًا ۔ مَرَرْتُ بِزَیْدٍ۔ میں زَیْد اور جَاءَ اَبُوْكَ ۔ رَأَیْتُ اَبَاكَ ۔ مَرَرْتُ بِاَبِیْكَ۔ میں اَبُوْ

مبنی: وہ کلمہ ہے جس کے آخر کی حرکت یا حرف عاملوں کے بدلنے سے نہ بدلے جیسے جَاءَ هٰؤُلَاءِ ،رَأَیْتُ هٰؤُلَاءِ ۔ مَرَرْتُ بِهٰؤُلَاءِ۔ میں هٰؤُلَاءِ۔

ھدایت: جَاءَ زَیْدٌ میں ”جَاءَ“ عامل ہے، زَیْدٌ معرب ہے، ضمہ اعراب ہے اور دال محل اعراب ہے۔

کلمات عرب میں پانچ چیزیں مبنی ہیں، اور دو چیزیں معرب ہیں

☆مبنی پانچ ھیں☆

(۱)تمام حروف (۲)فعل ماضی (۳)امر حاضر معروف

(۴)فعل مضارع جس کے آخر میں نون جمع مؤنث یا نون تاکید ہو

(۵)اسم غیر متمکن۔

☆معرب دو ھیں☆

(۱) اسم متمکن

(۲) وہ فعل مضارع جو نون جمع مؤنث اور نون تاکید دونوں سے خالی ہو۔

اسم غیر متمکن: وہ اسم ہے جو مبنی اصل کے مشابہ ہو۔

اسم متمکن: وہ اسم ہے جو مبنی اصل کے مشابہ نہ ہو

☆ مبنی اصل تین ہیں ☆

(۱) فعل ماضی (۲) امر حاضر معروف (۳) تمام حروف

☆ تمرینات ☆

(۱) مندرجہ ذیل جملوں کا ترجمہ اور ترکیب کرو!

نَزَلَ الْقُرْاٰنُ فِی رَمَضَانَ . طَلَعَتِ الشَّمْسُ فِی الصَّبَاحِ .

اِذْهَبْ اِلٰى الْمَيْدَانِ . اِسْمَعُوْا الْحَدِيْثَ النَّبَوِیَّ.

اَلْوَالِدَاتُ يُرْضِعْنَ اَوْلَادَهُنَّ. اَتَنْصُرُ الْمَسَاكِيْنَ .

لَاَقْتُلَنَّ هٰذَا الْمُلْحِدَ . لَيَصُوْمَنَّ وَلَدِیْ.

هَلْ هُوَ يَقْرَأُ عَلَيْکَ . اَنْتَ تَشْعُرُ بِالْحَرِّ .

مَنْ يَدْخُلُ فِی بَيْتِیْ . زَيْدٌ يُحْسِنُ اِلَیَّ .

لِمَا تَضْحَکُ عَلٰى زَيْدٍ . اَنَا لَمْ اَضْرِبْ زَيْدًا .

لَنْ نُوَقِّرَ صَاحِبَ الْبِدْعَةِ.

(۲) مذکورہ جملوں میں معرب اور مبنی کی قسمیں بتاؤ!

(۳) بیان کرو کہ مذکورہ الفاظ میں مبنی اصل کیا کیا ہیں؟

(۴) جَاءَنِی زَيْدٌ، رَأَيْتُ زَيْدًا ،اور مَرَرْتُ بِزَيْدٍ میں عامل، معرب، اعراب اور محل

اعراب کا تعین کرو!

....

☆سبق نمبر۸☆

﴿اسم غیر متمکن کے اقسام﴾

☆اسم غیر متمکن جو کہ مبنی ہوتا ہے اس کی آٹھ قسمیں ہیں☆

(۱)اسم ضمیر (۲)اسم اشارہ (۳)اسم موصول (۴)اسم فعل

(۵)اسم صوت (۶)اسم ظرف (۷)اسم کنایہ (۸) مرکب بنائی

اسم ضمیر: وہ اسم ہے جو متکلم یا مخاطب یا ایسے غائب کو بتائے جس کا ذکر پہلے آچکا ہو۔

☆ضمیر کی پانچ قسمیں ہیں☆

(۱)مرفوع متصل (۲)مرفوع منفصل (۳)منصوب متصل

(۴)منصوب منفصل (۵)مجرور متصل۔

ہر قسم میں چودہ ضمیریں ہیں لہٰذا کُل ضمیریں ستّر ہوئیں۔

مرفوع متصل: ضَرَبْتُ ضَرَبْنَا۔ ضَرَبْتَ ضَرَبْتُمَا ضَرَبْتُمْ۔ ضَرَبْتِ ضَرَبْتُمَا ضَرَبْتُنَّ۔ ضَرَبَ ضَرَبَا ضَرَبُوْا۔ ضَرَبَتْ ضَرَبَتَا ضَرَبْنَ

مرفوع منفصل: اَنَا نَحْنُ ۔ اَنْتَ اَنْتُمَا اَنْتُمْ ۔ اَنْتِ اَنْتُمَا اَنْتُنَّ۔ هُوَ هُمَا هُمْ ۔ هِیَ هُمَا هُنَّ۔

منصوب متصل: ضَرَبَنِیْ ضَرَبَنَا۔ ضَرَبَكَ ضَرَبَكُمَا ضَرَبَكُمْ ضَرَبَكِ

ضَرَبَكُمَا ضَرَبَكُنَّ ۔ ضَرَبَهٗ ضَرَبَهُمَا ضَرَبَهُمْ ۔ ضَرَبَهَا ضَرَبَهُمَا ضَرَبَهُنَّ۔

منصوب منفصل : اِيَّایَ اِيَّانَا ۔ اِيَّاكَ اِيَّاكُمَا اِيَّاكُمْ ۔ اِيَّاكِ اِيَّاكُمَا اِيَّاكُنَّ ۔ اِيَّاهُ اِيَّاهُمَا اِيَّاهُمْ۔ اِيَّاهَا اِيَّاهُمَا اِيَّاهُنَّ ۔

مجرور متصل : لِیْ لَنَا ۔ لَكَ لَكُمَا لَكُمْ ۔ لَكِ لَكُمَا لَكُنَّ ۔ لَهٗ لَهُمَا لَهُمْ ۔ لَهَا لَهُمَا لَهُنَّ ۔

اسم اشارہ : وہ اسم ہے جو کسی محسوس چیز کی طرف اشارہ کرنے کیلئے وضع کیا گیا ہو۔

''جس کی طرف اشارہ کیا جائے اس کو مشارٌ الیہ کہتے ہیں''

☆اسمائے اشارات تیرہ ہیں☆

ذَا ، ذَانِ، ذَیْنِ، تَا، تِیْ، تِهٗ ، ذِهٗ ، تِهِیْ ، ذِهِیْ،تَا نِ، تَیْنِ، اُولَآءِ ،اُولٰی۔

عموماً ان کے شروع میں مخاطب کو متوجہ کرنے کیلئے ''ھا'' حرف تنبیہ لگا دیتے ہیں جیسے ھٰذَا ھٰذَانِ ھٰؤُلَاءِ وغیرہ۔ کبھی ان کے آخر میں حرف خطاب لگا دیتے ہیں جیسے ذَاكَ ذَاكُمَا وغیرہ ۔ اور بعض اوقات کاف سے پہلے لام مکسور، یا ساکن لایا جاتا ہے، جیسے ذَالِكَ، تِلْكَ۔

''ذَا'' واحد مذکر کے لئے'' ذَانِ ''اور ذَیْنِ'' تثنیہ مذکر کے لئے'' تَا، تِیْ تِهٗ ،ذِهٗ ،تِهِیْ، ذِهِیْ ''واحد مؤنث کے لئے ،تَانِ تَیْنِ تثنیہ مؤنث کے لئے اور ''اُولَآءِ،اور اُولٰی'' جمع کے لئے ہیں خواہ مذکر کی جمع ہو یا مؤنث کی۔

فائدہ : مکان کی طرف اشارہ کرنے کے لئے۔ ''ھُنَا، ھُنَا اور ثَمَّ آتے ہیں۔

اسم موصول: وہ اسم ہے جس کا معنیٰ ایک جملہ خبریہ ملائے بغیر مکمل نہ ہو ،اوراس جملہ خبریہ کو صلہ کہا جاتا ہے۔

☆اسماء موصوله سوله هیں☆

اَلَّذِیْ، اَلَّذَانِ، اَلَّذَیْنِ،اَلَّذِیْنَ، اَلَّتِیْ، اَللَّتَانِ ، اَللَّتَیْنِ، اَللَّاتِیْ، اَللَّوَاتِیْ، مَا ،مَنْ ، اَیٌّ، اَیَّةٌ،اَلِفْ لَامْ بمعنیٰ اَلَّذِیْ،جواسم فاعل یااسم مفعول پرداخل ہو ،ذُوْ بمعنیٰ اَلَّذِیْ (بنی طے کی زبان میں)جیسے جَاءَ نِیْ ذُوْ ضَرَبَكَ یعنی اَلَّذِیْ ضَرَبَكَ،ذَا بمعنیٰ اَلَّذِیْ (جو مَا،استفہامیہ کے بعد ہو)جیسے مَاذَا صَنَعْتَ، یعنی: مَا اَلَّذِیْ صَنَعْتَ۔

اَلَّذِیْ واحد مذکر کے لیے اَلَّذَانِ اور اَلَّذَیْنِ تثنیہ مذکر کے لیے اَلَّذِیْنَ جمع مذکر کے لئے اَلَّتِیْ واحد مؤنث کے لئے،اَللَّتَانِ اور اَللَّتَیْنِ،تثنیہ مؤنث کے لئے ،اللاتی اور اللواتی جمع مؤنث کے لیے،مَا،اکثر غیر ذوی العقول کیلئے اور مَن اکثر عقل والوں کے لئے آتے ہیں۔اَیٌّ اور اَیَّةٌ واحد تثنیہ اور جمع تینوں کے لئے ہیں البتہ اَیَّةٌ مؤنث کے لئے اور اَیٌّ مذکر ومؤنث دونوں کے لئے ہے۔

تنبیہ: اَیٌّ اور اَیَّةٌ اکثر حالتوں میں معرب ہیں،باقی سارے اسمائے موصولہ ہر حالت میں مبنی ہیں۔

اسم فعل: وہ اسم ہے جو فعل کے معنیٰ میں مستعمل ہو۔

☆ اسمِ فعل کی دو قسمیں هیں☆

(۱)امر حاضر کے معنیٰ میں،جیسے:

رُوَیْدَ (مہلت دے) بَلْهَ (چھوڑ) حَیَّهَلْ (آ)

هَلُمَّ (حاضر کر) نَزَالِ (اتر) عَلَيْكَ (لازم کر)

اِلَيْكَ (ہٹ) هَاتِ (لا)

(۲) فعل ماضی کے معنی میں جیسے :

هَيْهَاتَ (دور ہوا) شَتَّانَ (جدا ہوا) سَرْعَانَ (جلدی کی)

اسم صوت : وہ اسم ہے جو انسان کے منہ سے طبعی طور پر نکلے، یا وہ اسم جس سے کسی حیوان کو آواز دی جائے، یا کسی حیوان کی آواز نقل کی جائے، جیسے کھانسی کے وقت اُحْ، اُحْ کی آواز اور ناپسندیدگی کے وقت اُفْ کی آواز نکلتی ہے۔ خوشی کے وقت ''بَخٍّ'' کہا جاتا ہے، اونٹ کو بٹھانے کے لئے ''نَخٍّ'' کہا جاتا ہے، اور کوّے کی آواز کی نقل کرنے کے لئے ''غَاقِ'' استعمال ہوتا ہے۔

اسم ظرف : وہ اسم ہے جو فعل کے واقع ہونے کے زمانے یا مکان پر دلالت کرے، اگر زمانے پر دلالت کرے تو وہ ظرف زمان ہے۔ جیسے اِذْ، اِذَا، مَتٰى، كَيْفَ، اَيَّانَ، اَمْسِ، مُذْ مُنْذُ، قَطُّ، عَوْضُ، قَبْلُ، بَعْدُ، اور اگر مکان پر دلالت کرے تو وہ ظرف مکان ہے، جیسے حَيْثُ، قُدَّامُ، تَحْتُ، فَوْقُ۔

ہدایت: یہ تمام ظروف مکان اور ظروف زمان میں عَوْضُ، قَبْلُ، بَعْدُ اُسی وقت مبنی بر ضم ہوں گے جبکہ انکا مضاف الیہ محذوف منوی ہو یعنی لفظ میں محذوف ہو اور نیت میں مراد ہو، اور اگر ان کا مضاف الیہ مذکور ہو یا نسیًا منسیا ہو یعنی نہ لفظ میں مذکور ہو نہ نیت میں مراد ہو تو یہ معرب ہوں گے۔ باقی تمام مذکورہ ظروف، ہمیشہ مبنی ہوتے ہیں

تنبیہ: وہ اسم ظرف جو کسی خاص فعل کے زمانے یا مکان پر دلالت کرتا ہے اور فعل سے مشتق ہوتا ہے جیسے مَضْرَبٌ، مَنْصَرٌ، مَفْتَحٌ، وغیرہ وہ مبنی نہیں بلکہ معرب

ہے۔اور یہاں پر وہ مراد نہیں، یہاں وہ اسم ظرف مراد ہے جو مطلق فعل کے زمانے یا مکان پر دلالت کرے۔

اِسم کنایہ: وہ اسم ہے جو مبہم عدد یا مبہم بات پر دلالت کرے جیسے کَمْ ،اور کَذَا مبہم عدد کے لئے۔کَیْتَ اور ذَیْتَ مبہم بات کے لئے۔

مرکب بنائی : وہ مرکب غیر مفید ہے کہ دو اسموں کو ملا کر ایک بنا دیا گیا ہو اور دوسرا اسم ایک حرف کے معنیٰ کو شامل ہو جیسے اَحَدَ عَشَرَ۔

☆ تمرینات ☆

(۱) مندرجہ ذیل جملوں کا ترجمہ اور ترکیب کرو، نیز ضمیروں کی پانچوں اقسام کا تعین کرو !

اِیَّاکَ نَعْبُدُ،	اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ ،
لِیْ نَعْجَةٌ وَاحِدَةٌ ،	عِنْدِیْ سَیَّارَتَانِ ،
فَضَّلْنَا بَعْضَهُمْ عَلیٰ بَعْضٍ ،	مَا قُتِلَ الْمَسِیْحُ،
هَلْ اَنْتِ سُعَادُ ،	نَعَمْ اَنَا سُعَادُ ،
اَعْطِنِیْ رُوْبِیَةً ،	زَیْدٌ ضَرَبَ وَلَدَهٗ،
قَاطَعْتُ اَهْلَ الْبِدْعَةِ ،	هُنَّ عَالِمَاتٌ ،
اَنْتُنَّ طَبَخْتُنَّ الْخُبْزَ،	مَا دِیْنُکَ ، دِیْنِیَ الْاِسْلَامُ ،

وَلَدِیْ یَقْرَأُ فِیْ مُبَارَکْفُوْر.

(۲) مندرجہ ذیل جملوں کا ترجمہ اور ترکیب کرو، نیز اسم اشارہ اور اسم موصول بتاؤ !

وَلَاتُخَاطِبْنِی فِی الَّذِیْنَ ظَلَمُوْا ۔ اَکْرَمْتُ الْعَالِمِیْنِ الَّذِیْنِ جَلَسَا،

هَاتَانِ بَقَرَتَان ، تَانِکَ الْقَعَّادَتَانِ طَوِیْلَتَانِ ،

تِلْکَ السَّیَّارَةُ ذَاهِبَةٌ اِلیٰ بَمْبَئِیْ، قَتَلْتُ مَنْ سَبَّ النَّبِیَّ ۔

اَطْعِمْنِیْ مَا تَأْکُلُ ، هَلْ ضَرَبْتَ الَّذِیْنَ ظَلَمُوْا،

اَلَّتِیْ قَرَأْتُ بِنْتِیْ ، هٰذِهٖ بَوَّابَةُ الْمَدْرَسَةِ ،

ذَانِکَ الْحَصِیْرَانِ مَبْسُوْطَانِ ، أُولٰئِکَ النِّسآءُ مُسْلِمَاتٌ،

هٰؤُلَاءِ الرِّجَالُ صَالِحُوْنَ ، اَلضَّارِبُ یُضْرَبُ،

اَلْمَضْرُوْبُ یُنْصَرُ، مَا فَعَلَ رَبُّکَ ،

اَلنِّسَاءُ اللّٰتِی خَطَبْنَ عَالِمَاتٌ، مَاذَا طَبَخْتُنَّ ،

ضَرَبْتُ ذُوْ ضَرَبَکَ ، جَاءَ نِی ذُوْ جِئْتُهٗ،

(۳) مندرجہ ذیل جملوں کا ترجمہ اور ترکیب کرو، نیز ظروف زمان، ظروف مکان اور اسماء کنایہ کا تعین کرو !

مَا رَأَیْتُهٗ قَطُّ ، لَا اَضْرِبُکَ عَوْضُ، قَدِمَ زَیْدٌ اِذْ قَدِمْتَ ،

اَذْهَبْتُ زَیْداً حَیْثُ اَشْرَبَنِی الشَّائَ ، مَتیٰ تَقْرَأُ بَهَارِ شَرِیْعَتْ ،

اٰتِیْکَ اِذَا تَطْلَعُ الشَّمْسُ ، کَیْفَ حَالُکَ ،

اَیَّانَ یَوْمُ الدِّیْنِ ، مَا رَأَیْتُهٗ مُذْ یَوْمِ الْجُمُعَةِ ،

مَا اَبْصَرْتُهٗ مُنْذُ وَقْتِ الْعَصْرِ ، دَعَوْتُ زَیْداً اَمْسِ ،

هٰذَا مَا رَأَیْتُهٗ قَبْلُ ، آتِیْکَ بَعْدُ،

هٰذَا قُدَّامٌ، کَمْ رُوْبِیَةً عِنْدَکَ ،

كَمْ دَارٍ بُنَيْتُ، عِنْدِیْ كَذَا رُوْبِيَّةً،
قُلْتُ كَيْتَ وَ كَيْتَ ، كَلَّمَ بَكْرٌ ذَيْتَ وَ ذَيْتَ .

....

☆سبق نمبر ۹☆

﴿معرفہ نکرہ﴾

☆اسم کی دو قسمیں ہیں☆

(۱)معرفہ (۲)نکرہ ''

معرفہ: وہ اسم ہے جو کسی معین چیز کے لئے وضع کیا گیا ہو، جیسے زَيْدٌ ، هِنْدٌ ، هٰذَا الْفَرَسُ،

نکرہ: وہ اسم ہے جو غیر معین چیز کے لئے وضع کیا گیا ہو، جیسے رَجُلٌ ، اِمْرَأَةٌ ،

☆معرفہ کی سات قسمیں ہیں☆

(۱)ضمیر۔جیسے:اَنَا ، اَنْتَ ، هُوَ۔

(۲)عَلَمْ۔یعنی: کسی کا نام جیسے زَيْدٌ ،كُوْفَةٌ۔

(۳)اسم اشارہ۔جیسے: هٰذَا ، ذَالِكَ ۔

(۴)اسم موصول جیسے اَلَّذِیْ ، اَلَّتِیْ (خیال رہے کہ اسمائے اشارہ اور اسمائے موصولہ کو مبہمات کہا جاتا؛ کیونکہ ان دونوں میں ابہام یعنی پوشیدگی ہوتی ہے، اسم اشارہ کی پوشیدگی مشارٌ الیہ سے اور اسم موصول کی پوشیدگی صلہ سے دور ہوگی)

(۵) معرفہ بہ ندا۔ جیسے: يَا رَجُلُ ۔

(٦) معرفہ بالف لام۔ جیسے: اَلرَّجُلُ ۔

(۷) کسی معرفہ کی طرف مضاف:

جیسے: ۱۔غُلَامُهٗ (ضمیر کی طرف مضاف) ۲۔غُلَامُ زَيْدٍ (علم کی طرف مضاف) ۳۔غُلَامُ هٰذَا (اسم اشارہ کی طرف مضاف) ۴۔غُلَامُ الَّذِیْ عِنْدِیْ (اسم موصول کی مضاف) ۵۔ غُلَامُ الرَّجُلِ (معرفہ بہ الف لام کی طرف مضاف)

☆تمرینات☆

مندرجہ ذیل جملوں کا ترجمہ اور ترکیب کرو نیز معرفہ ونکرہ کے اقسام کا تعین کرو!

اَللّٰهُ رَبٌّ ، اَللّٰهُ رَبُّ الْعَالَمِيْنَ ،

نَحْنُ عِبَادٌ ، نَحْنُ عِبَادُ اللّٰهِ ،

رَأَيْتُ عَالِمًا ، رَأَيْتُ عَالِمَ الْبَلَدِ ،

كَتَبْتُ بِقَلَمِكَ ، قَرَأْتُ كِتَابَ هٰذِهٖ ،

زَوْجُهَا حَافِظُ الْقُرْاٰنِ ، هٰذَا الرَّجُلُ مُؤْمِنٌ ،

اَلْخُبْزُ بَائِتٌ ، زُرْتُ الَّذِیْ زَارَنِیْ ،

جَاءَ وَلَدُ الَّتِیْ هِیَ خَالَتُكَ . يَا وَلَدُ مَاذَا أَكَلْتَ فِی الْبَيْتِ ،

....

☆سبق نمبر ۱۰☆

﴿مذکر و مؤنث﴾

☆اسم کی دو قسمیں ہیں☆

(۱)مذکر (۱)مؤنث''

مذکر: وہ اسم ہے جس میں علامت تانیث نہ ہو جیسے رَجُلٌ ، قَلَمٌ

مؤنث: وہ اسم ہے جس میں علامت تانیث ہو جیسے اِمْرَأَةٌ، کُرَّاسَةٌ

☆علامت تانیث چار ہیں☆

(۱)تاءِ مَلْفُوْظَہ جو حالت وقف میں ھا بن جاتی ہے جیسے طَلْحَةُ

(۲) تاءِ مُقَدَّرَہ جیسے اَرْضٌ جو اصل میں اَرْضَة تھا کیوں کہ اس کا مُصغر اُرَیْضَةٌ ہے، اور تصغیر اسم کے تمام حروف کو ظاہر کر دیتی ہے۔

(۳) الف مقصورہ، یعنی ایسا الف جس کے بعد ہمزہ نہ ہو جیسے حُبْلٰی (حاملہ)

(۴) الف ممدودہ یعنی وہ الف جس کے بعد ہمزہ ہو جیسے حَمْرَاءُ (سرخ رنگ والی)

مؤنث سماعی: وہ مؤنث ہے جس میں علامت تانیث، تائے مقدرہ ہو اور اس کو مؤنث معنوی بھی کہا جاتا ہے، جیسے اَرْضٌ، نَارٌ ، جَهَنَّمُ ، اَتَانٌ ۔

☆مؤنث کی دو قسمیں ہیں☆

(۱)مؤنث حقیقی (۲)مؤنث لفظی

مؤنث حقیقی: وہ مؤنث ہے جس کے مقابلے میں کوئی مذکر

جاندار ہو، جیسے ''اِمْرَأَۃٌ'' کہ اس کے مقابلے میں ''رَجُلٌ'' ہے اور ''نَاقَۃٌ'' کہ اس کے مقابلے میں ''جَمَلٌ'' ہے۔

مؤنث لفظی: وہ مؤنث ہے جس کے مقابلے میں کوئی مذکر جاندار نہ ہو، جیسے ''ظُلْمَۃٌ'' (تاریکی) ''قُوَّۃٌ'' (طاقت)

☆تمرینات☆

(۱) مندرجہ ذیل جملوں کا ترجمہ وترکیب کرو، نیز مذکر ومؤنث اور مؤنث حقیقی ولفظی بتاؤ!

هٰذَا الْقَصْرُ جَمِيْلٌ ، فِي هٰذَا الْقَصْرِ جُنَيْنَةٌ وَاسِعَةٌ،

صَلَّتْ اِمْرَأَةٌ صَالِحَةٌ، زَيْدٌ يُسَافِرُ بِالطَّيَّارَةِ ،

تِلْكَ الْبِنْتُ بَيْضَاءُ، هَلْ رَأَيْتَ حُبْلٰى،

رَكِبَ بَكْرٌ عَلٰى اَتَانٍ سَوْدَاءَ، طَلَعَتِ الشَّمْسُ ،

هٰذِهٖ اَرْضُ اللّٰهِ ، مَنْ وَصَلَ اِلَى الْمَحَطَّةِ ،

تِلْكَ الدَّرَّاجَةُ زَرْقَاءُ، رَأَيْتُ نُصْرٰى مِنَ النِّسَاءِ ،

هَلْ اَنْتَ تَرْكَبُ الْعَرَبَةَ، اَلْحَمَامَةُ جَالِسَةٌ عَلَى الشَّجَرَةِ،

اَتَاْكُلِيْنَ لَحْمَ الدُّجَاجَةِ، هٰذِهٖ نَاقَةُ اللّٰهِ ،

سَلْمٰى تَدْخُلُ الْمَطْبَخَ .

(۲) مذکورہ بالا جملوں کے مؤنثوں میں علامت تانیث بتاؤ!۔

....

☆سبق نمبر ۱۱☆

﴿ واحد ، تثنیہ ، جمع ﴾

☆اسم کی تین قسمیں ہیں☆

(۱) واحد (۲) تثنیہ (۳) جمع

واحد: وہ اسم ہے جو ایک فرد پر دلالت کرے جیسے "رَجُلٌ" ایک مرد ، "بِنْتٌ" ایک لڑکی۔

تثنیہ: وہ اسم ہے جو ایک طرح کی دو چیزوں پر دلالت کرے، اس وجہ سے کہ واحد کے آخر میں الف اور نونِ مکسور، یا یاءِ ماقبل مفتوح اور نون مکسور لگا ہو۔ جیسے رَجُلَانِ ، رَجُلَيْنِ (دو مرد) بِنْتَانِ ، بِنْتَيْنِ (دو لڑکیاں) ۔

جمع: وہ اسم ہے جو ایک طرح کی دو سے زیادہ چیزوں پر دلالت کرے اس وجہ سے کہ اس کے واحد میں لفظاً یا تقدیراً تبدیلی کی گئی ہو۔

لفظی تبدیلی وہ ہے جو بولنے میں آئے جیسے رَجُلٌ کی جمع رِجَالٌ ۔ اور تقدیری تبدیلی وہ ہے جس کا اعتبار کر لیا گیا ہو مگر بولنے میں تبدیلی نہ ہو جیسے فُلْكٌ (بمعنیٰ کشتی) کی جمع بھی فُلْكٌ ہے، مگر جب اسے واحد لیا گیا تو قُفْلٌ (بمعنیٰ تالا) کے وزن پر مانا گیا ہے ، اور جب جمع لیا گیا تو اُسْدٌ کے وزن پر مان لیا گیا، جو اَسَدٌ (بمعنیٰ شیر) کی جمع ہے ۔

☆ تمرینات ☆

مندرجہ ذیل جملوں کا ترجمہ اور ترکیب کرو، نیز جو اسماء ہوں ان میں واحد، تثنیہ

اور جمع بتاؤ!۔

فَاغۡسِلُوۡا وُجُوۡهَكُمۡ، وَامۡسَحُوۡا بِرُؤُسِكُمۡ،

يَدُ اللّٰهِ عَلَى الۡجَمَاعَةِ، ذَانِكَ الۡعَالِمَانِ يَخۡطُبَانِ بِالۡعَرَبِيَّةِ،

اِلٰهُكُمۡ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ، مَتَاعُ الدُّنۡيَا قَلِيۡلٌ،

اِكۡرَمۡتُ الۡوَالِدَيۡنِ، هَلۡ رَأَيۡتَ الصَّبِيَّتَيۡنِ اللَّتَيۡنِ تَذۡهَبَانِ اِلَى الۡمَدۡرَسَةِ

تَبَّتۡ يَدَا أَبِيۡ لَهَبٍ، اَلۡخَبِيۡثَاتُ لِلۡخَبِيۡثِيۡنَ،

اَلۡعُلَمَاءُ وَرَثَةُ الۡاَنۡبِيَآءِ، تِلۡكَ الۡجَنَّةُ الَّتِيۡ وُعِدَ الۡمُتَّقُوۡنَ

يُبۡنَى الۡفُلۡكُ بِالۡخَشۡبَةِ، هٰذِهِ الۡفُلۡكُ تَجۡرِيۡ فِيۡ نَهۡرِ جَمُوۡنَا

اِغۡسِلُوۡا اَرۡجُلَكُمۡ اِلَى الۡكَعۡبَيۡنِ

اَلۡبِنۡتَانِ جَالِسَتَانِ عَلَى الۡحَصِيۡرَيۡنِ،

....

☆ سبق نمبر ۱۲ ☆

﴿ جمع کے اقسام ﴾

☆ باعتبار لفظ جمع کی دو قسمیں ہیں ☆

(۱) جمع تکسیر (۲) جمع تصحیح

جمع تکسیر: وہ جمع ہے جس کے واحد کا وزن سلامت نہ رہے، جیسے رَجُلٌ کی جمع رِجَالٌ اور مَسۡجِدٌ کی جمع مَسَاجِدُ.

جمع تکسیر کو جمع مکسر بھی کہا جاتا ہے۔

☆جمع مکسر کے اوزان☆

اگر واحد، ثلاثی یعنی تین حرفی ہو تو اس کی جمع مکسر اہل عرب سے سن کر جانی جائے گی اس کے لئے کوئی خاص وزن اور قاعدہ نہیں۔ اور اگر واحد، رباعی یعنی چار حرفی، یا خماسی یعنی پانچ حرفی ہو تو اس کی جمع مکسر، فَعَالِلُ کے وزن پر آئے گی، جیسے جَعْفَرٌ بمعنی "نہر" کی جمع جَعَافِرُ اور جَحْمَرِشٌ بمعنی "زیادہ بوڑھی عورت" کی جمع جَحَامِرُ (پانچواں حرف حذف کر دیا جائے گا)۔

جمع تصحیح وہ جمع ہے جس کے واحد کا وزن سلامت رہے جیسے مُسْلِمُوْنَ، مُسْلِمَاتٌ۔ "جمع تصحیح کو جمع سالم بھی کہا جاتا ہے"۔

☆جمع سالم کی دو قسمیں ہیں☆

(۱) جمع مذکر سالم (۲) جمع مؤنث سالم

جمع مذکر سالم: وہ جمع سالم ہے جس کے آخر میں واؤ ماقبل مضموم اور نون مفتوح، یا یائے ماقبل مکسور اور نون مفتوح ہو جیسے مُسْلِمُوْنَ، مُسْلِمِیْنَ۔

جمع مؤنث سالم: وہ جمع سالم ہے جس کے آخر میں الف اور تا ہو جیسے مُسْلِمَاتٌ۔

☆باعتبار معنیٰ بھی جمع کی دو قسمیں ہیں☆

(۱) جمع قلت (۲) جمع کثرت

جمع قلت: وہ جمع ہے جو دس سے کم پر یعنی تین سے نو تک بولی جائے اور اس کے چھ وزن ہیں، (۱) اَفْعُلٌ جیسے اَکْلُبٌ (۲) اَفْعَالٌ جیسے اَقْوَالٌ (۳) اَفْعِلَةٌ جیسے

اَعْوِنَۃٌ (٤) فِعْلَۃٌ جیسے غِلْمَۃٌ (٥) جمع مذکر سالم بغیر الف لام جیسے مُسْلِمُوْنَ (٦) جمع مؤنث سالم بغیر الف لام جیسے مُسْلِمَاتٌ

جمع کثرت: وہ جمع ہے جو دس یا دس سے زیادہ پر بولی جائے۔ جمع قلت کے چھ اوزان کے علاوہ جمع کے سارے اوزان جمع کثرت کے اوزان ہیں۔

☆تمرینات☆

(ا) مندرجہ ذیل جملوں کا ترجمہ اور ترکیب کرو!

اَلرِّجَالُ قَوَّامُوْنَ عَلَی النِّسَاءِ ، تَجْرِیْ تَحْتَهَا الْاَنْهَارُ ،

لَا تَقْتُلُوْا اَوْلَادَكُمْ ، اُولٰئِکَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ

اَلْمُؤْمِنُوْنَ يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ ، اَلْمُؤْمِنَاتُ يَدْخُلْنَ الْجَنَّةَ

اَلْجَنَّةُ تَحْتَ اَقْدَامِ الْاُمَّهَاتِ ، حَفِظْتُ سَبْعَ آيَاتٍ،

اَوْقِدِ الْقَنَادِيْلَ بِالْكِبْرِيْتِ ، اِحْفَظْ دُرُوْسَکَ ،

مَلَأَ اللّٰهُ قُبُوْرَهُمْ نَارًا، اَوَی الْفِتْيَةُ فِی الْكَهْفِ ،

اُولٰئِکَ الرِّجَالُ غِلْمَةُ السُّلْطَانِ، خَمْسُ اَنْهَارٍ تَجْرِیْ فِیْ بَنْجَاب،

اَلْمُنَافِقُوْنَ اَكْلُبُ النَّارِ، هَلْ اَكَلْتَ خَمْسَ اَرْغِفَةٍ،

نَحْنُ عِبَادُ اللّٰهِ ، يَرْكَبُ الْاَطْفَالُ عَلَی الْعَرَبَةِ ،

اَقْوَالُ الْاَنْبِيَاءِ صَادِقَةٌ ، هٰذِهِ الْجَوَامِيْسُ اَعْوِنَةٌ ،

هٰذِهٖ اَبْنِيَةُ الْجَمْعِ، اَلْحَجُّ اَشْهُرٌ مَعْلُوْمَاتٌ ،

هٰؤُلَاءِ الرِّجَالُ مُنَافِقُوْنَ. اَلْمَالُ وَالْبَنُوْنَ زِيْنَةُ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا

(۲) مذکورہ جملوں میں جمع مکسر اور جمع سالم بتاؤ!۔

(۳) مذکورہ جملوں میں جمع مذکر سالم اور جمع مؤنث سالم کا امتیاز کرو!

(۴) مذکورہ جملوں میں جمع قلت اور جمع کثرت بیان کرو۔

....

☆سبق نمبر ۱۳☆

﴿اعراب اسم کا بیان﴾

☆ اسم کے اعراب تین ہیں ☆

(۱) رفع (۲) نصب (۳) جر

رفع : ضمہ واؤ اورالف سے ہوتا ہے۔

نصب: فتحہ، کسرہ ،الف ،یائے ساکن ماقبل فتحہ اور یائے ساکن ماقبل کسرہ سے ہوتا ہے۔

جر : کسرہ ،فتحہ ، یائے ساکن ماقبل کسرہ اور یائے ساکن ماقبل فتحہ سے ہوتا ہے۔" رفع ،نصب اور جر کی ان بارہ صورتوں کو وجوہ اعراب کہا جاتا ہے "

ھدایت : جس اسم پر رفع آئے اس کو مرفوع ،جس پر نصب آئے اس کو منصوب اور جس پر جر ہو اس کو مجرور کہتے ہیں۔

☆ مرفوع آٹھ ہیں ☆

(۱) فاعل (۲) نائب فاعل (۳) مبتدا (۴) خبر (۵) حرف مشبہ کی خبر (۶) فعل

ناقص کا اسم (۷) ما اور لا مشابہ بلیس کا اسم (۸) لائے نفی جنس کی خبر۔

☆منصوب بارہ ھیں ☆

(۱) مفعول مطلق (۲) مفعول بہ (۳) مفعول فیہ

(۴) مفعول لہ (۵) مفعول معہ (۸) حال

(۹) تمیز (۱۰) مستثنیٰ (۶) حروف مشبہ بالفعل کا اسم

(۷) فعل ناقص کی خبر (۱۱) ما و لا مشابہ بلیس کی خبر (۱۲) لائے نفی جنس کا اسم

☆مجرور دو ھیں ☆

(۱) وہ اسم جس پر حرف جر داخل ہو (۲) مضاف الیہ

تنبیہ : اس سے پہلے بتایا گیا کہ اسماء میں، اسم متمکن معرب ہے یعنی اعراب کا طالب، لہٰذا وجوہ اعراب کے اعتبار سے اسم متمکن کے اقسام اور ان کا اعراب بیان کیا جاتا ہے۔

☆اسم متمکن کی وجوہ اعراب کے اعتبار سے سولہ قسمیں ھیں ☆

(۱) مفرد منصرف صحیح (۲) مفرد منصرف قائم مقام صحیح

(۳) جمع مکسر منصرف (۴) جمع مؤنث سالم

(۵) غیر منصرف (۶) اسمائے ستہ مکبرہ موحدہ مضاف بغیر یائے متکلم

(۷) تثنیہ (۸) کلا اور کلتا مضاف بضمیر

(۹) اِثْنَانِ وَ اِثْنَتَانِ (۱۰) جمع مذکر سالم

(۱۱) اولو (۱۲) عشرون تا تسعون

(۱۳) اسم مقصور (۱۴) غیر مثنیٰ و جمع مذکر سالم، مضاف بیائے متکلم

(۱۵) اسم منقوص (۱۶) جمع مذکر سالم مضاف بیائے متکلم

مفرد منصرف صحیح: وہ اسم ہے جو واحد ہو، غیر منصرف نہ ہو اور اس کے آخر میں حرف علت نہ ہو جیسے زَیْدٌ ، رَجُلٌ۔

اس کا رفع ضمہ سے، نصب فتحہ سے اور جر کسرہ سے ہوگا جیسے جَاءَ نِی رَجُلٌ ،رَأَیْتُ رَجُلًا، مَرَرْتُ بِرَجُلٍ۔

مفرد منصرف قائم مقام صحیح: وہ اسم جو واحد ہو غیر منصرف نہ ہو اور اس کے آخر میں یاء ما قبل ساکن، یا واؤ ما قبل ساکن ہو جیسے دَلْوٌ (ڈول) ظَبْیٌ (ہرن)

اس کا رفع ضمہ سے، نصب فتحہ سے اور جر کسرہ سے ہوگا۔

جیسے: جَاءَ نِی ظَبْیٌ ، رَأَیْتُ ظَبْیًا ، مَرَرْتُ بِظَبْیٍ۔

جمع مکسر منصرف: وہ جمع جس کے واحد کا وزن سلامت نہ رہے اور غیر منصرف نہ ہو۔ جیسے: رِجَالٌ ، اَطْفَالٌ،

اس کا رفع ضمہ سے، نصب فتحہ سے اور جر کسرہ سے ہوگا۔

جیسے: جَاءَ نِی رِجَالٌ ، رَأَیْتُ رِجَالًا، مَرَرْتُ بِرِجَالٍ۔

جمع مؤنث سالم: اس کا رفع ضمہ سے، اور نصب و جر کسرہ سے ہوگا جیسے جَاءَ نِی مُسْلِمَاتٌ ، رَأَیْتُ مُسْلِمَاتٍ ، مَرَرْتُ بِمُسْلِمَاتٍ۔

غیر منصرف: وہ اسم ہے جس میں منع صرف کے دو سبب پائے جائیں، یا ایک ایسا سبب پایا جائے جو دو کے قائم مقام ہو۔ جیسے عُمَرُ، مَسَاجِدُ،

اس کا رفع ضمہ سے اور نصب و جر فتحہ سے ہوگا، جیسے جَاءَ نِی عُمَرُ ، رَأَیْتُ

عُمَرَ ،مَرَرْتُ بِعُمَرَ۔

☆اسباب منع صرف نو ہیں ☆

(۱)عدل (۲)وصف (۳)تانیث (۴)معرفہ

(۵)عجمہ (۶)جمع (۷)ترکیب (۸)وزن فعل

(۹)الف نون زائدتان

جیسے: عُمَرُ، اَحْمَرُ، طَلْحَةُ، زَيْنَبُ، اِبْرَاهِيْمُ، مَسَاجِدُ، مَعْدِيْكَرَبُ، اَحْمَدُ، عِمْرَانُ۔

عُمَرُ میں عدل کے ساتھ معرفہ ہے

اَحْمَرُ میں وصف کے ساتھ وزن فعل ہے

طَلْحَةُ میں تانیث کے ساتھ معرفہ ہے

زَيْنَبُ میں معرفہ کے ساتھ تانیث معنوی ہے

اِبْرَاهِيْمُ میں عجمہ کے ساتھ معرفہ ہے

مَسَاجِدُ میں جمع ہے جو دو سبب کے قائم مقام ہے

مَعْدِيْكَرَبُ میں ترکیب کے ساتھ معرفہ ہے

اَحْمَدُ میں وزن فعل کے ساتھ معرفہ ہے

عِمْرَانُ میں الف نون زائدتان کے ساتھ معرفہ ہے

لہذا یہ سارے اسماء غیر منصرف ہیں۔

اسمائے ستہ مکبرہ موحدہ مضاف بغیر یائے متکلم: وہ مخصوص چھ اسماء جو مصغر نہیں ہیں، اور واحد ہیں۔ اور وہ یہ ہیں۔ اَبٌ اَخٌ ،فَمٌ ،حَمٌ ،هَنٌ ،ذُوْ۔

ان کا رفع واؤ سے، نصب الف سے اور جر یا سے آئے گا۔ جیسے جَاءَ نِی اَبُوْكَ ،

رَأَیْتُ اَبَاكَ، مَرَرْتُ بِاَبِیْكَ ،

ھدایت: اسماء ستہ مکبرہ موحدہ اگر مضاف نہ ہوں تو پہلی قسم یعنی مفرد منصرف صحیح میں داخل ہوں گے اور اگر یائے متکلم کی طرف مضاف ہوں تو چودھویں قسم یعنی غیر مثنی و جمع مذکر سالم مضاف بیائے متکلم میں آئیں گے۔

تثنیه: اس کا رفع الف سے اور نصب و جر یائے ساکن ما قبل فتحہ سے ہوگا، جیسے

جَاءَ نِی مُسْلِمَان ، رَأَیْتُ مُسْلِمَیْنِ ، مَرَرْتُ بِمُسْلِمَیْنِ ۔

کلاو کلتا مضاف بضمیر: ان کا رفع الف سے اور نصب و جر یاء ساکن ما قبل فتحہ سے ہوگا۔ جیسے جَاءَ نِی کِلَاھُمَا ، وَ کِلْتَاھُمَا ،رَأَیْتُ کِلَیْھِمَا وَ کِلْتَیْھِمَا ، مَرَرْتُ بِکِلَیْھِمَا وَ بِکِلْتَیْھِمَا ۔

اثنان و اثنتان : ان کا رفع الف سے اور نصب و جر یاء ساکن ما قبل فتحہ سے ہوگا جیسے جَاءَ نِی اِثْنَانِ وَ اِثْنَتَانِ ،رَأَیْتُ اِثْنَیْنِ وَ اِثْنَتَیْنِ ، مَرَرْتُ بِاِثْنَیْنِ وَ بِاِثْنَتَیْنِ ،۔

جمع مذکر سالم : اس کا رفع واؤ ما قبل مضموم سے اور نصب و جر یا ما قبل مکسور سے ہوگا، جیسے جَاءَ نِی مُسْلِمُوْنَ ، رَأَیْتُ مُسْلِمِیْنَ ، مَرَرْتُ بِمُسْلِمِیْنَ۔

اولو: بمعنی (والے) یہ ذو کی جمع معنیً ہے یعنی اس میں ذُو کی جمع کا معنی پایا جاتا ہے۔

اس کا رفع واؤ ما قبل مضموم سے اور نصب و جر یاء ما قبل مکسور سے ہوگا جیسے جَاءَ اُوْلُوْ مَالٍ ، رَأَیْتُ اُوْلِی مَالٍ، مَرَرْتُ بِاُوْلِی مَالٍ ،

عشرون تا تسعون: یعنی عِشْرُوْنَ ، ثَلٰثُوْنَ ،اَرْبَعُوْنَ ، خَمْسُوْنَ ، سِتُّوْنَ ، سَبْعُوْنَ ، ثَمَانُوْنَ،تِسْعُوْنَ،

ان کا رفع واؤ ما قبل مضموم سے اور نصب وجر یا ما قبل مکسور سے ہوگا، جیسے جَاءَ نِیْ عِشْرُوْنَ رَجُلًا ، رَأَیْتُ عِشْرِیْنَ رَجُلًا، مَرَرْتُ بِعِشْرِیْنَ رَجُلًا۔

اسم مقصور: وہ اسم ہے جس کے آخر میں الف مقصورہ ہو یعنی ایسا الف ہو جس کے بعد ہمزہ نہ ہو خواہ الف موجود ہے جیسے اَلْعَصَا، اَلْمَعْنٰی یا تنوین کے ساتھ اجتماع ساکنین کی وجہ سے گر گیا ہو جیسے عَصًی ، مَعْنًی۔

اس کا رفع تقدیری ضمہ سے، نصب تقدیری فتحہ سے اور جر تقدیری کسرہ سے ہوگا جیسے جَاءَ الْعَصَا ، رَأَیْتُ الْعَصَا، مَرَرْتُ بِالْعَصَا، یا جیسے جَاءَ عَصًی،رَأَیْتُ عَصًی ، مَرَرْتُ بِعَصًی،

ہدایت: جو ضمہ پڑھنے میں آئے وہ ضمہ لفظی ہے جیسے، زَیْدٌ کا ضمہ اور جو ضمہ پڑھا نہ جائے بلکہ صرف فرض کر لیا گیا ہو، وہ ضمہ تقدیری ہے یہی حال فتحہ اور کسرہ کا ہے۔

غیر مثنیٰ وجمع مذکر سالم مضاف بیائے متکلم: اس کا رفع تقدیری ضمہ سے، نصب تقدیری فتحہ سے اور جر تقدیری کسرہ سے ہوگا جیسے، جَاءَ وَلَدِیْ، رَأَیْتُ وَلَدِیْ،مَرَرْتُ بِوَلَدِیْ۔

اسم منقوص: وہ اسم ہے جس کا آخر یا ما قبل مکسور ہو خواہ وہ یا موجود ہے جیسے، الْقَاضِیْ ، الدَّاعِیْ ، یا تنوین کے ساتھ اجتماع ساکنین کی وجہ سے گر گئی ہو جیسے، قَاضٍ ، دَاعٍ،

اس کا رفع تقدیری ضمہ سے، نصب لفظی فتحہ سے اور جر تقدیری کسرہ سے ہوگا جیسے

جَاءَ الْقَاضِیْ ، رَأَیْتُ الْقَاضِیَ ، مَرَرْتُ بِالْقَاضِیْ یا جَاءَ قَاضٍ ،رَأَیْتُ قَاضِیًا مَرَرْتُ بِقَاضٍ۔

جمع مذکر سالم مضاف بیائے متکلم:

اس کا رفع واو تقدیری سے ،نصب وجر یائے ماقبل مکسور سے ہوگا جیسے، جَاءَ مُسْلِمِیَّ رَأَیْتُ مُسْلِمِیَّ مَرَرْتُ بِمُسْلِمِیَّ۔

ھدایت: "مُسْلِمِیَّ" حالت رفع میں "مُسْلِمُوْنَ یَ" اور حالت نصب وجر میں "مُسْلِمِیْنَ یَ" تھا۔ مُسْلِمُوْنَ یَ میں ،نون، اضافت کی وجہ سے گرا، مُسْلِمُوْیَ ہوگیا، اب واؤ اور یا جمع ہوئے ان میں پہلا ساکن تھا، قاعدۂ مشہور کے مطابق واؤ یا سے بدل گیا پھر پہلی یا کا دوسری یا میں ادغام کردیا، اور یا کی مناسبت سے میم کا ضمہ کسرہ سے بدل گیا، مُسْلِمِیَّ ہوگیا، اور مُسْلِمِیْنَ یَ میں بھی نون اضافت کی وجہ سے گرا، تو مُسْلِمِیْ یَ ہوا پھر صرف یا کا یا میں ادغام کرنے سے مُسْلِمِیَّ ہوگیا۔

ھدایت: مُسْلِمِیَّ میں پہلی یا حالت رفع میں واؤ سے بدلی ہوئی ہے لہٰذا اس کا رفع واو تقدیری ہوا اور حالت نصب وجر میں یا، پہلے سے ہے لہٰذا ان دونوں حالتوں کا اعراب لفظی یا سے ہے۔

☆تمرینات☆

(۱) مندرجہ ذیل جملوں کا ترجمہ اور ترکیب کرو، نیز ہر اسم متمکن کے بارے میں بتائیے کہ وہ اسم متمکن کی کون سی قسم ہے اور کس حالت میں ہے اور اس قسم کا اعراب کیا ہے؟

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ ، مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ ،

لَا تَبْدِيْلَ لِكَلِمَاتِ اللّٰهِ، لَا اِكْرَاهَ فِي الدِّيْنِ ،

لَا رَجُلٌ اَفْضَلَ مِنْكَ، مَا بَكْرٌ قَائِمًا،

هٰذَا الدَّلْوُ لِبَكْرٍ، رَأَيْتُ ظَبْيًا جَمِيْلًا،

وَصَلْتُ الْمَدْرَسَةَ بِالْمَشْيِ عَلَى الْاَقْدَامِ ، خَرَجْتُ نَحْوَ الْبُسْتَانِ ،

لَاتَقْتُلُوْا اَوْلَادَكُمْ خَشْيَةَ اِمْلَاقٍ، وَلَّوْا عَلٰى اَدْبَارِهِمْ ،

عَنَتِ الْوُجُوْهُ لِلْحَيِّ الْقَيُّوْمِ ، يَسْئَلُوْنَكَ عَنِ الْجِبَالِ،

جَاءَ تْ رُسُلُنَا اِبْرَاهِيْمَ بِالْبُشْرٰى، لِلّٰهِ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ

اِسْمُهٗ اَحْمَدُ ، اَلَيْسَ لِيْ مُلْكُ مِصْرَ ،

صَلَّيْتُ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ ، رَأَيْتُ عُمَرَ حَزِيْنًا،

رَوٰى اَبُوْ هُرَيْرَةَ، اِنَّ اَخَاكَ غَبِيٌّ ،

رُوِيَ عَنْ اَبِيْ بَكْرٍ ، اَرْسَلَ اَخُوْ زَيْدٍ حَمَاكَ اِلٰى ذِيْ عِلْمٍ

اِنَّ هٰذَيْنِ الرَّجُلَيْنِ مُؤْمِنَانِ، قَتَلَ الْوَلَدَانِ كِلَاهُمَا اَبَاجَهْلٍ ،

ذَهَبْتُمَا كِلْتَاكُمَا، لَيْتَ الرَّجُلَيْنِ كِلَيْهِمَا صَادِقَانِ ،

سَلَّمْتُ عَلٰى كِلَيْهِمَا ، قَرَأَ اِثْنَانِ مِنَ الطَّلَبَةِ ،

قَرَأْتُ اِثْنَيْنِ مِنَ الْاَوْرَاقِ، مَرَرْتُ بِاِثْنَيْنِ مِنَ الْبِلَادِ ،

سَعَوْ فِيْ اٰيَاتِنَا مُعَاجِزِيْنَ ، وُعِدَ الْمُتَّقُوْنَ الْجَنَّةَ ،

اَرْسَلْنَا قَبْلَكَ مِنَ الْمُرْسَلِيْنَ ، اَنْتُمْ صَامِتُوْنَ،

كُنْتُمْ صَادِقِيْنَ ، لِاَبِيْ ثَلٰثُوْنَ سَيَّارَةً،

مَازُرْتُکَ مِنْ اَرْبَعِیْنَ یَوْمًا، | بَنیَ الْمَلِکُ خَمْسِیْنَ عُمُوْدًا فِی قَصْرِہٖ
اُولٰئِکَ اُوْلُوْا الْاَلْبَابِ ، | اِنَّ اُوْلِی الْاِیْمَانِ فَائِزُوْنَ ،
زُرْتُ عِشْرِیْنَ مِنْ اُوْلِی الْعِلْمِ ، | اِسْتَسْقٰی مُوْسٰی لِقَوْمِہٖ،
جَعَلَ اللّٰہُ عِیْسٰی نَبِیًّا، | اَرْسَلْنَا مُوْسٰی وَ ھَارُوْنَ اِلٰی فِرْعَوْنَ
اَلنَّصَارٰی اخْتَلَفُوْا فِی عِیْسٰی، | ضَرَبَ وَلَدِیْ غُلَامِیْ بِخَشْبَتِیْ
اَذْھَبَ الْمُصَلّی الْجَانِیَ اِلیٰ الْقَاضِیْ ، | قَرَأَ اَخِیْ کِتَابِیْ عَلٰی اُسْتَاذِیْ ،
ذَھَبَ بَنِیَّ اِلیٰ دَاعٍ، | رَأَیْتُ مُسْلِمِیَّ جَالِسِیْنَ،
اَخَذْتُ عَلٰی بَنِیَّ. | قَرَأَ الْوَلَدَانِ الْکِتَابَیْنِ فِی السَّنَتَیْنِ
اَلْوَالِدَاتُ یُرْضِعْنَ اَوْلَادَھُنَّ حَوْلَیْنِ کَامِلَیْنِ،

....

☆سبق نمبر ۱۴☆

اعرابِ فعل کا بیان

☆فعل کے اعراب تین ہیں☆

(۱) رفع (۲) نصب (۳) جزم

رفع: ضمہ اور نون سے ہوتا ہے۔

نصب: فتحہ اور حذف نون سے ہوتا ہے۔

جزم: سکون، حذف نون اور حذف لام کلمہ سے ہوتا ہے۔

ھدایت : خیال رہے کہ افعال میں صرف فعل مضارع پر اعراب آتا ہے جبکہ وہ نون تاکید اور نون جمع مؤنث سے خالی ہو، باقی سارے افعال مبنی ہیں،

ھدایت: فعل مضارع پر جب کوئی ناصب (نصب دینے والا کلمہ) داخل ہو تو منصوب ہوگا، جب کوئی جازم (جزم دینے والا کلمہ) آئے تو مجزوم ہوگا۔ اور جب ناصب وجازم دونوں سے خالی ہو تو مرفوع ہوگا۔

☆فعل مضارع کی وجوہ اعراب کے اعتبار سے چار قسمیں ھیں ☆

اوّل : فعل مضارع صحیح جو ضمیر بارز مرفوع متصل سے خالی ہو جیسے یَضْرِبُ تَضْرِبُ تَضْرِبُ اَضْرِبُ نَضْرِبُ۔

اس کا رفع ضمہ سے نصب فتحہ سے اور جزم سکون سے ہوگا جیسے هُوَ يَضْرِبُ، لَنْ يَضْرِبَ، لَمْ يَضْرِبْ ۔

دوم: فعل مضارع معتل واوی اور معتل یائی جو کہ ضمیر بارز مرفوع متصل سے خالی ہو، معتل واوی جیسے يَغْزُوْ تَغْزُوْ تَغْزُوْ اَغْزُوْ نَغْزُوْ معتل یائی جیسے يَرْمِيْ تَرْمِيْ تَرْمِيْ اَرْمِيْ نَرْمِيْ ۔

اسکا رفع تقدیری ضمہ سے نصب لفظی فتحہ سے اور جزم حذف لام سے ہوگا، جیسے هُوَ يَغْزُوْ لَنْ يَّغْزُوَ لَمْ يَغْزُ هُوَيَرْمِيْ لَنْ يَرْمِيَ لَمْ يَرْمِ ۔

سوم : فعل مضارع معتل الفی جو ضمیر بارز مرفوع متصل سے خالی ہو، جیسے يَرْضٰى ، تَرْضٰى ، تَرْضٰى اَرْضٰى ، نَرْضٰى ۔

اس کا رفع تقدیری ضمہ سے ، نصب تقدیری فتحہ سے اور جزم حذف لام سے ہوگا، جیسے هُوَ يَرْضٰى ، لَنْ يَرْضٰى ، لَمْ يَرْضَ۔

چھارم: فعل مضارع صحیح اور معتل جو ضمیر بارز مرفوع متصل کے ساتھ ہو، صحیح جیسے یَضْرِبَانِ تَضْرِبَانِ تَضْرِبَانِ تَضْرِبَانِ یَضْرِبُوْنَ تَضْرِبُوْنَ، تَضْرِبِیْنَ، معتل واوی جیسے یَغْزُوَانِ تَغْزُوَانِ تَغْزُوَانِ تَغْزُوَانِ یَغْزُوْنَ تَغْزُوْنَ تَغْزِیْنَ۔ معتل یائی جیسے یَرْمِیَانِ تَرْمِیَانِ تَرْمِیَانِ تَرْمِیَانِ یَرْمُوْنَ تَرْمُوْنَ تَرْمِیْنَ۔ معتل الفی جیسے یَرْضَیَانِ تَرْضَیَانِ تَرْضَیَانِ تَرْضَیَانِ یَرْضَوْنَ تَرْضَوْنَ تَرْضَیْنَ،

اس کا رفع نون سے اور نصب و جزم حذف نون سے ہوگا جیسے هُمَا یَضْرِبَانِ لَنْ یَضْرِبَا لَمْ یَضْرِبَا هُمَا یَغْزُوَانِ لَنْ یَغْزُوَا لَمْ یَغْزُوَا، هُمَا یَرْمِیَان لَنْ یَرْمِیَا لَمْ یَرْمِیَا هُمَا یَرْضَیَانِ لَنْ یَرْضَیَا لَمْ یَرْضَیَا۔

هدایت: فعل مضارع کے پانچ صیغے ضمیر بارز مرفوع متصل سے خالی ہوتے ہیں، اور ان میں ضمیر مرفوع متصل مستتر یعنی پوشیدہ ہوتی ہے اور وہ صیغے یہ ہیں واحد مذکر غائب، واحد مؤنث غائب، واحد مذکر حاضر، واحد متکلم، متکلم مع الغیر۔ واحد مذکر غائب میں هُوَ واحد مؤنث غائب میں هِیَ واحد مذکر حاضر میں اَنْتَ واحد متکلم میں اَنَا اور متکلم مع الغیر میں نَحْنُ کشیدہ ہوتی ہے۔ اور سات صیغوں میں ضمیر مرفوع متصل بارز یعنی ظاہر ہوتی ہے اور وہ سات صیغے یہ ہیں چاروں تثنیہ، دو جمع مذکر غائب اور حاضر، اور ایک واحد مؤنث حاضر چاروں تثنیہ میں الف، جمع مذکر غائب اور جمع مذکر حاضر میں واؤ اور واحد مؤنث حاضر میں 'یاء' ضمیر بارز ہے۔

تنبیه: فعل مضارع کے دو صیغوں یعنی جمع مؤنث غائب جیسے یَضْرِبْنَ اور جمع مؤنث حاضر جیسے تَضْرِبْنَ میں "نون" ضمیر مرفوع متصل ہے، مگر یہ دونوں صیغے

مبنی ہیں اس لئے اعراب کے بیان میں ان کا ذکر نہیں۔

☆تمرینات☆

مندرجہ ذیل جملوں کا ترجمہ اور ترکیب کرو اور ہر فعل مضارع کی حالت بتاؤ نیز ہر فعل مضارع کے بارے میں بتاؤ کہ وہ چاروں قسموں میں سے کون سی قسم ہے؟ اور اس قسم کا اعراب کیا ہے؟۔

زَیْدٌ یَسْکُنُ الْقَرْیَةَ ، اَنْتَ تَنْصُرُ الْمَسَاکِیْنَ ،
هٰذِهِ الْمَرْأَةُ تَطْبَخُ طَعَامًا لَذِیْذًا ، لَا اَکْتُبُ بَعْدَ الْعَصْرِ ،
نُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَ رَسُوْلِهٖ ، لَنْ یَضْرِبَ بَکْرٌ اَخَاهُ ،
رَضِیْتُ اَنْ تَجْلِسَ هٰهُنَا ، اَسْلَمْتُ کَیْ اَدْخُلَ الْجَنَّةَ ،
نُحِبُّ اَنْ نَزُوْرَکُمْ اِذَنْ نُکْرِمَکُمْ ، لَنْ تَخْرُجَ بِنْتِی اِلَی السُّوْقِ ،
لَمْ یَسْمَعْ زَیْدٌ کَلَامِیْ ، لَمَّا تُفْتَحْ بَوَّابَةٌ ،
لَا تَقْعُدْ بَعْدَ الذِّکْرٰی ، لِاَقْتُلْ هٰذَا الْکَافِرَ ،
اَللّٰهُ یَدْعُوْ اِلٰی دَارِ السَّلَامِ ، هٰذِهِ الْعَفِیْفَةُ تَدْعُوْ اِلٰی الْخَیْرِ ،
اَنْتَ تَغْزُوْ فِی الْمَیْدَانِ ، اَتْلُوْ بَعْدَ الْفَجْرِ ،
نَرْجُوْ رَحْمَةَ اللّٰهِ ، لَنْ یَّدْعُوَ الْکَافِرُ اِلَی الْخَیْرِ ،
هُوَ الَّذِیْ یُصَلِّیْ عَلَیْکُمْ ، تُخْفِیْ فِیْ نَفْسِکَ ،
لَنْ نَعْصِیَ اللّٰهَ ، اُرِیْدُ اَنْ تَقْضِیَ بَیْنَ الْخَصْمَیْنِ ،
لَمْ یَهْدِنِی زَیْدٌ اِلَی الطَّرِیْقِ ، تَرَی الْفُلْکَ تَجْرِیْ فِی الْبَحْرِ ،

نَخشٰی عَذَابَ اللّٰہِ ، اَلْیَوْمَ تُجْزیٰ کُلُّ نَفْسٍ بِمَا کَسَبَتْ

مَنْ یَّہْدِ اللّٰہُ فَھُوَ الْمُھْتَدِیْ ، لَنْ تَرْضٰی عَنْکَ الْیَھُوْدُ وَلَا النَّصَارٰی

لَمْ یَبْقَ شَیْءٌ فِی الدَّارِ ، لَمَّا یَقْوَ زَیْدٌ عَلَی الْعَمَلِ ،

اِنْ نَلْقَ الْعَالِمَ نُکْرِمْہُ ، یَحْکُمَانِ فِی الْحَرْثِ ،

یُحَلَّوْنَ فِیْھَا مِنْ اَسَاوِرَ ، اَلْکُفَّارُ یَعْمَھُوْنَ فِیْ طُغْیَانِھِمْ ،

لَیْسَ الْبِرَّ اَنْ تُوَلُّوْا وُجُوْھَکُمْ ، لَنْ تَضْرِبَ ھٰذَیْنِ الْوَلَدَیْنِ ،

اَلَمْ یَرَوْا اَنَّہٗ لَا یُکَلِّمُھُمْ ، لَمَّا تَقْدِرُوْا عَلَی الْخِیَاطَۃِ ،

اِنْ تَدْخُلْ ھٰذَا الْبَیْتَ نَضْرِبْکَ ضَرْبًا شَدِیْدًا ،

مَنْ یَّعْصِ اللّٰہَ وَ رَسُوْلَہٗ فَقَدْ ضَلَّ ضَلَالًا مُّبِیْنًا ،

اَوَلَمْ یَکْفِ بِرَبِّکَ اَنَّہٗ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ شَھِیْدٌ ،

....

☆سبق نمبر ۱۵☆

﴿ عامل کا بیان ﴾

عامل: وہ شی ء ہے جس کے سبب معرب کے آخر میں مخصوص اثر ظاہر ہو جیسے جاءَ زَیْدٌ میں جاءَ عامل ہے کہ اس کی وجہ سے زَیْدٌ کے آخر میں ضمہ آ گیا۔

☆عامل کی دو قسمیں ہیں☆

(۱) عامل لفظی (۲) عامل معنوی۔

☆عامل لفظی کی تین قسمیں ہیں☆

(۱)حروف عاملہ (۲) افعال عاملہ (۳) اسماء عاملہ۔

☆عامل معنوی دو چیزیں ہیں☆

(۱)ابتداء(۲)فعل مضارع کا ناصب وجازم سے خالی ہونا۔

ھدایت : کل عوامل سو ہیں اٹھانوے لفظی اور دو معنوی، لفظی عوامل یعنی حروف عاملہ، افعال عاملہ اور اسماء عاملہ میں سات قیاسی ہیں جن کے لئے کوئی قاعدہ کلیہ بیان کیا گیا ہے اور اکیانوے سماعی ہیں جو اہل عرب سے سن کر جانے گئے جیسے سترہ حروف جارہ۔ تفصیل شرح مأۃ عامل میں ہے۔

....

☆سبق نمبر۱۶☆

﴿حروف عاملہ﴾

☆حروف عاملہ کی سات قسمیں ھیں☆

(۱)حروف جارہ ، (۲) حروف مشبہ بالفعل ، (۳)ماولا مشابہ بلیس (۴) لاءنفی جنس ، (۵)حروف ندا، (۶)نواصب مضارع، (۷)جوازم مضارع،

نواصب مضارع اور جوازم مضارع فعل میں عمل کرتے ہیں اور باقی پانچوں قسموں کے حروف اسم میں عامل ہوتے ہیں،

☆حروف جارہ سترہ ھیں☆

بَا ، تَا ، کَافْ ، لَامْ ، وَاوْ ، مُنْذُ ، مُذْ، خَلَا، رُبَّ، حَاشَا ،مِنْ، عَدَا، فِی، عَنْ، عَلیٰ، حَتّٰی ، اِلٰی

یہ حروف اسم پر جر کرتے ہیں جیسے لِلّٰہِ۔

☆حروف مشبہ بالفعل چھ ہیں☆

اِنَّ، اَنَّ، کَاَنَّ، لٰکِنَّ ، لَیْتَ ،لَعَلَّ

یہ حروف، جملہ اسمیہ یعنی مبتدا اور خبر پر داخل ہوتے ہیں اور ان کے داخل ہونے کے بعد مبتدا کو حرف مشبہ کا اسم اور خبر کو حرف مشبہ کی خبر کہا جائے گا یہ حروف اپنے اسم کو منصوب اور خبر کو مرفوع کرتے ہیں جیسے اِنَّ زَیدًا قَائِمٌ۔

ھدایت: اِنَّ ،اَنَّ تحقیق کے لئے ہیں جیسے اِنَّكَ عَالِمٌ (بے شک تو عالم ہے) کَاَنَّ تشبیہ کے لئے ہے جیسے کَاَنَّ بَکْرًا قَارِئٌ (گویا کہ بکر قاری ہے) یعنی قاری کی طرح ہے ۔لٰکِنَّ استدراک۔یعنی گزشتہ کلام سے پیدا ہونے والے وہم کو دور کرنے کے لئے ہے، جیسے ذَھَبَ زَیْدٌ لٰکِنَّ عَمْرًا حَاضِرٌ (زید گیا لیکن عمرو حاضر ہے) زید کے جانے سے یہ وہم ہوا کہ اس کا دوست عمرو بھی گیا ہو ، لٰکِنَّ کے ذریعہ یہ وہم دور کر دیا گیا۔لیت تمنی کے لئے ہے جیسے لَیْتَ الشَّبَابَ یَعُوْدُ (کاشکہ جوانی لوٹ آتی) اور لَعَلَّ ترجی یعنی کسی بات کی امید ظاہر کرنے کے لئے ہے جیسے لَعَلَّكَ مُؤْمِنٌ (شاید تو مومن ہے)

☆ما و لا مشابہ بلیس☆

اپنے اسم کو رفع اور اپنی خبر کو نصب کرتے ہیں، جیسے مَا زَیْدٌ قَائِمًا ،لَا رَجُلٌ اَفْضَلَ مِنْكَ۔

یہ دونوں، دو طرح، لَیْسَ کے مشابہ ہیں اول یہ کہ لَیْسَ کی طرح ان دونوں میں نفی کا معنیٰ ہے، دوم یہ کہ مبتدأ و خبر پر داخل ہوتے ہیں جیسا کہ لَیْسَ داخل ہوتا ہے اسی لئے مَا اور لَا لَیْسَ کی طرح عمل یعنی اسم کو رفع اور خبر کو نصب کرتے ہیں۔

☆ لائے نفی جنس ☆

یہ ''لَا'' بھی مبتدأ اور خبر پر داخل ہوتا ہے، مبتدأ کو اسم لَا اور خبر کو خبرِ لَا کہا جائیگا، اس کو لائے نفی جنس اس لئے کہتے ہیں کہ یہ جنس اسم سے خبر کی نفی کر دیتا ہے۔

لائے نفی جنس اپنی خبر کو ہمیشہ مرفوع کرتا ہے اور اسکے اسم کی چار صورتیں ہیں۔

(۱) لَا، کا اسم نکرہ ہو اور مضاف یا مشابہ مضاف ہو تو منصوب ہوگا جیسے لَا غُلَامَ رَجُلٍ ظَرِیْفٌ فِی الدَّارِ، لَا عِشْرِیْنَ دِرْهَمًا مَوْجُوْدٌ۔

(۲) لَا، کا اسم نکرہ ہو اور مفرد ہو یعنی مضاف یا مشابہ مضاف نہ ہو تو علامت نصب پر مبنی ہوگا، جیسے لَا رَجُلَ فِی الدَّارِ، لَا رَجُلَیْنِ قَائِمَانِ،

(۳) لَا، کا اسم معرفہ ہو تو دوسرے معرفہ کے ساتھ، لَا کو مکرر کرنا لازم ہوگا، اس صورت میں لَا، مُلْغٰی ہو جائے گا، یعنی عمل نہیں کریگا اور لا کا اسم ابتدأ کے سبب مرفوع ہوگا جیسے لَا زَیْدٌ عِنْدِیْ وَلَا عَمْرٌو۔

(۴) لَا، کا اسم نکرہ اور مفرد ہو اور لَا دوسرے نکرۂ مفردہ کے ساتھ مکرر ہو جیسے لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ تو اس میں پانچ طریقے جائز ہیں۔

(۱) لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ، ہر ایک لَا نفی جنس کیلئے اور دونوں نکرے مبنی بر فتح۔

(۲) لَا حَوْلٌ وَلَا قُوَّةٌ اِلَّا باللهِ پہلا لا نفی جنس کیلئے ہے اور عمل نہیں کر رہا

ہے اور دوسرا لَا زائدہ تاکید نفی کیلئے، دونوں نکرے مرفوع بابتداء ہیں

(۳) لَاحَـوْلَ وَلَا قُـوَّـةٌ اِلَّا بِـاللّٰـهِ، پہلا لَا نفی جنس کے لئے، دوسرا لَا زائدہ تاکید نفی کیلئے، اور پہلا نکرہ مبنی بر فتح اور دوسرا نکرہ مرفوع کیونکہ اسکا عطف نکرہ کے محل بعید پر ہے اور وہ محل بعید کے اعتبار سے مرفوع بسبب ابتداء ہے۔

(۴) لَا حَـوْلٌ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ، پہلا لا مشابہ بلیس اس کا اسم مرفوع، دوسرا لَا نفی جنس کے لئے اس کا اسم مبنی بر فتح۔

(۵) لَا حَـوْلَ وَلَا قُوَّةً اِلَّا بِاللّٰهِ، پہلا لَا نفی جنس کیلئے، دوسرا، زائدہ تاکید نفی کیلئے ہے اور پہلا نکرہ مبنی بر فتح، اور دوسرا نکرہ منصوب مع تنوین اس کا عطف پہلے نکرہ کے محل قریب پر ہے اور وہ محلا منصوب ہے۔

☆حروف ندا پانچ ہیں☆

یَا، اَیَا، هَیَا، اَیْ اور ہمزۂ مفتوحہ یعنی أَ

اَیْ اور ہمزہ قریب کی نداء کے لئے ہیں، اَیَا اور هَیَا دور کے لئے ہیں اور یَا دور و نزدیک دونوں کیلئے ہے۔

☆منادیٰ جس پر حرف ندا داخل ہوتاہے اس کی چار قسمیں ہیں☆

اول : وہ منادیٰ جو مضاف ہو جیسے یَا عَبْدَ اللّٰهِ۔

دوم : وہ منادیٰ جو مشابہ مضاف ہو جیسے یَا طَالِعًا جَبَلًا (اے پہاڑ پر چڑھنے والے)۔

سوم : وہ منادیٰ جو نکرۂ غیر معین ہو یعنی ایسا نکرہ ہو جو نداء کے بعد بھی معرفہ نہ ہو جیسے اندھا کہے یَا رَجُلًا خُذْ بِیَدِیْ (اے کوئی مرد میرا ہاتھ پکڑ لے)

چھارم : وہ منادیٰ جو مفرد معرفہ ہو یعنی نہ مضاف ہو نہ مشابہ مضاف اور اس سے فرد معین مراد ہو جیسے یَا زَیْدُ۔

پہلی تینوں قسموں کے منادیٰ میں حرف نداء نصب کرتا ہے اور چوتھی قسم کا منادیٰ علامت رفع پر مبنی ہوگا۔

مشابہ مضاف : وہ اسم ہے جو اپنا پورا معنیٰ ظاہر کرنے میں دوسرے اسم کا محتاج ہو جیسے طَالِعٌ ، عِشْرُوْنَ۔

☆نواصب مضارع یعنی فعل مضارع پر نصب کرنے والے حروف چار ھیں☆

أَنْ ، لَنْ ، کَیْ ، اِذَنْ

"أَنْ" فعل مضارع کے ساتھ مل کر مصدر کے معنیٰ میں ہو جاتا ہے اسی وجہ سے اس کو أَنْ مصدریہ کہتے ہیں۔ جیسے اُرِیْدُ اَنْ تَقُوْمَ ، اُرِیْدُ قِیَامَكَ کے معنیٰ میں ہے یعنی "میں تیرے کھڑے ہونے کا ارادہ کرتا ہوں"۔

"لَنْ" نفی تاکید کے لئے آتا ہے جیسے لن یَخْرُجَ زَیْدٌ (زید ہرگز نہیں نکلے گا)۔

"کی" یہ ظاہر کرتا ہے کہ اس کا ماقبل مابعد کے لئے سبب ہے جیسے اَسْلَمْتُ کَیْ اَدْخُلَ الْجَنَّةَ (میں اسلام لایا تاکہ جنت میں داخل ہو جاؤں)۔

"اِذَنْ" کسی بات کے جواب میں استعمال ہوتا ہے جیسے کوئی کہے اٰتِیْكَ غَداً (میں کل تیرے پاس آؤنگا) جواباً کہا جائے گا اِذَنْ اُکْرِمَكَ (تب میں تیری عزت کروں گا)۔

تنبیہ : چھ حروف ہیں جن کے بعد أن مقدر ہو کر فعل مضارع کو نصب کرتا ہے۔

(۱) حَتّٰی، جیسے مَرَرْتُ حَتّٰی اَدْخُلَ الْبَلَدَ (میں گزرا یہاں تک کہ شہر میں داخل ہوا۔

(۲) لام جحد، جیسے مَا کَانَ اللّٰہُ لِیُعَذِّبَھُمْ وَ اَنْتَ فِیْھِمْ (اللہ ایسا نہیں کہ ان کو عذاب دے جبکہ آپ ان میں ہیں)

لا م جحد نفی کی تاکید کے لئے ہے اور کان منفی کے بعد آتا ہے اسی لئے اس کو لا م جحد یعنی انکار کالام کہتے ہیں۔

(۳) أو، جو الیٰ یا الّا کے معنیٰ میں ہو لَاَلْزِمَنَّكَ اَوْ تُعْطِیَنِی حَقِّی (میں تجھے پکڑے رہوں گا یہاں تک کہ تو مجھے میرا حق دیدے)۔

(۴) واؤ صرف، جیسے لَا تَاْکُلِ السَّمَكَ وَتَشْرَبَ اللَّبَنَ (مچھلی کھانے کے ساتھ دودھ نہ پیو)۔

واؤ صرف وہ واؤ عاطفہ ہے جو معطوف علیہ پر آنے والی چیز کو معطوف پر آنے سے روکتا ہے۔

(۵) لام کی جیسے اَسْلَمْتُ لِاَدْخُلَ الْجَنَّةَ (میں اسلام لایا تا کہ جنت میں جاؤں)۔

(٦) فاء جو کہ امر، نہی، نفی، استفہام، تمنی اور عرض میں سے کسی ایک کے جواب میں واقع ہو، جیسے زُرْنِی فَاُکْرِمَكَ (میری زیارت کر کہ تیری تعظیم کروں) لَا تَشْتِمْنِی فَاُھِیْنَكَ (مجھے گالی نہ دے کہ تیری اہانت کروں) مَا تَاْتِیْنَا فَتُحَدِّثَنَا (آپ ہمارے پاس نہیں آتے کہ ہم سے گفتگو کریں) اَیْنَ بَیْتُكَ فَاَزُوْرَكَ (آپ کا گھر کہاں ہے کہ آپ کی زیارت کروں)۔ لَیْتَ لِی مَالًا فَاُنْفِقَ مِنْهُ (کاش کہ میرے پاس مال ہوتا تو میں اس سے خرچ کرتا، اَلَا تَنْزِلُ بِنَا فَتُصِیْبَ خَیْرًا (کیا آپ ہماری طرف نہیں اتریں گے کہ بھلائی پائیں)۔

☆ جوازم مضارع یعنی فعل مضارع پر جزم کرنے والے حروف پانچ ھیں ☆

لَمْ ،لَمَّا ،لَامِ اَمر ،لَا نَہی ،اِنْ شَرطِیَہ۔

"لَمْ اور لَمَّا" فعل مضارع کو ماضی منفی کے معنیٰ میں کردیتے ہیں جیسے لَمْ یَنْصُرْ (اس نے مدد نہیں کی) لَمَّا یَنصُرْ (اس نے اب تک مدد نہیں کی)

لَامِ اَمرْ: مضارع مجہول کے سب صیغوں میں اور مضارع معروف میں غائب و متکلم کے صیغوں میں آتا ہے اور طلب فعل کا معنیٰ پیدا کرتا ہے جیسے لِیَنْصُرْ چاہئے کہ وہ مدد کرے۔

لَا ءِ نَہی: مضارع معروف ومجہول کے سب صیغوں میں آتا ہے اور طلب ترک فعل کا معنیٰ پیدا کرتا ہے جیسے لَا تَنْصُرْ۔ تو مدد نہ کر اِنْ شَرطِیَۃ: دو جملوں پر آتا ہے اور یہ بتاتا ہے کہ دوسرا جملہ اسی وقت ثابت ہوگا جب پہلا ثابت ہوگا، پہلے جملے کو شرط اور دوسرے جملے کو جزا کہتے ہیں اور اِنْ دونوں کو جزم دے گا جیسے اِنْ تَضْرِبْ اَضْرِبْ (اگر تو مارے گا تو میں ماروں گا)۔

فائدہ: اِنْ کی شرط وجزا دونوں میں مستقبل کا معنیٰ ہوتا ہے خواہ ماضی ہی کیوں نہ ہو جیسے اِنْ ضَرَبْتَ ضَرَبْتُ (اگر تو مارے گا تو میں ماروں گا) مگر ماضی چونکہ مبنی ہے اس لئے اس پر اِنْ شَرطِیَۃ کا اثر ظاہر نہیں ہوگا اور وہ محلا مجزوم ہوگی

☆ چار صورتوں میں جزا پر فاء کا لانا واجب ھوتا ھے ☆

(۱) جزا جب جملہ اسمیہ ہو جیسے اِنْ تَأْتِنِیْ فَاَنْتَ مُکْرَمٌ۔

(۲) جزا جب فعل امر ہو جیسے اِنْ رَأَیْتَ زَیْدًا فَأَکْرِمْہُ۔

(۳) جزا جب فعل نہی ہو جیسے اِنْ اَتَاکَ عَمْرٌو فَلَا تُہِنْہُ۔

(۴) جزاجب دعا ہو جیسے اِنْ اَکْرَمْتَنِی فَجَزَاكَ اللّٰهُ خَيْرًا۔

☆تمرینات☆

(۱) مندرجہ ذیل جملوں کا ترجمہ اور ترکیب کرو اور خط کشیدہ حروف میں حرف جار، حرف مشبہ بالفعل، ماشابہ بلیس، لا مشابہ بلیس، اور لائے نفی جنس بتاؤ؟

وَاعْلَمُوْا اَنَّ اللّٰهَ شَدِيْدُ الْعِقَابِ ، اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ الْمُعْتَدِيْنَ ،

اَلْفِتْنَةُ أَشَدُّ مِنَ الْقَتْلِ ، وَلَا تَاْكُلُوْا أَمْوَالَكُمْ بَيْنَكُمْ بِالْبَاطِلِ ،

يَسْئَلُوْنَكَ عَنِ الْاَهِلَّةِ ، وَلَا تُلْقُوْا بِأَيْدِيْكُمْ اِلَى التَّهْلُكَةِ ،

اُولٰئِكَ عَلٰى هُدًى مِّنْ رَّبِّهِمْ ، وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُوْنَ ،

لَعَلَّ اللّٰهَ يُحْدِثُ بَعْدَ ذَالِكَ اَمْرًا ، لَا اِكْرَاهَ فِي الدِّيْنِ ،

مَا زَيْدٌ قَائِمًا ، لَا تَبْدِيْلَ لِكَلِمَاتِ اللّٰهِ ،

لَا رَجُلٌ اَفْضَلَ مِنْكَ ، لَيْتَ الشَّبَابَ يَعُوْدُ ،

كَاَنَّ بَكْرًا قَارِئٌ ،

(۲) مندرجہ ذیل جملوں کا ترجمہ اور ترکیب کرو اور منادیٰ کے اقسام کا تعین کرو۔

يَا ذَاهِبًا بَيْتًا ، يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اُنْظُرْ حَالَنَا ،

وَاتَّقُوْنِ يَا اُوْلِي الْاَلْبَابِ ، يَا زَيْدُ اِسْمَعْ كَلَامِيْ ،

يَا رَجُلًا خُذْ بِيَدِيْ ، نَعْبُدُكَ يَا اَللّٰهُ ،

(۳) مندرجہ ذیل جملوں کا ترجمہ اور ترکیب کرو اور خط کشیدہ حروف میں ناصب مضارع اور جازم مضارع بیان کرو۔

اَلَمْ یَأْنِ لِلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا اَنْ تَخْشَعَ قُلُوْبُھُمْ لِذِکْرِ اللّٰہِ ،

لَمْ یَأْتِ نَظِیْرُکَ فِیْ نَظْرٍ ، لَمَّا یَدْخُلِ الْاِیْمَانُ فِیْ قُلُوْبِھِمْ ،

لَنْ نَّشْرَبَ الْخَمْرَ اَبَداً ، لِیَبْکِ یَزِیْدُ ،

لَا تَقْرَبُوْا الزِّنَا ، لَا تَقُلْ لَّھُمَا اُفٍّ ،

لِیَنْصُرِ الْمُسْلِمُ اَخَاہُ ، اِنْ تَنْصُرِ الْمَسَاکِیْنَ یَنْصُرْکَ اللّٰہُ ،

اِنْ تَضْرِبْ تُضْرَبْ ، اَسْلَمْتُ کَیْ اَدْخُلَ الْجَنَّۃَ ،

اِذَنْ یَسْمَعُوْا قَوْلَکُمْ ، لَنْ تَذْھَبَا اِلٰی بَمْبِئِیْ ،

اِقْرَأُوْ الْقُرْاٰنَ کَیْ تَسْتَحِقُّوْا الْاَجْرَ ،

....

☆سبق نمبر ۱۷☆

﴿افعال عاملہ﴾

”ہر فعل عمل کرتا ہے اور کوئی فعل غیر عامل نہیں،“

☆ فاعل کے اعتبار سے فعل کی دو قسمیں ہیں☆

(۱) فعل معروف (۲) فعل مجہول۔

فعل معروف : وہ فعل ہے جس کی نسبت فاعل کی طرف ہو جیسے ضَرَبَ زَیْدٌ میں ضَرَبَ.

فعل معروف اگر لازم ہو تو فاعل کو رفع دے گا اور چھ اسموں یعنی مفعول مطلق ،

مفعول فیہ، مفعول معہ، مفعول لہ، حال اور تمیز کو نصب کرے گا اور اگر فعل معروف، متعدی ہو تو فاعل کو رفع کرنے اور مذکورہ چھ اسموں کو نصب کرنے کے ساتھ مفعول بہ کو بھی نصب کرے گا تو وہ سات اسموں کو نصب کرتا ہے کیونکہ فعل متعدی، مفعول بہ کو بھی چاہتا ہے اور فعل لازم، فاعل پر پورا ہو جاتا ہے مفعول بہ کو نہیں چاہتا۔

فعل مجہول: وہ فعل ہے جس کی نسبت فاعل کی طرف نہ ہو جیسے ضُرِبَ زَیْدٌ میں ضُرِبَ"

فعل مجہول بجائے فاعل کے مفعول کو رفع دیگا، جس کو نائب فاعل کہتے ہیں اور باقی سات اسموں کو یہ بھی نصب دیگا

ہدایت: فعل مجہول کو فعل ما لم یسم فاعلہ اور اس کا مفعول جس کو یہ رفع کرے مفعول ما لم یسم فاعلہ اور نائب فاعل کہا جاتا ہے۔ جیسے ضُرِبَ زَیْدٌ میں ضُرِبَ فعل ما لم یسم فاعلہ اور زَیْدٌ نائب فاعل ہے۔

☆تمرینات☆

مندرجہ ذیل جملوں کا ترجمہ اور ترکیب کرکے فعل معروف اور انکے فاعل نیز فعل مجہول اور انکے نائب فاعل بتاؤ!۔

لَقَدْ اَرْسَلْنَا اِلٰی ثَمُودَ اَخَاهُمْ صَالِحًا ، اِذْهَبْ بِكِتَابِیْ هٰذَا،

وَاُوْتِیْنَا الْعِلْمَ مِنْ قَبْلِهَا ، لَا یُخْلِفُ اللّٰهُ وَعْدَهٗ،

اَسْقِطْ عَلَیْنَا كِسَفًا مِّنَ السَّمَاءِ تَتَجَافٰی جُنُوْبُهُمْ عَنِ الْمَضَاجِعِ ،

بُنِیَ الْاِسْلَامُ عَلٰی خَمْسٍ ، خَلَقَ اللّٰهُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ ،

قُتِلَ سَبْعُوْنَ مُشْرِكًا فِي بَدْرٍ وَاُسِرَ سَبْعُوْنَ ،

نُهِيَ الْمُؤْمِنُوْنَ عَنْ شُرْبِ الْخَمْرِ ،

حُرِّمَ لَحْمُ الْخِنْزِيْرِ عَلٰى اَهْلِ الْاِسْلَامِ ،

اِذَا قُضِيَتِ الصَّلٰوةُ فَانْتَشِرُوْا فِي الْاَرْضِ ،

....

☆سبق نمبر ۱۸☆

﴿فعل کے معمولات﴾

فاعل: وہ اسم ہے جس سے پہلے ایسا فعل معروف ہو جو اس اسم کی طرف بطور قیام مسند ہو جیسے ضَرَبَ زَيْدٌ میں زَيْدٌ۔

"فاعل کو فعل معروف رفع دیتا ہے"

نائب فاعل: وہ اسم ہے جس سے پہلے ایسا فعل مجہول ہو جو اس اسم کی طرف بطور وقوع مسند ہو جیسے ضُرِبَ زَيْدٌ میں زَيْدٌ۔

"نائب فاعل کو فعل مجہول رفع دیتا ہے"

مفعول مطلق: وہ مصدر ہے جو ایسے فعل کے بعد ہو جو اس مصدر کے معنیٰ میں ہو جیسے ضَرَبْتُ ضَرْبًا میں ضَرْبًا۔ اور قُمْتُ قِيَامًا میں قِيَامًا۔

مفعول بہ: وہ اسم ہے جس پر فاعل کا فعل واقع ہو جیسے ضَرَبَ زَيْدٌ عَمْرًا میں عَمْرًا۔

مفعول فیہ: وہ اسم ہے جس میں فاعل کا فعل واقع ہو۔ مفعول فیہ اگر زمان کا اسم ہو تو اس کو ظرف زمان کہتے ہیں۔ جیسے صُمْتُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ میں يَوْمَ اور اگر مکان کا اسم ہو تو ظرف مکان کہتے ہیں جیسے جَلَسْتُ عِنْدَكَ میں عِنْدَ۔

مفعول معہ: وہ اسم ہے جو ایسے واؤ کے بعد ہو جو مَعَ کے معنی میں ہو جیسے ذَهَبْتُ وَ زَيْدًا (میں زید کے ساتھ گیا)۔

مفعول لہ: وہ اسم ہے جو فعل مذکور کا سبب ہو جیسے قُمْتُ اِكْرَامًا میں اِكْرَامًا۔

حال: وہ اسم نکرہ ہے جو فاعل یا مفعول بہ یا دونوں کی حالت بتائے، جیسے جَاءَ زَيْدٌ رَاكِبًا، میں رَاكِبًا، اور ضَرَبْتُ زَيْدًا مَشْدُوْدًا میں مَشْدُوْدًا۔ اور لَقِيَ زَيْدٌ بَكْرًا رَاكِبَيْنَ میں رَاكِبَيْنِ۔

ذوالحال: وہ فاعل یا مفعول بہ ہے جسکی حالت بیان کی جائے جیسے مذکورہ مثالوں میں زَيْدٌ، زَيْدًا اور زيد بكرًا۔

ہدایت: (۱) حال ہمیشہ نکرہ ہوتا ہے اور ذوالحال اکثر معرفہ ہوتا ہے اور کبھی نکرہ۔ لیکن جب ذوالحال نکرہ ہو تو حال کو پہلے لانا واجب ہے جیسے جَاءَنِيْ رَاكِبًا رَجُلٌ

ہدایت: (۲) حال کبھی جملہ بھی ہوتا ہے اور جملہ نکرہ کے حکم میں ہے جیسے رَأَيْتُ الْاَمِيْرَ وَهُوَ رَاكِبٌ "۔

تمیز: وہ اسم ہے جو عدد یا وزن یا کیل یا مساحت کا یا کسی نسبت کا ابہام دور کرے جیسے: عِنْدِيْ اَحَدَ عَشَرَ دِرْهَمًا، عِنْدِيْ رِطْلٌ زَيْتًا، عِنْدِيْ قَفِيْزَانِ بُرًّا، مَا فِي السَّمَاءِ قَدْرُ رَاحَةٍ سَحَابًا، طَابَ زَيْدٌ نَفْسًا۔

تنبیہ

واضح رہے کہ مفعول مطلق، مفعول بہ، مفعول فیہ، مفعول معہٗ، مفعول لہٗ، حال، تمیز، کو نصب دینے والا، فعل ہوتا ہے، خواہ فعل معروف ہو یا مجہول، لازم ہو یا متعدی۔ البتہ تمیز میں فعل اسی وقت نصب کرے گا جب کسی فعل کی فاعل کی طرف نسبت کی گئی ہو، اور تمیز اس نسبت کا ابہام دور کرتی ہو، جیسے طَابَ زَیْدٌ نَفْساً، اور جو تمیز کلمہ کا ابہام دور کرتی ہے اس کا ناصب اسم تام یا اسم کنایہ ہوتا ہے۔

☆فاعل تین طرح کا ھوتاھے ☆

(۱) فاعل مظہر جیسے ضَرَبَ زَیْدٌ میں زَیْدٌ،

(۲) فاعل مضمر بارز جیسے ضَرَبْتُ میں تُ،

(۳) فاعل مضمر مستتر جیسے زَیْدٌ ضَرَبَ میں ضَرَبَ کا فاعل ھُوَ،

فاعل اگر مظہر ہو تو فعل ہمیشہ واحد ہوگا جیسے ضَرَبَ رَجُلٌ، ضَرَبَ رَجُلَانِ، ضَرَبَ رِجَالٌ، اور اگر فاعل ضمیر ہو تو جیسی ضمیر ہوگی ویسا ہی فعل رہے گا، جیسے اَلرَّجُلُ ضَرَبَ، اَلرَّجُلَانِ ضَرَبَا، اَلرِّجَالُ ضَرَبُوْا۔

☆ تین صورتوں میں فعل میں علامت تانیث لانا واجب ھے ☆

(۱) اسم ظاہر مؤنث حقیقی، فاعل ہو جیسے قَامَتْ ھِنْدٌ

(۲) مؤنث حقیقی کی طرف لوٹنے والی ضمیر فاعل ہو جیسے ھِنْدٌ قَامَتْ

(۳) مؤنث غیر حقیقی کی طرف لوٹنے والی ضمیر فاعل ہو، جیسے اَلشَّمْسُ طَلَعَتْ

☆دو صورتوں میں علامت تانیث لانا اور نہ لانا دونوں جائز ھے ☆

(۱) فاعل، اسم ظاہر مؤنث غیر حقیقی ہو جیسے طَلَعَ الشَّمْسُ، طَلَعَتِ الشَّمْسُ

(۲) فاعل، اسم ظاہر جمع تکسیر ہو جیسے قَالَ الرِّجَالُ اور قَالَتِ الرِّجَالُ۔

''خیال رہے کہ یہ سب احکام نائب فاعل کیلئے بھی ہیں''

☆تمرینات☆

(۱) مندرجہ ذیل جملوں کا ترجمہ اور ترکیب کرو اور فاعل، نائب فاعل، مفعول مطلق، مفعول بہٖ، مفعول فیہ، مفعول لہٗ، مفعول معہٗ، حال، ذوالحال، اور تمیز کو پہچانو نیز ہر ایک کا عامل بتاؤ!

صَنَعَ النَّجَّارُ كُرْسِيّاً. طَبَخَتِ الْمَرْأَةُ الطَّعَامَ ،

حَلَبَتِ الْبِنْتُ الْبَقَرَةَ . يَجُرُّ الْحِصَانُ الْعَرَبَةَ.

اِعْمَلُوْا الصَّالِحَاتِ . شُرِبَ اللَّبَنُ الْخَالِصُ.

اَكَلْتُ التُّفَّاحَةَ الْحُلْوَةَ . وُجِدَ مَاءُ الثَّلْجِ .

غُسِلَ اللَّوْحُ . دَخَلْتُ الْمَسْجِدَ .

دُفِنَ الْمَالُ تَحْتَ الْاَرْضِ . صَلَّيْتُ الْعِشَاءَ بَعْدَ الْأَكْلِ .

وَصَلْتُ عِنْدَكَ يَوْمَ الْخَمِيْسِ . اَرْسَلَ اللّٰهُ الْاَنْبِيَاءَ هِدَايَةً .

لاَ تَقْتُلْ غَضَباً. ضَرَبَ زَيْدٌ ضَرْبَةً.

ذَهَبْتُ وَ زَيْداً. جَاءَ الْبَرْدُ وَ الْجُبَّاتِ.

يَقْرَأُ خَالِدٌ جَاهِراً . دَخَلْتُ الْبَيْتَ حَزِيْناً.

اَنَا اَكْثَرُ مَالاً. هٰذَا الْمُؤْمِنُ كَامِلٌ اِيْمَاناً.

اَرْسَلَ اللّٰهُ نَبِيَّنَا شَاهِداً. ضَرَبَنِي اُسْتَاذِي تَأْدِيْباً ،

سَلِّمُوْا تَسْلِيْماً.

(۲) مندرجہ ذیل جملوں کا ترجمہ اور ترکیب کر کے بتاؤ کہ مذکورہ افعال میں کہاں کہاں علامت تانیث لانا واجب ہے اور کس میں صرف جائز؟

صُنِعَتِ الطَّاوِلَةُ . قُتِلَتِ الْكُفَّارُ . جَاءَ تْ زَيْنَبُ .

فَاطِمَةُ ذَهَبَتْ . اَلشَّجَرَةُ قُطِعَتْ . اَلشَّمْسُ طَلَعَتْ

قَالَتِ الرِّجَالُ .

....

☆سبق نمبر۱۹☆

﴿فعل متعدی کے اقسام﴾

☆مفعول بہٖ کے لحاظ سے فعل متعدی کی چار قسمیں ہیں☆

(۱) متعدی بیک مفعول جیسے ضَرَبَ زَيْدٌ عَمْراً۔

(۲) وہ متعدی بدو مفعول جس کے ایک مفعول پر اقتصار کرنا یعنی صرف ایک مفعول لانا بھی جائز ہو جیسے اَعْطَيْتُ زَيْداً دِرْهَماً یہاں اَعْطَيْتُ زَيْداً یا اَعْطَيْتُ دِرْهَماً بھی جائز ہے۔

(۳) وہ متعدی بدو مفعول جس کے دونوں مفعولوں کو ساتھ ساتھ لانا واجب ہو ،اور ایک پر اقتصار جائز نہیں، افعال قلوب یعنی عَلِمْتُ، ظَنَنْتُ، حَسِبْتُ، خِلْتُ ،زَعَمْتُ رَأَيْتُ ، وَجَدْتُ وغیرہ کا یہی حکم ہے جیسے عَلِمْتُ زَيْداً فَاضِلاً ، ظَنَنْتُ بَكْراً عَالِماً۔

(۴) متعدی بسہ مفعول جیسے اَعْلَمَ، اَرٰی، اَنْبَأَ، اَخْبَرَ، خَبَّرَ نَبَّأَ، حَدَّثَ جیسے اَعْلَمَ اللّٰهُ زَيْدًا عَمْرًا فَاضِلًا، (اللہ تعالیٰ نے زید کو علم دیا کہ عمرو فاضل ہے) خیال رہے کہ یہ سب مفعول بہ ہیں اور رہے باقی مفاعیل تو ہر فعل کے کئی کئی ہو سکتے ہیں خواہ لازم ہو یا متعدی۔

☆چار طرح کے مفعول، نائب فاعل نہیں بن سکتے☆

(۱) باب عَلِمْتُ کا مفعول بہ دوم (۲) باب اَعْلَمْتُ کا مفعول بہ سوم

(۳) مفعول لہٗ (۴) مفعول معہٗ

ان کے علاوہ مفاعیل یعنی متعدی بیک مفعول کا مفعول بہ، باب اَعْطَيْتُ کا مفعول بہ اول اور دوم، باب عَلِمْتُ کا مفعول بہ اول، باب اَعْلَمْتُ کا مفعول بہ اول اور دوم، مفعول مطلق، اور مفعول فیہ سب نائب فاعل بن سکتے ہیں۔

ہدایت : باب اَعْطَيْتُ کے دونوں مفعول بہ میں پہلے کو نائب بنانا زیادہ بہتر ہے اگرچہ دوسرے کو بھی بنایا جا سکتا ہے، مثلاً اُعْطِيَ زَيْدٌ دِرْهَمًا، اور اُعْطِيَ زَيْدًا دِرْهَمٌ دونوں طرح جائز ہے مگر پہلا بہتر ہے۔

☆تمرینات☆

مندرجہ ذیل جملوں کا ترجمہ اور ترکیب کرو، نیز فعل متعدی کے اقسام پہچانو!

غَسَلْتُ ثَوْبِيْ بِالصَّابُوْنِ،	بَسْمَلَ عَمْرٌو قَبْلَ الْاَكْلِ،
كَسَوْتُ وَلَدِيْ جُبَّةً،	سَلَبْتُ بَكْرًا ثَوْبَهٗ،
اَعْطَيْتُ حَامِدًا قَمِيْصِيْ،	عَلِمْتُ زَيْدًا فَاضِلًا،

ظَنَنتُ بَکْرًا قَارِیاً، حَسِبْتُ الْجَاهِلَ عَالِماً ،

اَخْبَرَ الرَّجُلُ وَلَدَه' زَیْداً صَادِقًا، اَعْلَمَ اللّٰهُ زَیْداً عَمْراً فَاضِلاً.

خَبَّرَ اللّٰهُ النَّاسَ الْاَنْبِیَاءَ مُطَّلِعِیْنَ عَلیٰ الْغَیْبِ ،

....

☆سبق نمبر ۲۰☆

﴿افعال ناقصہ﴾

''افعال عاملہ میں افعال ناقصہ بھی ہیں''

افعال ناقصہ: وہ افعال ہیں جو فاعل پر پورے نہیں ہوتے بلکہ ایک خبر کے محتاج ہوتے ہیں۔

﴿افعال ناقصہ سترّہ ہیں﴾

کَانَ ، صَارَ ، ظَلَّ ، بَاتَ ، أَصْبَحَ ، أَضْحیٰ ، أَمْسیٰ ، عَادَ ، اٰضَ ، غَدَا، رَاحَ ، مَازَالَ ، مَاانْفَكَّ ،مَابَرِحَ ، مَافَتِئَ ، مَادَامَ ، لَیْسَ۔

یہ افعال جملہ اسمیہ پر آتے ہیں مبتدا کو رفع اور خبر کو نصب کرتے ہیں جیسے کَانَ زَیْدٌ قَائِمًا، مبتدا کو فعل ناقص کا اسم اور خبر کو فعل ناقص کی خبر کہتے ہیں۔

﴿کان کا استعمال تین طرح ہے﴾

(۱) **کان ناقصہ:** یہ جملہ اسمیہ پر داخل ہو کر مسند الیہ کو رفع اور مسند کو نصب کرے گا، جیسے کَانَ زَیْدٌ قَائِماً۔

(۲) کان تامه: جو صرف فاعل پر پورا ہو جاتا ہے، اور خبر کو نہیں چاہتا ہے جیسے کَانَ الْمَطَرُ (بارش ہوئی)۔

(۳) کان زائده: جس کے حذف کرنے سے معنیٰ میں کوئی کمی نہ آئے، یہ کان درمیان کلام میں آتا ہے، ابتدا میں نہیں آتا جیسے کَیْفَ نُکَلِّمُ مَنْ کَانَ فِی الْمَهْدِ صَبِیًّا (ہم اس سے کیسے بات کریں جو گہوارے میں بچہ ہے)۔

تنبیه: کچھ دوسرے افعال ناقصہ بھی بعض حالتوں میں تامہ ہوتے ہیں!

☆تمرینات☆

مندرجہ ذیل جملوں کا ترجمہ اور ترکیب کرو!

صَارَ بَکْرٌ غَنِیًّا ، کَانَ الرَّجُلُ فَقِیْراً ،

ظَلَّ وَجْهُهٗ مُسْوَدًّا ، بَاتَ الْمُؤْمِنُ عَابِدًا لِلّٰهِ ،

اَصْبَحَ فُؤَادُ اُمِّ مُوْسٰی فَارِغاً، اَضْحَی الْمُسَافِرُ دَاخِلاً فِی الْمَدِیْنَةِ

اَمْسَی الْمَرِیْضُ صَحِیْحاً ، عَادَ الْفَقِیْرُ غَنِیًّا،

اٰضَ زَیْدٌ عَالِماً، غَدَا مَالُهٗ ضَائِعاً،

رَاحَ مَالِی عَائِداً ، مَازَالَ اُسْتَاذِی شَفِیْقاً ،

مَافَتِیَٔ الْمُجْتَهِدُ فَائِزاً لِّمَرَامِهٖ ، اَقْرَأُ مَا دَامَ زَیْدٌ قَارِیاً ،

مَابَرِحَ الْمُؤْمِنُ جَاهِداً فِی رَضَاءِ اللّٰهِ ،

مَاانْفَکَّ الشُّرْطِیُّ جَالِساً عَلَی الْکُرْسِیِّ ،

لَیْسَ اللّٰهُ ظَالِمًا عَلٰی عِبَادِهٖ .

☆سبق نمبر ۲۱☆

﴿افعال مقاربہ﴾

''افعال عاملہ میں افعال مقاربہ بھی ہیں''

افعال مقاربہ : وہ افعال ہیں جو دلالت کرتے ہیں کہ انکے اسم کے لئے خبر کا حصول قریب ہے۔

﴿افعال مقاربہ سات ہیں﴾

عَسیٰ، کَادَ ، کَرَبَ ، اَوْشَكَ ، اَخَذَ، طَفِقَ، جَعَلَ،

یہ افعال بھی افعال ناقصہ کی طرح جملہ اسمیہ پر آتے ہیں اور اسم کو رفع اور خبر کو نصب کرتے ہیں مگر افعال مقاربہ کی خبر ہمیشہ فعل مضارع ہوتی ہے خواہ اَنْ کے ساتھ یا بغیر اَنْ جیسے عَسیٰ زَیْدٌ اَنْ یَّخْرُجَ اور عَسیٰ زَیْدٌ یَّخْرُجُ ۔

ھدایت : عسیٰ میں یہ بھی جائز ہے کہ فعل مضارع اَنْ کے ساتھ مصدر کے معنیٰ میں ہوکر عسیٰ کا فاعل اور محل رفع میں ہو اس صورت میں عَسیٰ تامہ ہوگا اور خبر کا محتاج نہیں ہوگا، جیسے عَسیٰ اَنْ یَّخْرُجَ زَیْدٌ ۔(زید کا نکلنا قریب ہوا)۔

تنبیہ: اَخَذَ بمعنیٰ پکڑنا، لینا، جَعَلَ بمعنیٰ بنانا، پیدا کرنا، اور طَفِقَ بمعنیٰ کامیاب ہونا، تامہ ہیں۔ یہ تینوں، افعال مقاربہ اسی وقت ہوتے ہیں جب کَرَبَ کے معنیٰ میں آتے ہیں اور کَرَبَ کی طرح ان کی خبر زیادہ تر بغیر اَنْ کے ہوتی ہے جیسے جَعَلَ الْوَلَدُ یَلْعَبُ (لڑکا کھیلنے لگا)۔ اَخَذَ الْحَارِثُ یَنَامُ (دربان سونے لگا) طَفِقَ الْقَلْبُ

یَذُوْبُ (دل پگھلنے لگا)۔

☆تمرینات☆

مندرجہ ذیل جملوں کا ترجمہ اور ترکیب کرو!

عَسیٰ زَیْدٌ یَّخْرُجُ ، عَسیٰ زَیْدٌ اَنْ یَّخْرُجَ ،

عَسیٰ اَنْ یَّخْرُجَ زَیْدٌ ، کَرَبَ الْقَلْبُ یَذُوْبُ ،

طَفِقَا یَّخْصِفٰنِ عَلَیْهِمَا مِنْ وَّرَقِ الْجَنَّةِ ، کَادَ زَیْدٌ یُّعَلِّمُ النَّاسَ ،

اَوْشَکَ زَیْدٌ اَنْ یَّجِیَٔ ، اَخَذَالرَّجُلُ یَضْرِبُ وَلَدَهٗ

عَسیٰ اَنْ تَکْرَهُوْا شَیْئاً.

....

☆سبق نمبر ۲۲☆

افعال مدح و ذم

”افعال عاملہ میں افعال مدح و ذم بھی ہیں جو اسم جنس کو فاعل ہونے کی وجہ سے رفع کرتے ہیں“

افعال مدح و ذم : وہ افعال ہیں جو تعریف یا مذمت کرنے کے لئے وضع کئے گئے۔

☆افعال مدح و ذم چار ہیں☆

نِعْمَ ، حَبَّذَا تعریف کے لئے اور بِئْسَ ، سَاءَ مذمت کے لئے۔

نِعْمَ اور حَبَّذَا کے فاعل کے بعد جو اسم آئے گا اس کو مخصوص بالمدح اور بِئْسَ ، سَاءَ کے فاعل کے بعد جو اسم ہوگا اس کو مخصوص بالذم کہا جاتا ہے۔

حَبَّذَا میں حَبَّ فعل مدح ہے اور ذَا اسم اشارہ اس کا فاعل اور نِعْمَ ، بِئْسَ ،سَاءَ کا فاعل کبھی معرف باللام ہوتا ہے جیسے نِعْمَ الرَّجُلُ زَیْدٌ (کیا ہی اچھا آدمی ہے زید)، کبھی معرف باللام کی طرف مضاف ہوتا ہے جیسے نِعْمَ صَاحِبُ الْقَوْمِ زَیْدٌ (کیا ہی اچھا قوم کا والی ہے زید) اور کبھی ان کا فاعل ضمیر مستتر ہوتا ہے جس کی تمیز نکرہ منصوبہ ہو جیسے نِعْمَ رَجُلًا زَیْدٌ (کیا اچھا آدمی ہے زید) یہاں نِعْمَ کا فاعل اس میں پوشیدہ ھُوَ ضمیر ہے جس کی تمیز رَجُلًا لائی گئی ۔

☆ فعل مدح اور فعل ذم کی ترکیب میں دو قول ہیں ☆

(۱) فعل مدح اور فعل ذم اپنے فاعل سے مل کر خبر مقدم ہوتا ہے، اور مخصوص بالمدح یا مخصوص بالذم مبتدائے مؤخر۔

(۲) فعل مدح وذم اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ ہے اور مخصوص مبتدائے مقدر کی خبر ہو کر جملہ اسمیہ ہے اس صورت میں یہ عبارت، دو جملے ہوگی، نِعْمَ الرَّجُلُ زَیْدٌ کی تقدیر ،نِعْمَ الرَّجُلُ ھُوَ زَیْدٌ ،ہوگی۔

☆ تمرینات ☆

مندرجہ ذیل جملوں کا ترجمہ اور ترکیب کرو!

نِعْمَ الْعَبْدُ اَیُّوبُ ، نِعْمَتِ الْبِدْعَةُ جَمَاعَةُ التَّرَاوِیْحِ ،

نِعْمَ اَجْرُ الْعٰمِلِیْنَ ھُوَ ، سَاءَ مَثَلًا نِ الْقَوْمُ .

بِئْسَ صَاحِبُ الْقَوْمِ فِرْعَوْنُ ، حَبَّذَا الصَّالِحُوْنَ ،
سَاءَ عَذَابُ الْكَافِرِيْنَ جَهَنَّمُ ، نِعْمَ وَلَدًا مُحْمُوْدٌ ،
سَاءَ دُكْتُوْرًا فَرِيْدٌ ، حَبَّذَا عُلَمَاءُ الْهِنْدِ .
بِئْسَ عَالِماً غَيْرُ الْعَامِلِ عَلٰى عِلْمِهٖ ،

....

☆سبق نمبر ۲۳☆

﴿افعال تعجب﴾

افعال عاملہ میں افعال تعجب بھی ہیں

افعال تعجب: وہ افعال ہیں جو حیرانی ظاہر کرنے کے لئے وضع کئے گئے۔

فعل تعجب اس مصدر ثلاثی سے بنایا جاتا ہے جس میں رنگ وعیب کا معنیٰ نہ ہو۔ اس کے دو صیغے آتے ہیں۔

(۱) مَا اَفْعَلَهٗ (۲) اَفْعِلْ بِهٖ ۔ جیسے مَا اَحْسَنَ زَيْدًا (زید کتنا اچھا ہے) اَحْسِنْ بِزَيْدٍ (زید کتنا اچھا ہے)

مَا اَحْسَنَ زَيْدًا کا ترجمہ اصل میں ہے "کس چیز نے زید کو اچھا کیا" اس طرح کہ مـا استفهاميه بمعنٰی اَیُّ شَیْءٍ ، مبتداء اور اَحْسَنَ فعل ماضی جس میں ھُوَ ضمیر پوشیدہ فاعل، زَيْدًا مفعول بہ، فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر خبر۔

اور اَحْسِنْ بِزَيْدٍ کا اصل ترجمہ ہے "زید اچھا ہوا" اس طرح کہ اَحْسِنْ صیغہ ا

مر، ماضی کے معنٰی میں ہے یعنی اچھا ہوا اور بِزَیْدٍ میں با زائدہ اور زید فاعل ہے تو اس کی تقدیر اَحْسَنَ زَیْدٌ ہوئی۔

☆تمرینات☆

مندرجہ ذیل جملوں کا ترجمہ اور ترکیب کرو۔

مَا اَجْمَلَ ذَالِکَ الطَّائِرَ ، مَا اَقْرَأَ هٰذَا الْوَلَدَ ، مَا اَحْمَقَ بَکْراً ،

اَحْسِنْ بِزَیْدٍ ، اَعْلِمْ بِهٰذَا الْمَوْلَوِیِّ ، اَعْدِلْ بِعَلِیٍّ.

....

☆سبق نمبر ۲۴☆

﴿اسماء عاملہ﴾

☆عمل کرنے والے اسماء گیارہ ہیں☆

(۱) اسمائے شرطیہ (۲)، اسماء افعال ، بمعنٰی ماضی ، (۳) اسماء افعال ، بمعنٰی امر حاضر (۴) اسم فاعل (۵) اسم مفعول (۶) ، صفت مشبہ (۷) ، اسم تفضیل ، (۸) مصدر (۹) ، مضاف ، (۱۰) اسم تام ، (۱۱) اسمائے کنایہ۔

﴿اسمائے شرطیہ نو ہیں﴾

مَنْ ، مَا ، اَیْنَ ، مَتیٰ ، اَیٌّ ، اَنّیٰ ، اِذْمَا ، حَیْثُمَا ، مَهْمَا ،

یہ اسماء چونکہ اِنْ شَرْطِیَة کے معنٰی پر مشتمل ہوتے ہیں، اس لئے ''اِنْ'' کی طرح یہ بھی فعل مضارع کو جزم کرتے ہیں جیسے مَنْ تَضْرِبْ اَضْرِبْ ، مَا تَفْعَلْ اَفْعَلْ ، اَیْنَ

تَجْلِسْ اَجْلِسْ ، مَتٰی تَقُمْ اَقُمْ ، اَیَّ شَیْءٍ تَأْکُلْ اٰکُلْ ،اَنّٰی تَکْتُبْ اَکْتُبْ، اِذْمَا تُسَافِرْ اُسَافِرْ،حَیْثُمَا تَقْصُدْ اَقْصُدْ، مَهْمَا تَقْعُدْ اَقْعُدْ،

اگر شرط وجزا دونوں مضارع ہوں یا صرف شرط فعل مضارع ہو،تو فعل مضارع پر جزم واجب ہے، جیسے اِنْ تَضْرِبْنِی اَضْرِبْكَ ، اِنْ تَضْرِبْنِی ضَرَبْتُكَ ،اور اگر صرف جزا فعل مضارع ہوتو اس میں جزم اور رفع دونوں جائز ہیں جیسے اِنْ ضَرَبْتَنِی اَضْرِبْكَ اور اَضْرِبُكَ۔

﴿اسماء افعال بمعنیٰ ماضی﴾

جیسے هَیْهَاتَ (دور ہوا)، شَتَّانَ (جدا ہوا) سَرْعَانَ (جلدی کی) ۔

”یہ اسماء فاعل کو رفع کرتے ہیں جیسے هَیْهَاتَ یَوْمُ الْعِیْدِ،عید کا دن دور ہوا۔“

﴿اسماء افعال بمعنیٰ امر حاضر﴾

جیسے رُوَیْدَ (مہلت دے)،بَلْهَ (تو چھوڑ)، حَیَّهَلْ (تو آ)،هَلُمَّ (حاضر کر)، نَزَالِ (اُتر)،عَلَیْكَ (لازم کرلے)،اِلَیْكَ (ہٹ)،هَاتِ (لا)،دُوْنَكَ (پکڑ)، هَا (پکڑ)۔

”یہ اسماء مفعول بہ کو نصب کرتے ہیں، جیسے رُوَیْدَ زَیْدًا (زید کو مہلت دے)۔“

﴿اسم فاعل﴾

وہ اسم مشتق ہے جو اس ذات پر دلالت کرے جس کے ساتھ معنیٰ مصدری بطور حدوث قائم ہو مثلاً ضَارِبٌ۔

جو اسم فاعل حال یا استقبال کے معنی میں ہو وہ اپنے فعل معروف جیسا عمل کرتا ہے

،یعنی اپنے فاعل کو رفع اور مفعول و دیگر منصوبات کو نصب کریگا۔درج ذیل شرائط کے ساتھ

(۱) اسم فاعل خبر ہو، جیسے زَیْدٌ ضَارِبٌ اَبُوْہُ عَمْرًا،

(۲) یا صفت ہو جیسے مَرَرْتُ بِرَجُلٍ ضَارِبٍ اَبُوْہُ بَکْرًا،

(۳) یا الف لام بمعنیٰ اَلَّذِی کا صلہ ہو جیسے جَاءَ نِی الضَّارِبُ اَبُوْہُ عَمْرًا،

(۴) یا حال ہو جیسے جَاءَ نِی زَیْدٌ رَاکِبًا غُلَامُہٗ فَرَسًا،

(۵) یا اس پر حرف استفہام ہو جیسے أَ ضَارِبٌ عَمْرٌو زَیْدًا،

(٦) یا اس پر حرف نفی ہو، جیسے مَاقَائِمٌ زَیْدٌ،

یہاں پر ضَارِبٌ،قَائِمٌ،اور رَاکِبٌ نے وہی عمل کیا جو ضَرَبَ، قَامَ اور رَکِبَ کا ہے۔

ھدایت : جو اسم فاعل الف لام بمعنیٰ اَلَّذِی کا صلہ ہو، وہ اگر ماضی کے معنیٰ میں ہو تب بھی اپنے فعل معروف جیسا عمل کرے گا، مثلاً اَلضَّارِبُ اَبُوْہُ بَکْرًا اَمْسِ بَغْدَادِیٌّ،(وہ جس کے باپ نے کل بکر کو مار البغدادی ہے)۔

اسم مفعول

وہ اسم مشتق ہے جو اس ذات پر دلالت کرے جس پر معنیٰ مصدری واقع ہو، جیسے مَضْرُوْبٌ۔

جو اسم مفعول حال یا استقبال کے معنیٰ میں ہو وہ اپنے فعل مجہول جیسا عمل کرتا ہے، یعنی نائب فاعل کو رفع اور مفعول وغیرہ منصوبات کو نصب کریگا۔ بشرطیکہ اسم مفعول خبر ،یا صفت، یا الف لام بمعنیٰ اَلَّذِیْ کا صلہ یا حال ہو یا اس پر حرف استفہام یا حرف نفی ہو، مثلاً زَیْدٌ مَضْرُوْبٌ اَبُوْہُ ، (زید کا باپ مارا جاتا ہے، یا مارا جائیگا) مَضْرُوْبٌ ایسا اسم مفعول ہے جس کا فعل متعدی بیک مفعول ہے جو عمل ضُرِبَ کرتا ہے وہی مَضْرُوْبٌ نے

کیا، اور جیسے عَمْرٌو مُعْطًی غُلَامُہٗ دِرْھَمًا (عمرو کے غلام کو ایک درھم دیا جاتا ہے یا دیا جائیگا)۔ مُعْطًی کا فعل، متعدی بدو مفعول ہے جن میں سے ایک کا حذف جائز ہے، جو عمل اُعْطِیَ کرتا ہے وہی مُعْطًی نے کیا، اور جیسے بَکْرٌ مَعْلُوْمٌ اِبْنُہٗ فَاضِلًا (بکر کا لڑکا فاضل جانا جاتا ہے یا جانا جائے گا)، مَعْلُوْمٌ کا فعل، متعدی بدو مفعول ہے جن میں سے ایک کا حذف جائز نہیں، جو عمل عُلِمَ کرتا ہے وہی مَعْلُوْمٌ نے کیا، اور جیسے خَالِدٌ مُخْبَرٌ اِبْنُہٗ عَمْرًا فَاضِلًا (خالد کے بیٹے کو عمرو کے فاضل ہونے کی خبر دی جاتی ہے یا دی جائے گی)۔ مُخْبَرٌ کا فعل، متعدی بسہ مفعول ہے اور جو عمل اُخْبِرَ کرتا ہے وہی مُخْبَر نے کیا ان چاروں مثالوں میں اسم مفعول خبر ہے۔

ھدایت: جو اسم مفعول الف لام بمعنیٰ اَلَّذِیْ کا صلہ ہو وہ اگر ماضی کے معنیٰ میں ہو تب بھی اپنے فعل مجہول کا عمل کرتا ہے مثلاً اَلْمُعْطٰی اَبُوْہُ دِرْھَمًا اَمْسِ نَصْرَانِیٌّ (وہ کہ جس کے باپ کو کل ایک درھم دیا گیا، نصرانی ہے)۔

﴿صفت مشبہ﴾

وہ اسم مشتق ہے جو اس ذات پر دلالت کرے جس کے ساتھ معنیٰ مصدری بطور ثبوت قائم ہو۔ جیسے حَسَنٌ (حُسن والا)،

صفت مشبہ اپنے فعل معروف کا عمل کرتا ہے بشرطیکہ خبر، یا صفت، یا حال ہو، یا اس پر حرف استفہام، یا حرف نفی داخل ہو جیسے زَیْدٌ حَسَنٌ غُلَامُہٗ، (زید کا غلام حسن والا ہے) یہاں پر حَسَنٌ خبر واقع ہے، اس لئے وہ اپنے فاعل غُلَامُہٗ کو مرفوع کر رہا ہے۔

تنبیہ: الف لام بمعنیٰ اَلَّذِیْ صفت مشبہ پر نہیں آتا بلکہ وہ اسم فاعل اور اسم مفعول کے ساتھ خاص ہے۔

ھدایت : بطور ثبوت کا مطلب ہے کہ اس میں ماضی، حال، مستقبل، کسی زمانے کا اعتبار نہ ہو، اسی لئے صفت مشبہ میں عمل کے لئے حال یا استقبال کے معنیٰ کی شرط نہیں ہے۔

﴿اسم تفضیل﴾

وہ اسم مشتق ہے جو دوسرے کی طرف نسبت کرتے ہوئے معنیٰ فاعلیت کی زیادتی پر دلالت کرے۔

اسم تفضیل اپنے فعل معروف کا عمل کرتا ہے بشرطیکہ خبر، یا صفت، یا حال ہو مگر وہ مفعول میں عمل نہیں کرتا بلکہ صرف فاعل کو مرفوع کرتا ہے، اور اس کا فاعل ضمیر مستتر ہوتا ہے۔

☆ اسم تفضیل کا استعمال تین طرح ھوتا ھے ☆

(۱) من کے ساتھ، جیسے جَاءَ نِی زَیْدٌ اَفْضَلَ مِنْ عَمْرٍو (میرے پاس زید اس حال میں آیا کہ وہ عمرو سے افضل ہے)۔

(۲) الف لام کے ساتھ جیسے جَاءَ نِیْ زَیْدُ نِ الْاَفْضَلُ، (میرے پاس زید آیا جو افضل ہے)۔

(۳) اضافت کے ساتھ جیسے زَیْدٌ اَفْضَلُ الْقَوْمِ (زید قوم سے افضل ہے) تینوں جگہ اَفْضَلُ کا فاعل ھُوَ ضمیر مستتر ہے۔

﴿مصدر﴾

وہ اسم ہے جو معنیٰ حدثی یعنی کام پر دلالت کرے اور اس سے دوسرے الفاظ بنیں۔

مصدر اگر مفعول مطلق نہ ہو تو اپنے فعل کا عمل کرے گا، یعنی فاعل کو رفع اور مفعول

وغیرہ منصوبات کونصب کرے گا۔مثلا اَعْجَبَنِیْ ضَرْبٌ زَیْدٌ عَمْراً (زید کے عمرو کو مارنے نے مجھے تعجب میں ڈال دیا)۔

تنبیہ: مصدر کی فاعل اور مفعول کی طرف اضافت بھی جائز ہے، مثلاً "اَعْجَبَنِیْ ضَرْبُ زَیْدٍ عَمْراً" "اَعْجَبَنِیْ ضَرْبُ عَمْرٍو زَیْدٌ"۔

﴿مضاف﴾

اپنے مضاف الیہ کو جر کرتا ہے جیسے غُلَامُ زَیْدٍ اصل میں اس جگہ لام مقدر ہے کیونکہ اصل میں یہ غُلَامٌ لِّزَیْدٍ ہے۔

﴿اسم تام﴾

وہ اسم ہے جس میں کوئی ایسی چیز ہو جس کی وجہ سے وہ مضاف نہ بن سکے۔

اسم تام، تمیز کو نصب دیتا ہے جو اس کا ابہام دور کرتی ہے۔

اسم کو تام کرنے والی چیزیں جن کی وجہ سے وہ مضاف نہ بن سکے چھ ہیں.....

(۱) تنوین لفظاً جیسے عِنْدِیْ رِطْلٌ زَیْتاً (میرے پاس ایک رطل روغن زیتون ہے)۔

(۲) تنوین تقدیراً جیسے عِنْدِیْ اَحَدَ عَشَرَ رَجُلاً (میرے پاس گیارہ مرد ہیں)۔ اَحَدَ عَشَرَ کی تنوین مبنی ہونے کے سبب حذف کر دی گئی۔

(۳) نون تثنیہ جیسے عِنْدِیْ قَفِیْزَانِ بُرًّا (میرے پاس دو قفیز گندم ہے)۔

(۴) نون جمع جیسے هَلْ نُنَبِّئُکُمْ بِالْاَخْسَرِیْنَ اَعْمَالاً (کیا ہم تم کو وہ لوگ بتا دیں جو عمل کے اعتبار سے سب سے زیادہ گھاٹے والے ہیں)۔

(۵) مشابہ نون جمع عِنْدِیْ عِشْرُوْنَ دِرْهَماً

(۶) مضاف ہونا جیسے عِنْدِیْ مِلْؤُهٗ عَسَلاً (میرے پاس وہ بھر کے شہد ہے)۔

مِلؤُہٗ ضمیر کی طرف مضاف ہے اب دوبارہ اس کی اضافت نہیں ہوسکتی۔

﴿اسماء کنایه﴾

وہ اسماء ہیں جو مبہم عدد یا مبہم بات پر دلالت کریں جیسے کَمْ، کَذَا ، کَأَیِّنْ ، کَیْتَ ، ذَیْتَ۔

کَیْتَ اور ذَیْتَ مبہم بات کیلئے ہیں اور عمل نہیں کرتے ، کَمْ اور کَذَا اور کَأَیِّنْ مبہم عدد کیلئے ہیں اور عامل ہیں۔

☆ کَمْ کی دو قسمیں هیں ☆

(۱) کَمْ اِسْتِفْهَامِیَهْ (۲) کَمْ خَبَرِیَهْ۔

کَمْ اِسْتِفھامِیَه ، کَذَا اور کَأَیِّنْ تمیز کو نصب کرتے ہیں جیسے کَمْ رَجُلاً عِنْدَكَ ، عِنْدِیْ کَذَا دِرْهَماً ، کَأَیِّنْ رَجُلاً لَقِیْتَهٗ ۔ اور کَمْ خَبرِیَه چونکہ ترکیب میں مضاف ہوتا ہے اور اس کی تمیز مضاف الیہ ہوتی ہے۔ اس لئے وہ اپنی تمیز کو جر کریگا ، جیسے کَمْ مَالٍ اَنْفَقْتُ (کتنا بہت سا مال میں نے خرچ کردیا) ۔ لیکن اگر کَمْ خبریه اور اس کی تمیز کے درمیان کوئی لفظ آجائے جو فعل متعدی نہ ہو تو کَمْ خبریه بھی تمیز کو نصب کریگا جیسے کَمْ فِی الدَّارِ رَجُلاً۔

ھدایت : کبھی کَمْ خَبَرِیَه اور اِسْتِفھامِیَهْ کی تمیز پر مِنْ حرف جار آجاتا ہے جیسے کَمْ مِنْ مَّلَكٍ فِی السَّمٰوٰتِ ، کَمْ مِّنْ رَجُلٍ لَقِیْتَهٗ ، اور اگر تمیز سے پہلے فعل متعدی آجائے تو تمیز پر مِنْ جارّہ لانا واجب ہوجاتا ہے۔ جیسے کَمْ اَهْلَكْنَا مِنْ قَرْیَةٍ ، کَمْ اٰتَیْنَاهُمْ مِّنْ اٰیَةٍ بَیِّنَةٍ۔

☆تمرینات☆

(۱) مندرجہ ذیل جملوں کا ترجمہ اور ترکیب کرو، اور بتاؤ کہ مضارع پر کہاں جزم واجب ہے اور کہاں جائز؟

مَنْ تَضْرِبْ اَضْرِبْ ، مَاتَفْعَلْ اَفْعَلْ ،
اَیْنَ تَجْلِسْ اَجْلِسْ ، مَتٰی تَقُمْ اَقُمْ ،
اَیَّ شَیْءٍ تَأْکُلْ اٰکُلْ ، اَنّٰی تَکْتُبْ اَکْتُبْ ،
اِذْمَاتُسَافِرْ اُسَافِرْ ، حَیْثُمَا تَقْصُدْ اَقْصُدْ ،
مَہْمَا تَقْعُدْ اَقْعُدْ ، اِنْ تَضْرِبْنِیْ اَضْرِبُکَ ،
اِنْ تَضْرِبْنِیْ ضَرَبْتُکَ ، اِنْ ضَرَبْتَنِیْ اَضْرِبُکَ ،
اِنْ اَکْرَمْتَنِیْ لَا اَضْرِبُکَ

(۲) مندرجہ ذیل جملوں کا ترجمہ اور ترکیب کرو پھر بتاؤ کہ کس اسم فعل نے، کیا عمل کیا؟۔

ھَیْھَاتَ یَوْمُ الْعِیْدِ ، شَتَّانَ زَیْدٌ وَ بَکْرٌ ،
سَرْعَانَ اَبِیْ لِلْجُمُعَةِ ، رُوَیْدَ مُجْرِماً ،
حَیَّھَلِ الْاَعْمَالَ الصَّالِحَةَ ، عَلَیْکَ تَقْوَی اللّٰہِ ،
دُوْنَکَ حَامِداً، ھَا خَالِداً.

(۳) مندرجہ ذیل جملوں کا ترجمہ اور ترکیب کرو، نیز بتاؤ کہ ان میں کون سا عامل اسم فاعل ہے، کون اسم مفعول ہے اور کون سا صفت مشبہ اور کس نے کیا عمل کیا؟ اور اس میں عمل کرنے کی کونسی شرط پائی جاتی ہے؟

زَیْدٌ ضَارِبٌ اِبْنُہٗ بَکْراً، مَرَرْتُ بِوَلَدٍ مَقْتُوْلٍ اَبُوْہُ،

جَاءَ نِیِ السَّامِعُ غُلَامُہُ الْقُرْاٰنَ ، رَأَیْتُ اَمِیْرًا قَبِیْحاً وَجْھُہٗ،

أَ اَسْوَدُ لَوْنُ الْغُرَابِ ، أَرَاغِبٌ مُؤْمِنٌ عَنِ الْاٰلِہَۃِ الْبَاطِلَۃِ

مَا قَائِمٌ زَیْدٌ ، جَاءَ خَالِدٌ مَّضْرُوْبًا غُلَامُہٗ بِالْعَصَا،

زَیْدٌ حَسَنٌ غُلَامُہٗ ، اَلصِّرَاطُ صَعْبٌ عُبُوْرُہٗ.

(۴) مندرجہ ذیل جملوں کا ترجمہ اور ترکیب کرکے اسم تفضیل کے استعمال کی تینوں صورتوں میں غور کرو۔

اَفْضَلُ الْاَعْمَالِ الصَّلٰوۃُ لِوَقْتِہَا ، اَحْسَنُ الْمُؤْمِنِیْنَ اَحْسَنُھُمْ خُلُقاً،

قُرَیْشٌ اَفْضَلُ الْعَرَبِ ، اِثْمُھُمَا اَکْبَرُ مِنْ نَفْعِھِمَا ،

سُبْحَانَ رَبِّیَ الْاَعْلیٰ ، وَلَعَبْدٌ مُّؤْمِنٌ خَیْرٌمِنْ مُّشْرِکٍ ،

اَللّٰہُ اَلاَکْبَرُ ، ھُوَ اَسْرَعُ الْحَاسِبِیْنَ،

(۵) مندرجہ ذیل جملوں کا ترجمہ اور ترکیب کرکے مصادر کا عمل بتاؤ!

سَرَّنِی قِرَاءَ ۃُ الْمُسْلِمِیْنَ الْقُرْاٰنَ ، اَعْجَبَنِیْ ضَرْبُ زیدٌ عَمْراً،

مِنْ اِمَارَاتِ الْاِیْمَانِ حُبُّ الْمُؤْمِنِ اَخَاہُ، اَلْقُرْاٰنُ ھُدَی اللّٰہِ النَّاسَ،

سِبَابُ الْمُؤْمِنِ فُسُوْقٌ، اَحْزَنَنِیْ قَتْلُ الْکُفَّارِ الْاَنْبِیَاءَ .

اِکْرَامُ النَّاسِ الْعُلَمَاءَ ضَامِنٌ لِّفَلَاحِھِمْ فِی الدَّارَیْنِ ،

(۶) مندرجہ ذیل جملوں کا ترجمہ اور ترکیب کرکے اسم تام اور اسم کنایہ میں نیز کم خبریہ اور استفہامیہ میں فرق کرو اور اسم کے تام ہونے کی وجوہات بتاؤ؟

اِنِّی رَأَیْتُ اَحَدَ عَشَرَ کَوْکَباً، نَحْنُ اَھْلُ السُّنَّۃِ مَسْلَکاً،

اَلْمُؤْمِنُ صَادِقٌ قَوْلاً، هَلْ نُنَبِّئُكُمْ بِالْاَخْسَرِيْنَ اَعْمَالاً،

قُتِلَ فِي بَدْرٍ سَبْعُوْنَ كَافِراً، اِشْتَرٰى بَكْرٌ ثَلٰثِيْنَ كِتَاباً،

كَمْ رُوْبِيَةً عِنْدَ خَالِدٍ، كَذَا اَنْبَجاً عَلٰى شَجَرَتِي ،

كَمْ مِّنْ فِئَةٍ قَلِيْلَةٍ غَلَبَتْ فِئَةً كَثِيْرَةً، كَمْ يَوْمًا صُمْتَ ،

كَمْ رِجَالٍ لَقِيْتُهُمْ ، كَمْ مِنْ مَّلَكٍ فِي السَّمٰوٰتِ،

كَمْ اَهْلَكْنَا مِنْ قَرْيَةٍ ، عِنْدِيْ كَذَا دِرْهَماً.

....

☆سبق نمبر ۲۵☆

﴿عامل معنوی﴾

☆عامل معنوی دو ہیں☆

(۱) ابتداء : اسم کا لفظی عامل سے خالی ہونا تا کہ اسم مسند الیہ ہو یا مسند۔

ابتداء، مبتدا و خبر دونوں میں رفع کرتی ہے مثلاً زَيْدٌ قَائِمٌ، میں زَيْدٌ اور قَائِمٌ دونوں ابتداء کے سبب، مرفوع ہیں۔

(۲) فعل مضارع کا ناصب و جازم سے خالی ہونا : یہ فعل مضارع کو رفع دیتا ہے، مثلاً يَضْرِبُ میں ناصب اور جازم کا نہ ہونا اس کو مرفوع کر رہا ہے۔

ھدایت : مبتدا اور خبر کے عامل کے بارے میں تین قول ہیں۔

(۱) مبتدا و خبر دونوں میں عامل ابتدا ہے یہی قول مشہور ہے، اور اس قول پر دونوں کا عامل معنوی ہے۔

(۲) مبتدا میں عامل ابتدا ہے اور خبر میں عامل مبتدا ہے، اس قول پر مبتدا کا عامل معنوی اور خبر کا عامل لفظی ہوگا۔

(۳) مبتدا کا عامل خبر ہے اور خبر کا عامل مبتدا ہے اس قول پر دونوں کا عامل لفظی ہوگا۔

☆تمرینات☆

مندرجہ ذیل جملوں کا ترجمہ اور ترکیب کرو، نیز خط کشیدہ الفاظ کے عامل بتاؤ!

اَللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَىْءٍ قَدِيْرٌ   اِنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَىْءٍ قَدِيْرٌ ،

كَانَ اللّٰهُ عَلِيْماً حَكِيْماً،   مُحَمَّدٌ سَيِّدُ الْكَوْنَيْنِ وَ الثَّقَلَيْنِ ،

يَعْلَمُ مَا بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ ،   تُؤْتِى الْمُلْكَ مَنْ تَشَاءُ ،

وَاللّٰهُ رَؤُفٌ بِالْعِبَادِ،   يُحَذِّرُكُمُ اللّٰهُ نَفْسَهُ ،

اَلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا يُقَاتِلُوْنَ فِى سَبِيْلِ اللّٰهِ ، مَتَاعُ الدُّنْيَا قَلِيْلٌ ،

وَالْاٰخِرَةُ خَيْرٌ لِّمَنِ اتَّقٰى ،   وَلَدَا زَيْدٍ يُدَرِّسَانِ فِى دهْلِى ،

اَوَلَمْ يَتَفَكَّرُوْا ، لَنْ يُّصِيْبَنَا مَا اَصَابَكَ.

....

☆سبق نمبر ۲۶☆

﴿تابع اور اسکے اقسام﴾

ابھی تک ان معمولوں کا بیان ہوا جن پر اصالۃً رفع یا نصب یا جر آتا ہے۔ اب اس معمول کا بیان ہے جس پر کسی معمول کے تابع ہو کر اعراب آئے گا اصطلاح میں ایسے معمول کو تابع کہا جاتا ہے۔

تابع: وہ دوسرا لفظ ہے جس پر وہی اعراب ہو جو پہلے لفظ پر ہو اور دونوں کی جہت ایک ہو مثلاً جَاءَ نِی رَجُلٌ عَالِمٌ میں رَجُلٌ مرفوع ہے اس لئے کہ فاعل ہے اور عَالِمٌ اس لئے مرفوع ہے کہ رَجُلٌ کا تابع ہے۔

☆تابع کی پانچ قسمیں ہیں☆

(۱)صفت (۲)تاکید (۳)بدل (۴)عطف بحرف (۵)عطف بیان

یہ پانچوں اعراب میں اپنے متبوع یعنی ماقبل کے موافق ہوں گے، لہٰذا جو اعراب موصوف کا ہوگا وہی صفت کا، جو مؤکد کا ہوگا وہی تاکید کا، جو مبدل منہ کا ہوگا وہی بدل کا، جو معطوف علیہ کا ہوگا وہی معطوف کا، اور جو مُبَیَّنْ کا ہوگا وہی عطف بیان کا ہوگا۔

صفت

وہ تابع ہے جو متبوع یا اس کے متعلق میں پائے جانے والے معنیٰ کو بتائے، پہلی قسم کو ''صفت بحالہٖ'' کہتے ہیں جیسے رَجُلٌ عَالِمٌ، کہ اس صفت نے خود موصوف کا حال بیان کیا ہے دوسری قسم کو ''صفت بحال متعلقہٖ'' کہا جاتا ہے جیسے رَجُلٌ حَسَنٌ غُلَامُہٗ

،وہ مرد جس کا غلام خوبصورت ہے، اس صفت نے موصوف کے متعلق کا حال بیان کیا۔

☆صفت بحالہٖ چار چیزوں میں موصوف کے موافق ہوگی☆

(۱) تعریف وتنکیر، (۲) تذکیر وتانیث (۳) افراد، تثنیہ، جمع (۴) رفع، نصب، جر

جیسے رَجُلٌ عَالِمٌ ، رَجُلَانِ عَالِمَانِ ، رِجَالٌ عَالِمُوْنَ ، اِمْرَأَةٌ عَالِمَةٌ، اِمْرَأَتَانِ عَالِمَتَانِ ، نِسَاءٌ عَالِمَاتٌ ۔

☆صفت بحال متعلقه دو چیزوں میں موصوف کے موافق ہوتی ہے☆

(۱) تعریف وتنکیر (۲) رفع، نصب، جر۔ جیسے رَجُلٌ عَالِمٌ اَبُوْہُ،

سوال: جملہ صفت بن سکتا ہے یا نہیں؟

جواب: جملہ انشائیہ صفت نہیں بنتا، صرف جملہ خبریہ صفت بن جاتا ہے بشرطیکہ موصوف نکرہ ہو اور اس جملہ میں ایک ایسی ضمیر ہو جو موصوف کی طرف راجع ہو، جیسے جَاءَ نِیْ رَجُلٌ غُلَامُہٗ حَسَنٌ ،اور جیسے جَاءَ نِی رَجُلٌ حَسَنٌ غُلَامُہٗ۔

تنبیه: ضمیر نہ صفت ہوتی ہے نہ موصوف۔

تاکید

وہ تابع ہے جو متبوع کی نسبت یا متبوع کا افراد کو شامل ہونا پختہ کرے، تاکہ مخاطب کو کوئی شک نہ رہے جیسے جَاءَ زَیْدٌ نَفْسُہٗ (زید خود آیا)، یہاں نَفْسُہٗ، تاکید ہے، اس سے زَیْدٌ کی طرف آنے کی نسبت پختہ ہوگئی اور جیسے فَسَجَدَ الْمَلٰئِکَةُ کُلُّهُمْ (تمام فرشتوں نے سجدہ کیا)، یہاں کُلُّهُمْ تاکید ہے اور اس سے سجدہ کرنے میں تمام فرشتوں کا شامل ہونا پختہ ہوگیا۔

☆ تاکید کی دو قسمیں ہیں،☆

(۱) تاکید لفظی، (۲) تاکید معنوی۔

تاکید لفظی: وہ تاکید ہے کہ ایک لفظ کو دوبارہ لایا جائے خواہ حقیقۃً مکرر ہو، جیسے جَاءَ زَیْدٌ زَیْدٌ (زید ہی آیا)، زَیْدٌ قَائِمٌ قَائِمٌ (زید قائم ہی ہے) یا حکماً مکرر ہو، جیسے ضَرَبْتَ اَنْتَ (تو نے ہی مارا)۔

تاکید معنوی: وہ تاکید ہے جو مخصوص آٹھ الفاظ نَفْسٌ عَیْنٌ، کِلَا، کِلْتَا، کُلٌّ، اَجْمَعُ، اَکْتَعُ، اَبْتَعُ، اَبْصَعُ۔ سے ہوتی ہے۔

نَفْسٌ عَیْنٌ کِلَا کِلْتَا کُلٌّ ہمیشہ ضمیر کی طرف مضاف ہو کر، تاکید بنتے ہیں

نَفْسٌ اور عَیْنٌ صیغہ اور ضمیر کے تغیر کے ساتھ واحد تثنیہ جمع اور مذکر و مؤنث، سب کی تاکید کے لئے آتے ہیں۔ جیسے جَاءَ نِیْ زَیْدٌ نَفْسُهٗ ، جَاءَ نِی الزَّیْدَانِ اَنْفُسُهُمَا، جَاءَ نِی الزَّیْدُوْنَ اَنْفُسُهُمْ ، جَاءَ تْنِی هِنْدٌ نَفْسُهَا، جَاءَ تْنِی الْهِنْدَانِ اَنْفُسُهُمَا ، جَاءَ تْنِی الْهِنْدَاتُ اَنْفُسُهُنَّ ، یونہی عَیْنٌ۔

کِلَا صرف تثنیہ مذکر، اور کِلْتَا صرف تثنیہ مؤنث کی تاکید کے لئے ہے جیسے جَائَنِی الزَّیْدَانِ کِلَاهُمَا ، اور جَاءَ تْنِی الْهِنْدَانِ کِلْتَاهُمَا

کُلٌّ صرف ضمیر کے تغیر کے ساتھ غیر تثنیہ یعنی واحد اور جمع کی تاکید کے لئے ہے خواہ مذکر ہو یا مؤنث، جیسے اِشْتَرَیْتُ الْعَسَلَ کُلَّهٗ ، اَکَلْتُ الشَّاةَ کُلَّهَا ، جَاءَ الرِّجَالُ کُلُّهُمْ ، جَاءَ تِ النِّسَاءُ کُلُّهُنَّ ۔

اَجْمَعُ ، اَکْتَعُ ، اَبْتَعُ ، اَبْصَعُ ، ضمیر مستتر فاعل کے ساتھ مل کر تاکید ہوتے ہیں، اور ضمیر کا مرجع مؤکد ہوتا ہے، لفظ اجمع صیغہ کے تغیر کے ساتھ غیر تثنیہ کے لئے ہے، خواہ

مذکر ہو یا مؤنث، عموماً اس کا استعمال کُلٌّ کے بعد ہوتا ہے جیسے جَاءَ الرَّکْبُ کُلُّهٗ اَجْمَعُ ، جَاءَ تِ الْقَبِيْلَةُ كُلُّهَا جُمْعَاءُ ، سَجَدَ الْمَلٰئِكَةُ كُلُّهُمْ اَجْمَعُوْنَ ، جَاءَ تِ النِّسَاءُ كُلُّهُنَّ جُمَعُ ۔

اَكْتَعُ ، اَبْتَعُ، اَبْصَعُ ، بھی اَجْمَعُ کی طرح صیغہ کے تغیر کے ساتھ واحد اور جمع کے لئے آتے ہیں، اور اسی کے ہم معنیٰ ہیں،، مگر یہ تینوں اَجْمَعُ کے تابع ہیں۔ نہ اَجْمَعُ کے بغیر آئینگے، نہ اس پر مقدم ہو سکتے۔

بدل

وہ تابع ہے کہ متبوع کی طرف کی گئی نسبت سے وہی مقصود ہو، نہ کہ متبوع، جیسے جَاءَ زَيْدٌ اَخُوْكَ ، میں اَخُوْكَ اس کے متبوع کو مبدل منہ کہتے ہیں۔

☆بدل کی چار قسمیں ہیں☆

(۱) بدل الکل (۲) بدل البعض (۳) بدل الاشتمال (۴) بدل الغلط۔

بدل الکل : وہ بدل ہے جس کا مدلول وہی ہو جو مبدل منہ کا مدلول ہے، جیسے جَاءَ نِی زَيْدٌ اَخُوْكَ۔

بدل البعض : وہ بدل ہے جس کا مدلول مبدل منہ کے مدلول کا جزء ہو جیسے ضُرِبَ زَيْدٌ رَأْسُهٗ ۔

بدل الاشتمال : وہ بدل ہے جس کا مدلول مبدل منہ کے مدلول سے لگاؤ رکھتا ہو جیسے سُلِبَ زَيْدٌ ثَوْبُهٗ۔

بدل الغلط : وہ بدل ہے کہ مبدل منہ کو غلطی سے ذکر کر دینے کے بعد، غلطی کے ازالہ کیلئے لایا جائے جیسے مَرَرْتُ بِرَجُلٍ حِمَارٍ۔

عطف بحرف

وہ تابع ہے جو حرف عطف کے بعد مذکور ہو اور نسبت سے وہ اور اس کا متبوع دونوں مقصود ہوں جیسے جَائَنِی زَیْدٌ وَعَمْرٌو میں عَمْرٌو ،اس کو عطف نسق بھی کہتے ہیں اور اس کے متبوع کو معطوف علیہ کہا جاتا ہے۔

عطف بیان

وہ تابع ہے جو متبوع کو واضح کرے، مگر صفت نہ ہو جیسے اَقْسَمَ بِاللّٰہِ اَبُوحَفْصٍ عُمَرُ، (ابوحفص عمر نے اللہ کی قسم کھائی) اس میں عُمَرُ عطف بیان ہے اور اَبُوحَفْصٍ مبین۔

فائدہ: عطف بیان کا، صفت سے فرق یہ ہے کہ صفت اپنے متبوع میں پائے جانے والے معنیٰ پر دلالت کرتی ہے، اور عطف بیان ذات متبوع پر دلالت کرتا ہے اور بدل سے فرق یہ ہے کہ بدل خود مقصود ہوتا ہے، اور عطف بیان کا متبوع مقصود ہوتا ہے۔

☆تمرینات☆

(ا) مندرجہ ذیل جملوں کا ترجمہ اور ترکیب کر کے صفت کی دونوں قسموں میں امتیاز کرو نیز جملہ خبریہ کے صفت بننے کی مثالیں بتاؤ!

وَلَهُمْ فِيهَا اَزْوَاجٌ مُّطَهَّرَةٌ . لَا تَشْتَرُوْا بِاٰيَاتِی ثَمَنًا قَلِيْلًا.
اِنَّهَا بَقَرَةٌ صَفْرَآءُ فَاقِعٌ لَّوْنُهَا ، اِشْتَرَوُا الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا بِالْاٰخِرَةِ ،
وَ لِلْكَافِرِيْنَ عَذَابٌ مُّهِيْنٌ ، كَانَتْ لَكُمُ الدَّارُ الْاٰخِرَةُ ،
اَنْزَلْنَا اِلَيْکَ آيَاتٍ بَيِّنَاتٍ وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ ،

رَأَیْتُ اِمْرَأَۃً طَوِیْلاً عُنُقُهَا ، جَاءَ نِی زَیْدُنِ الْعَالِمُوْنَ وِلْدَانُه ،

مَرَرْتُ بِشَجَرٍ ثِمَارُهُ صَفْرَاءُ، بَکَتْ نِسَاءٌ مَاتَ اَبْنَائُهُنَّ ،

جَاءَ نِی رَجُلٌ قَدْ قُطِعَتْ یَدُهُ الْیُسْریٰ

رَکِبَ بَکْرٌ عَلٰی جَمَلٍ مَقْطُوْعٍ اُذُنُهُ ،

(۲) مندرجہ ذیل جملوں کا ترجمہ اور ترکیب کر کے تاکید لفظی اور تاکید معنوی میں امتیاز کرو!

سَجَدَ الْمَلٰئِکَۃُ کَلُّهُمْ ، عَلَّمَ اٰدَمَ الْاَسْمَاءَ کُلَّهَا ،

جَاءَ نِی الرَّجُلاَنِ کِلاَهُمَا قَتَلَ بَکْرٌ بَکْرٌ ،

ضَرَبَ الْاَمِیْرُ نَفْسُهُ ، جَاءَ تْنِی الْمَرْأَتَانِ اَنْفُسُهُمَا ،

ضَرَبَتْنِی الْهِنْدَانِ کِلْتَاهُمَا ، وَلَدِیْ عَالِمٌ عَالِمٌ، قَتَلَ الْاُمَرَاءُ اَعْیُنُهُمْ

قَرَأَتِ الْبِنْتَانِ اَعْیُنُهُمَا ، قَرَأَتِ النِّسَاءُ کُلُّهُنَّ جُمَعُ .

(۳) مندرجہ ذیل جملوں کا ترجمہ اور ترکیب کر کے بدل کے اقسام بتاؤ!

جَاءَ زَیْدٌ اَخُوْکَ ، ضُرِبَ زَیْدٌ رَأْسُهُ ، سُلِبَ زَیْدٌ ثَوْبُهُ

مَرَرْتُ بِزَیْدٍ حِمَارٍ ، اَکَلْتُ بَکْرًا طَعَامَهُ ، صِدْتُ کَلْبًا ظَبْیًا

فُتِحَ الدَّارُ بَابُهَا، یَسْئَلُوْنَکَ عَنِ الشَّهْرِ الْحَرَامِ قِتَالٍ فِیْهِ ،

(۴) مندرجہ ذیل جملوں کا ترجمہ اور ترکیب کرو نیز عطف بحرف ،عطف بیان ،اور بدل کو پہچانو!

اَقْسَمَ بِاللّٰهِ اَبُوْحَفْصٍ عُمَرُ ، اِنَّ الْعِلْمَ وَالْعَمَلَ مُوْجِبُ النَّجَاۃِ

جَاءَ نِی زَیْدٌ اَبُوْ عَمْرٍو، اِنَّ اَمِیْرَ الْمُؤْمِنِیْنَ اَبَابَکْرٍ اَفْضَلُ الْاُمَّۃِ،

قَالَ اِبْرَاهِيْمُ خَلِيْلُ اللّٰهِ. اُعْبُدُوا اللّٰهَ رَبِّىْ وَ رَبَّكُمْ ،

رَأَيْتُ اَحَدَ عَشَرَ كَوْكَباً وَّالشَّمْسَ وَالْقَمَرَ ،

دَخَلَ بَكْرٌ وَلَدُكَ فِى الْمُسْتَشْفىٰ،

....

☆سبق نمبر ۲۷☆

﴿حروف غیر عاملہ﴾

''جوحروف، لفظ میں کچھ عمل نہیں کرتے ان کوحروف غیر عاملہ کہا جاتا ہے''

☆حروف غیر عامله کی سوله قسمیں هیں☆

(۱)حروف تنبیہ(۲)حروف ایجاب(۳)حروف تفسیر(۴)حروف مصدریہ ،(۵)حروف تحضیض(۶) حرف توقع (۷) حروف استفہام (۸) حرف ردع، (۹) تنوین(۱۰)نون تاکید (۱۱)حروف زیادت(۱۲) حروف شرط،(۱۳)لَوْلَا (۱۴)لام تاکید مفتوحہ(۱۵)ما بمعنیٰ مادام(۱۶)حروف عطف۔

☆حروف تنبیه☆

وہ حروف ہیں جن کوشروع میں لاکر مخاطب کو بیدار کیا جاتا ہے تاکہ وہ آنے والی بات سے غافل نہ ہو۔

﴿حروف تنبیہ تین ہیں﴾

اَلَا ، اَمَا ، هَا

"اَلَا" اور "اَمَا" صرف جملے کے شروع میں آتے ہیں جیسے اَلَا اِنَّهُمْ هُمُ الْمُفْسِدُوْنَ (خبردار وہی لوگ فسادی ہیں)، اور جیسے اَمَا لَا تَظْلِمْ اَخَاكَ (خبردار! اپنے بھائی کو نہ ستا)

هَا جملہ اور اسم اشارہ دونوں کی ابتداء میں آتا ہے جیسے هَا اَنْتُمْ هٰؤُلَاءِ حَاجَجْتُمْ ، (خبردار! تمہیں وہ لوگ ہو جنہوں نے جھگڑا کیا) پہلا ھا، جملہ کے شروع میں اور دوسرا اسم اشارہ کی ابتدا میں ہے۔

☆حروف ایجاب☆

وہ حروف ہیں جو کسی بات کا جواب واقع ہوتے ہیں۔

﴿حروف ایجاب چھ ہیں﴾

نَعَمْ، بَلٰی ، اَجَلْ، جَیْرِ، اِنَّ ، اِیْ

☆حروف تفسیر☆

وہ حروف ہیں جو اپنے ماقبل کی وضاحت کرتے ہیں

﴿حروف تفسیر دو ہیں﴾

اَیْ ، اَنْ

جیسے قُطِعَ رِزْقُهٗ اَیْ مَاتَ (اس کا رزق ختم کردیا گیا یعنی وہ مر گیا) اور جیسے وَ نَادَیْنٰهُ اَنْ یَّااِبْرَاهِیْمُ (ہم نے اسکو پکارا، یعنی اے ابراھیم)

☆حروف مصدریہ☆

وہ حروف ہیں جو اپنے مابعد کے ساتھ مل کر مصدر کا معنیٰ دیتے ہیں

﴿حروف مصدریہ تین ہیں﴾

مَا ، اَنْ ، اَنَّ،

مَـا اور اَنْ فعل کے ساتھ مصدر کے معنیٰ میں ہوجاتے ہیں جیسے ضَـاقَـتْ عَـلَيْهِمُ الْاَرْضُ بِمَـا رَحُبَتْ ،(زمین اپنی وسعت کے باوجود ان پر تنگ ہوگئی)، اَعْـجَبَنِـى اَنْ ضَـرَبْـتَ (تیرے مارنے نے مجھے تعجب میں ڈال دیا)۔اور اَنَّ جملہ اسمیہ پر داخل ہوکر مصدر کے معنیٰ میں ہوجاتا ہے۔جیسے بَـلَـغَـنِـى اَنَّكَ قَـائِمٌ (تیرے کھڑے ہونے کی خبر مجھے پہنچی۔

☆ حروف تحضیض ☆

وہ حروف ہیں جو مخاطب کو کسی کام پر ابھارنے کے لئے وضع کیے گئے

﴿حروف تحضیض چار ہیں﴾

اَلَّا، هَلَّا، لَوْ لَا ، لَوْمَا ،

یہ حروف جب مضارع پر آئیں تو اپنے اصل معنیٰ یعنی ابھارنے کے لئے استعمال ہوتے ہیں، جیسے هَلَّا تَـأْكُلُ الطَّعَامَ ،(آپ کھانا کیوں نہیں کھاتے) مگر جب ماضی پر آئیں تو ان کا معنیٰ تندیم معنی شرمندہ کرنا ،اور ترک فعل پر توبیخ کرنا ، ہوگا ، جیسے هَلَّا ضَرَبْتَ زَيْداً (تو نے زید کو مارا کیوں نہیں)۔

☆حرف توقع ☆

وہ حرف ہے جو دلالت کرتا ہے، کہ جو خبر دی جارہی ہے مخاطب کو اس کا انتظار تھا۔

﴿حرف توقع ”قَدْ“ ہے جو تحقیق کا فائدہ دیتا ہے﴾

یہ حرف ماضی پر زیادہ تر تقریب یعنی ماضی کو حال سے قریب کرنے کے لئے آتا ہے ،جیسے قَدْ رَكِبَ الْاَمِيْرُ (امیر ابھی سوار ہوا ہے) اور مضارع پر زیادہ تر تقلیل کے لئے آتا ہے، جیسے اَلْكَذُوْبُ قَدْ يَصْدُقُ (جھوٹا کبھی سچ بولتا ہے)۔

☆حروف استفہام☆

وہ حروف ہیں جن کے ذریعہ کوئی بات پوچھی جائے۔

﴿حروف استفہام دو ہیں﴾

هَمْزَهْ، هَلْ

یہ دونوں ابتدائے کلام میں جملہ اسمیہ اور جملہ فعلیہ دونوں پر آتے ہیں جیسے أَ زَيْدٌ قَائِمٌ ، أَ قَامَ زَيْدٌ ، هَلْ زَيْدٌ قَائِمٌ ، هَلْ قَامَ زَيْدٌ۔

ھدایت : ہمزہ کبھی انکار کے لئے بھی آتا ہے نہ کہ هَلْ ،جیسے اللہ تعالیٰ کا قول أَ يُحِبُّ اَحَدُكُمْ أَنْ يَّأْكُلَ لَحْمَ اَخِيْهِ مَيْتًا ،(کیا تم میں کوئی اپنے مردہ بھائی کا گوشت کھانا پسند کرے گا)؟

☆حرف ردع☆

وہ حرف ہے جس کے ذریعہ متکلم کو اس کے کلام سے روکا جائے۔

﴿حرف ردع كَلَّا ہے﴾

جیسے کسی نے کہا فلاں تجھ سے بغض رکھتا ہے، اس سے کہا جائے كَلَّا (ہرگز نہیں یعنی ایسا نہ کہو۔ بعض اوقات ''كَلَّا'' جملہ کی تحقیق کے لئے حَقًّا کے معنیٰ میں آتا ہے جیسے كَلَّا سَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ،(بے شک عنقریب جان لوگے۔

☆تنوین☆

وہ نون ساکن ہے جو کلمہ کے آخری حرف کی حرکت کے بعد ہو اور تاکید فعل کا فائدہ نہ دے جیسے زَیْدٌ کے آخر کا نون، اَضْرِبُنْ کے آخر کا نون، تنوین نہیں، کیونکہ وہ تاکید فعل کا فائدہ دے رہا ہے۔

﴿تنوین کی پانچ قسمیں ہیں﴾

(۱) تنوین تمکّن، (۲) تنوین تنکیر، (۳) تنوین عوض، (۴) تنوین مقابلہ، (۵) تنوین ترنم۔

تنوین تمکّن: وہ تنوین ہے جو اسم کے معرب ہونے پر دلالت کرے، جیسے ''رَجُلٌ'' کی تنوین۔

تنوین تنکیر: وہ تنوین ہے جو اسم مبنی کے نکرہ ہونے پر دلالت کرے جیسے ''صَهٍ'' کی تنوین۔ ''صَهْ'' اسم فعل ہے، جو کہ مبنی ہے، اس کا معنیٰ ہے ''اُسْکُتِ السُّکُوْتَ الْآنَ'' (اس وقت چپ رہ) اور جب اس پر تنوین لاکر ''صَهٍ'' پڑھا گیا، تو اس کا معنیٰ ہوا ''اُسْکُتْ سُکُوْتاً مَّا فِیْ وَقْتٍ مَّا'' (کسی وقت تو چپ رہا کر)۔

تنوین عوض: وہ تنوین ہے جو مضاف کو مضاف الیہ کے بدلے میں دی جائے جیسے ''حِیْنَئِذٍ'' کی تنوین یہ اصل میں ''حِیْنَ اِذْ ، کَانَ کَذَا'' تھا، ''اِذْ'' کا مضاف الیہ کَانَ کَذَا ، حذف کردیا گیا اور اس کے بدلے میں اِذْ پر تنوین آ گئی۔

تنوین مقابلہ: وہ تنوین ہے جو جمع مؤنث سالم پر جمع مذکر سالم کے نون کے مقابلہ میں آتی ہے جیسے مُسْلِمَاتٌ کی تنوین۔

تنوین ترنم: وہ تنوین ہے جو آواز کی خوبصورتی کے لئے مصرعوں کے آخر میں آتی ہے جیسے شاعر کا قول ع ....

اَقِلِّی اللَّوْمَ عَاذِلُ وَالْعِتَابَنْ
وَقُوْلِی اِنْ اَصَبْتُ لَقَدْ اَصَابَنْ

(اے محبوب مجھے ملامت نہ کر اور ناراض نہ ہو اور اگر میں تیری محبت میں سچا ہوں تو کہہ دے کہ وہ میری محبت میں سچا ہے)

پہلے مصرع میں ''اَلْعِتَابَ'' کے آخر میں اور دوسرے مصرع میں ''اَصَابَ'' کے آخر میں تنوین ترنم ہے جو محض خوش آوازی کے لئے ہے۔

ھدایت: تنوین کی پہلی چار قسمیں اسم کے ساتھ خاص ہیں اور تنوین ترنم اسم، فعل، حرف تینوں پر آجاتی ہے۔

☆نون تاکید☆

وہ نون ہے جو فعل مستقبل کے آخر میں تاکید کے لئے آتا ہے۔

﴿اس کی دو قسمیں ہیں﴾

(۱) نون تاکید ثقیلہ یعنی نون مشدد جیسے اِضْرِبَنَّ، (۲) نون تاکید خفیفہ یعنی ساکن جیسے اِضْرِبَنْ۔

☆حروف زیادت☆

وہ حروف ہیں جن کے حذف کرنے سے کلام کے اصل معنی میں کوئی خلل نہیں آتا، وہ صرف تحسین کلام کا فائدہ دیتے ہیں۔

﴿حروف زیادت آٹھ ہیں﴾

اِنْ ، مَا ، اَنْ ، لَا ، مِنْ ، کَافْ ، بَاءْ ، لَامْ

جیسے لَا اُقْسِمُ بِهٰذَا الْبَلَدِ (مجھے قسم اس شہر کی) اس میں " لَا " زائدہ ہے۔

ھدایت: ان حروف میں صرف پہلے والے چار غیر عامل ہیں، رہے " مِنْ ، کَافْ ، بَاءْ ، لَامْ " تو یہ اگرچہ زائدہ ہوتے ہیں مگر یہ حروف جارہ میں داخل ہیں اور عامل ہیں، اس جگہ ان کا ذکر زائدہ ہونے کی وجہ سے ہے۔ تاکہ حروف زیادت کا ذکر مکمل ہوجائے۔

☆حروف شرط☆

وہ حروف ہیں جو دو جملوں پر داخل ہو کر ایک کے شرط اور دوسرے کے جزا ہونے پر دلالت کریں۔

﴿حروف شرط تین ہیں﴾

اَمَّا ، لَوْ ، اِنْ

مگر غیر عامل "اَمَّا" اور " لَوْ " ہیں، رہا "اِنْ " تو وہ فعل مضارع کو مجزوم کرتا ہے۔

"اَمَّا" تفصیل کے لئے ہے اور اس کے جواب میں فا لازم ہے جیسے اللہ تعالیٰ کا ارشاد " فَمِنْهُمْ شَقِيٌّ وَّسَعِيْدٌ فَاَمَّا الَّذِيْنَ شَقُوْا فَفِي النَّارِ وَاَمَّا الَّذِيْنَ سُعِدُوْا فَفِي الْجَنَّةِ " (ان میں کچھ بدبخت ہیں اور کچھ نیک بخت لیکن بدبخت جہنم میں اور نیک بخت جنت میں ہوں گے)

"لَوْ" دلالت کرتا ہے کہ شرط کے انتفاء سے جزا کا انتفاء ہوا یعنی جزا، اسلئے نہیں پائی گئی کہ شرط نہیں پائی گئی۔ جیسے باری تعالیٰ کا ارشاد " لَوْ كَانَ فِيْهِمَآ اٰلِهَةٌ اِلَّا اللّٰهُ لَفَسَدَتَا (اگر زمین اور آسمان میں اللہ کے سوا اور معبود ہوتے تو زمین و آسمان تباہ ہوجاتے)

☆لَوْ لَا☆

''لَــوْ لَا ''جملہ اوّل کے وجود کی وجہ سے دوسرے جملہ کی نفی کرتا ہے مثلاً حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ کا ارشاد'' لَـوْ لَا عَـلِيٌّ لَهَلَكَ عُمَرُ '' (اگر علی نہ ہوتے تو عمر ہلاک ہو جاتا) یعنی علی کے ہونے سے عمر ہلاک نہیں ہوئے۔

☆ لام تاکید ☆

یہ لَام ہمیشہ مفتوح ہوتا ہے اور اسم ،فعل دونوں پر شروع میں آتا ہے جیسے لَـزَيْدٌ اَفْضَلُ مِنْ عَمْرٍو لَاَضْرِبَنَّ خَالِداً۔

☆ما بمعنیٰ مادام ☆

یہ ''مَا'' بھی اپنے مابعد فعل کے ساتھ مل کر مصدر کے معنی میں ہو جاتا ہے مگر اس سے پہلے وقت ،مضاف مقدر ہوتا ہے، جیسے اَقُـوْمُ مَا جَلَسَ الْاَمِيْرُ ، یعنی اَقُوْمُ وَقْتَ جُلُوْسِ الْاَمِيْرِ۔

ھدایت : حروف مصدریہ میں جو ما آیا وہ ما مصدریہ غیر زمانیہ ہے اور یہ ما مصدریہ زمانیہ ہے کہ اس سے پہلے وقت مقدر ہے۔

☆حروف عطف ☆

وہ حروف ہیں جو اپنے مابعد کو اعراب اور حکم میں ماقبل سے ملاتے ہیں۔

حروف عطف دس ہیں ۞

وَاؤ فَا ، ثُمَّ ، حَتّٰى ، لَا ، بَلْ ، لٰكِنْ ، اَوْ ، اِمَّا ، اَمْ۔

وَاؤ ، فَا، ثُمَّ ، حَتّٰى ، کے ذریعہ معطوف علیہ اور معطوف دونوں کے لئے حکم ثابت ہوتا ہے'' وَاؤ '' سے ترتیب و مہلت کے بغیر صرف جمع کا معنیٰ سمجھا جاتا ہے۔ جیسے جَـاءَ

زَیْدٌ وَ عَمْرٌو (زیداور عمروآئے)''فَا'' کے ذریعہ بغیر مہلت کے ترتیب سمجھی جاتی ہے جیسے جَاءَ زَیْدٌ فَعَمْرٌو (زیدآیاپھرفوراًعمروآیا)''ثُمَّ ''ترتیب اور مہلت کے لئے ہے جیسے جَاءَ زَیْدٌ ثُمَّ عَمْرٌو (زیدآیاپھرکچھ وقفہ سے عمروآیا)، حَتّٰی بھی ترتیب اور مہلت کا فائدہ دیتا ہے مگراس میں مہلت ثُمَّ سے کچھ کم ہے،اوراس میں معطوف، معطوف علیہ میں داخل ہوتا ہے جیسے قَدِمَ الْحَاجُّ حَتّٰی الْمُشَاةُ (حج کرنے والے آگئے یہاں تک کہ پیدل لوگ)

لَا ،بَلْ ،اور لٰکِنْ، کے ذریعہ معطوف علیہ اور معطوف میں سے کسی ایک معین کے لئے حکم ثابت ہوتا ہے۔''لَا'' معطوف سے اس حکم کی نفی کرتا ہے جو معطوف علیہ کے لئے ثابت ہے۔جیسے'' جَاءَ زَیْدٌ لَا عَمْرٌو '' اس میں صرف معطوف علیہ کے لئے حکم ثابت ہے۔''بَلْ ''معطوف علیہ سے حکم کی نفی کر کے معطوف کے لئے ثابت کرتا ہے،جیسے جَاءَ نِی زَیْدٌ بَلْ عَمْرٌو ،اس میں صرف معطوف کے لئے حکم ثابت ہے۔''لٰکِنْ '' استدراک یعنی گزشتہ کلام سے ہونے والے وہم کودفع کرنے کے لئے ہے یہی وجہ ہے کہ ''لٰکِنْ '' سے پہلے یابعد نفی لازم ہے جیسے'' مَاجَاءَ نِیْ زَیْدٌ لٰکِنْ عَمْرٌو جَاءَ نِیْ '' اس میں معطوف کے لئے حکم ثابت ہے،اور''جَاءَ نِی زَیْدٌ لٰکِنْ عَمْرٌو مَا جَاءَ''اس میں معطوف علیہ کے لئے حکم ثابت ہے،۔

اَوْ ،اِمَّا ،اَمْ کے ذریعہ معطوف علیہ اور معطوف میں سے کسی ایک غیر معین کیلئے حکم ثابت ہوتا ہے جیسے جَاءَ نِی زَیْدٌ اَوْ عَمْرٌو ، جَاءَ نِی اِمَّا زَیْدٌ وَ اِمَّا عَمْرٌو ، أَ زَیْدًا رَأَیْتَ اَمْ عَمْرًا ،ان تینوں مثالوں میں حکم کسی ایک کیلئے ثابت ہے،مگر وہ ایک متعین نہیں۔

☆تمرینات☆

(۱) مندرجہ ذیل جملوں کا ترجمہ اور ترکیب کر کے خط کشیدہ حروف میں، حروف غیر عاملہ کے اقسام کا تعین کرو!

أَلَا إِنَّهُمْ هُمُ السُّفَهَآءُ ، أَمَا قُوْلُوْا قَوْلًا لَيِّنًا ، أَمَا لَا تَظْلِمْ أَخَاكَ ،
هٰأَنْتُمْ هٰؤُلَاءِ حَاجَجْتُمْ ، لَاتَقُلْ هٰذَا ، نَعَمْ اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَ رَسُوْلِهٖ ،
بَلٰى قَادِرِيْنَ عَلٰى اَنْ نُسَوِّيَ بَنَانَهٗ ، بَلْ اَقْرَرْنَا اَنَّ الدِّيْنَ عِنْدَ اللّٰهِ الْاِسْلَام ،
اَجَلْ لعنَ الْكٰذِبُوْنَ وَالْكَاذِبَاتُ ، جَيْرِ دَخَلْتُ فِي بَلَدِكَ ،
اِيْ وَاللّٰهِ فُزْتُ فِي الْاِمْتِحَانِ السَّنَوِيّ ، اِنَّ وَالسَّاعَةُ اَدْهٰى وَ اَمَرُّ ،
وَ نَادَيْنٰهُ اَنْ يَا اِبْرَاهِيْمُ ، فَتَنَادَوْا مُصْبِحِيْنَ اَنِ اغْدُوْا عَلٰى حَرْثِكُمْ
دَخَلْنَا فِي دِيْنِ اللّٰهِ اَيِ الْاِسْلَامِ ضَاقَتْ عَلَيْهِمُ الْاَرْضُ بِمَا رَحُبَتْ
ذَالِكَ جَزَاءُ هُمْ بِمَا صَبَرُوْا ، فَرِحْتُ اَنْ تُصَلِّيَ الْخَمْسَ ،
بَلَغَنِي اَنَّكَ قَائِمٌ ، هَلَّا تَأْكُلُ الطَّعَامَ ،
اَلَا رَسَبْتَ فِي الْاِمْتِحَان ، لَوْلَا اِذْ سَمِعْتُمُوْهُ ظَنَّ الْمُؤْمِنُوْنَ خَيْرًا
لَوْمَا تُطَالِعُ الْكُتُبَ الدِّيْنِيَّةَ. قَدْ عَلِمْنَا مَا فَرَضْنَا عَلَيْهِمْ فِي اَزْوَاجِهِمْ
قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوةُ ، اَلْكَذُوْبُ قَدْ يَصْدُقُ ،
أَاَقْرَرْتُمْ عَلٰى ذَالِكُمْ اِصْرِيْ ، هَلِ اللّٰهُ خَالِقُنَا ،
اَلَمْ نَشْرَحْ لَكَ صَدْرَكَ ، كَلَّا سَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ،
كَلَّا بَلْ لَا يَخَافُوْنَ الْاٰخِرَةَ ، مَا اِنْ مَدَحْتُ مُحَمَّدًا بِمَقَالَتِيْ ،
اِذَا مَا تُسَافِرُ اُسَافِرُ ، فَلَمَّا اَنْ جَاءَ الْبَشِيْرُ اَلْقٰهُ عَلٰى وَجْهِهٖ ،
لَا اُقْسِمُ بِيَوْمِ الْقِيٰمَةِ ، هَلْ مِنْ خَالِقٍ غَيْرُ اللّٰهِ ،
لَيْسَ كَمِثْلِهٖ شَيْءٌ ، كَفٰى بِاللّٰهِ شَهِيْدًا ،
لَوْ كَانَ فِيْهِمَا اٰلِهَةٌ اِلَّا اللّٰهُ لَفَسَدَتَا ، اِنْ اُسَلِّمْ عَلَيْكَ تُسَلِّمْ عَلَيَّ ،
اَقُوْمُ مَا جَلَسَ الْاَمِيْرُ ، لَيَقُوْلُوْنَ وَلَدَاللّٰهُ وَاِنَّهُمْ لَكٰذِبُوْنَ ،

اِنَّهُمْ لَهُمُ الْمَنْصُوْرُوْنَ ،

وَاَمَّا الَّذِيْنَ آمَنُوْا وَعَمِلُوْا الصّٰلِحٰتِ فَيُوَفِّيْهِمْ اُجُوْرَهُمْ ،

لَوْلَا اَنَّهٗ كَانَ مِنَ الْمُسَبِّحِيْنَ لَلَبِثَ فِیْ بَطْنِهٖ اِلٰی يَوْمِ يُبْعَثُوْنَ .

رَدِفَ لَكُمْ فَاَحْكُمُ بَيْنَكُمْ فِيْمَا كُنْتُمْ فِيْهِ تَخْتَلِفُوْنَ،

فَاَمَّا الَّذِيْنَ كَفَرُوْا فَاُعَذِّبُهُمْ عَذَاباً شَدِيْداً فِی الدُّنْيَاوَالْاٰخِرَةِ وَمَا لَهُمْ مِنْ نٰصِرِيْنَ ،

(۲) مندرجہ ذیل جملوں کا ترجمہ اور ترکیب کر کے، تنوین کے اقسام متعین کرو!

اَللّٰهُ وَاحِدٌ ، يَوْمَئِذٍ تُحَدِّثُ اَخْبَارَهَا ،

كَاَنَّهُمْ حُمُرٌ مُّسْتَنْفِرَةٌ ، يَا زَيْدُ اِصْهٖ ،

اَلْمُؤْمِنَاتُ قَانِتَاتٌ.

ع .... اَفِدَ التَّرَحُّلُ غَيْرَ اَنَّ رِكَابَنَا

لَمَّا تَزُلْ بِرِحَالِنَا وَكَاَنْ قَدِ،

(۳) مندرجہ ذیل جملوں کا ترجمہ اور ترکیب کرو، نیز حروف عطف تلاش کر کے ان کے معانی میں غور کرو!

عَبَسَ وَ تَوَلّٰی ، فَسَاهَمَ فَكَانَ مِنَ الْمُدْحَضِيْنَ ،

اَكَلَ الْوَالِدُ ثُمَّ الْوَلَدُ ، يَدْخُلُ الْمُسْلِمُوْنَ الْجَنَّةَ حَتّٰی الْعُصَاةُ

اَفْلَحَ الْمُؤْمِنُ لَا الْكَافِرُ ، رَاَيْتُ قَرْيَةً بَلْ بَلَدًا ،

مَا جَاءَ نِیْ زَيْدٌ لٰكِنْ عَمْرٌو جَاءَ نِیْ جَاءَ نِیْ زَيْدٌ لٰكِنْ عَمْرٌو مَاجَاءَ ،

هٰذَا الْحَيْوَانُ اِمَّا شَاةٌ اِمَا كَلْبٌ ، اَ اِغْتَسَلْتَ اَمْ تَوَضَّاْتَ ،

جَاءَ نِیْ خَالِدٌاَوْ اَبُوْهُ .

تمت بالخير

وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ

فہرست مضامین تسہیل النحو